﴿بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :– نصیر احمد قمر

جلد 19

جمعۃ المبارک 12/اکتوبر 2012ء

26/ذوالقعدہ 1433 ہجری قمری ❁ 12/اخاء 1391 ہجری شمسی

شمارہ 41

جمعہ کے دن نفلی روزہ

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی جمعہ کے دن (نفلی) روزہ نہ رکھے مگر اس صورت میں کہ اس سے پہلے یا اس کے بعد بھی ایک دن روزہ رکھے۔

(صحیح بخاری کتاب الصوم باب صوم یوم الجمعۃ حدیث نمبر:1849)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ کینیڈا 2012ء

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ میٹنگ میں مختلف شعبہ جات کی کارکردگی کا جائزہ اور اہم ہدایات۔ یونیورسٹیز کے طلباء وطالبات کی حضور انور کے ساتھ الگ نشستیں۔ مختلف امور سے متعلق حضور انور کی ہدایات۔ طلباء وطالبات کے سوالات کے جوابات۔ عائشہ اکیڈمی، حفظ قرآن، سنڈے سکول اور سمر سکول کے سٹاف وطالبات کی حضور انور سے ملاقات اور سوال وجواب۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے لئے دفتر کا افتتاح۔ خطبۂ نکاح میں اہم نصائح۔ تقریب آمین۔ فیملی ملاقاتیں۔

صوبہ اونٹاریو (کینیڈا) کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ کے اعزاز میں خصوصی استقبالیہ تقریب۔ (منسٹر آف سٹیزن شپ اور صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے خیر مقدمی ایڈریسز)

دنیا کے حالات اس وقت انتہائی سنجیدہ ہو چکے ہیں۔ ہر جگہ فساد اور بدامنی ہے۔ اس ساری صورتحال کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ایمانداری اور سچائی میں کمی کی وجہ سے ایک دوسرے پر اعتماد نہیں رہا۔ (استقبالیہ تقریب میں حضور انور ایدہ اللہ کا خطاب)

(کینیڈا میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن)

14 جولائی 2012ء بروز ہفتہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور رپورٹس اور خطوط پر ہدایات سے نوازا۔

نیشنل عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں کانفرنس روم میں تشریف لائے جہاں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر سب سے پہلے ایک **نائب صدر** خدام الاحمدیہ نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ میرے پاس نگرانی کے لئے پانچ شعبے وقار عمل، خدمت خلق، صنعت وتجارت، عمومی اور امور طلباء ہیں۔ اس کے علاوہ چار ریجن ہیں۔ جن کے دورے کرتا ہوں۔

ایک **دوسرے نائب صدر** نے بتایا کہ میرے پاس عاملہ کے مال اور اشاعت کے شعبے ہیں اور اس کے علاوہ تین ریجن ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ وہ اپنے ریجن کا سہ ماہی دورہ کرتے ہیں اور اجلاسات عام اور ریجنل اجتماعات میں شامل ہوتے ہیں۔

ایک **تیسرے نائب صدر** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ان کے سپرد ویسٹرن کینیڈا اور ایسٹرن کینیڈا کے ریجنز ہیں۔ حضور انور نے فرمایا ان کا تو بڑا فاصلہ ہے۔ اس پر نائب صدر نے بتایا کہ بہت فاصلہ ہے ان کے اجتماعات میں شامل ہوتا ہوں اور اس کے علاوہ سال میں ایک دو وزٹ یہاں کی مجالس کے ہو جاتے ہیں۔

حضور انور کے ارشاد پر **معتمد** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری 63 مجالس ہیں اور ان میں سے 52 مجالس رپورٹس میں باقاعدہ ہیں اور باقی مجالس کے لئے ریجنل قائد اور قائد مجلس کو یاددہانی کرواتے ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر معتمد نے بتایا کہ گزشتہ سال پچاس مجالس کی رپورٹس باقاعدہ آئی تھیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر **معتمد** صاحب نے بتایا کہ ہم رپورٹس کا جواب Online System کے ذریعہ دیتے ہیں۔ تمام مہتممین کو اس سسٹم کی رسائی ہے وہ اپنے اپنے شعبہ میں جا کر، ہر مجلس کی رپورٹ پر اپنا تبصرہ کرتے ہیں۔

معتمد نے بتایا کہ مہتممین اپنے اپنے شعبہ پر جواب دیتے ہیں اور معتمدان رپورٹس کی ایک Summary بنا کر صدر صاحب کو دیتے ہیں۔ صدر صاحب دیکھتے ہیں اور اپنے ریمارکس دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ معتمد کا کام ہے کہ ہر رپورٹ کو Acknowledge کرے کہ تمہاری رپورٹ مل گئی ہے اور شعبہ کا جو مہتمم ہے وہ اس میں اپنے اپنے شعبوں کو اپنے Comments دے گا اور صدر کی طرف سے مجموعی رپورٹ پر ایک تبصرہ چلا جانا چاہئے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر معتمد صاحب نے بتایا کہ خدام کی تعداد 4492 ہے لیکن یہ علم نہیں ہے کہ جلسہ سالانہ میں کتنے خدام شامل ہوئے تھے۔

مہتمم مقامی نے حضور انور کے ارشاد پر اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ یہاں پیس ویلج کے خدام کی تعداد 472 ہے اور اس میں جامعہ کے طلباء 64 ہیں۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم مقامی نے بتایا کہ خدام کے لئے سپورٹس کے پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں سے بھی مجھ کو شکایتیں ملتی رہتی ہیں کہ بعض لڑکوں کو نشے کی عادت پڑ گئی ہے یا اور برائیوں میں مبتلا ہیں۔ پیس ویلج میں تو سارا کنٹرول آپ کا ہے تو پھر ایسا کیوں ہے۔

حضور انور نے فرمایا صرف پردہ پوشی نہ کیا کریں۔ اس قسم کے معاملات میں پردہ پوشی جائز نہیں۔ لوگوں کے جو بھی ایسے کیسز (Cases) ہیں صدر کے علم میں آنے چاہئیں، امیر جماعت کے علم میں آنے چاہئیں اور اگر ان کا زیادہ بگاڑ پیدا ہو رہا ہے تو میرے علم میں بھی صدر صاحب کے ذریعہ آنے چاہئیں۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کے پاس جائزہ ہونا چاہئے کہ کتنے ایسے خدام ہیں جو ان برائیوں میں ملوث ہیں، ہر کام کرنے کے لئے کوئی بنیاد ہونی چاہئے۔ صرف ایک دو کو دیکھ کر بدظنی بھی نہیں ہونی چاہئے اور جب میرے پاس کسی اور ذریعہ سے شکایات آتی ہیں تو مجھے پتہ ہو کہ آپ کی طرف سے بھی رپورٹ آئی ہوئی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: مجھے پتہ ہے کہ اتنے لوگ نہیں ہیں، اتنی زیادہ کوئی Alarming Situation نہیں ہے۔ لیکن اگر ایک بھی ہو تو Alarming ہونی چاہئے۔

اس لئے کہ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کر دیتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ صرف کینیڈا کا معاملہ نہیں ہے۔ دنیا میں جتنے بھی Western ملک ہیں اور ہر جگہ جہاں بھی آزادیاں ہیں، اس آزادی میں ماحول کا اثر ہو جاتا ہے تو اس لئے بلاوجہ اس بات پر کہ مجھے پریشانی ہو اطلاع نہ دی جائے یا پردہ پوشی کی جائے تو یہ غلط چیز ہے۔ اصلاح کے لئے ضروری ہے کہ اطلاع دی جائے۔ پھر اگر یہ صورتحال سامنے ہو کہ کتنے لوگ ہیں تو میں آپ لوگوں کو مشورہ بھیج سکتا ہوں کہ زیادہ لوگ ہوں تو اصلاح کا کیا طریقہ استعمال کرنا چاہئے۔ کس قسم کی برائیوں میں لڑکے ملوث ہیں ان کے لئے کس قسم کی اصلاح کا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ کچھ تو ایسے ہیں جو Smoking کے نشے میں مبتلا ہیں، کچھ الکحل میں پڑے ہوئے ہیں۔ کچھ لڑکیوں سے دوستیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس طرح بہت سارے Issues ہیں۔

حضور انور نے فرمایا تو ان سب کی اصلاح خدام الاحمدیہ نے کرنی ہے۔ **''قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی'' یہ ہر ایک کے سامنے رکھیں ہر ایک خادم کے لئے ایک بیج بنوائیں اور ہر ایک خادم کے سینے پر لگادیں** تا کہ اس کو روز دیکھے اور اس کو خیال رہے کہ میں کیا کر رہا ہوں۔ پہلی کوشش یہاں پیس ولیج سے شروع کریں۔ پھر پورے ملک میں پھیلائیں۔ ہر خادم جو یہاں آئے، اپنی میٹنگ میں آئے، اجتماع میں آئے وہ بیج لگا کر آئے تا کہ اس کو پتہ لگے کہ اس کی کیا ذمہ داری ہے۔ اس طرح توجہ پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: برائیوں میں ملوث اگر دو چار لڑکے ہیں تو ان کو بہرحال اپنی نگرانی میں رکھنا چاہئے اور دینی لحاظ سے جو آپ کے مضبوط لڑکے ہیں اور آپ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی طبیعت کے لحاظ سے بھی ان کی اصلاح کی کوشش کر سکتے ہیں تو وہ ان لڑکوں کے ساتھ تعلقات بڑھائیں اور ان کی اصلاح کی کوشش کریں نہ کہ وہ خود ہی اس میں Involve ہو جائیں ایسے نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: دوسرا یہ ہے کہ جہاں تک میری اطلاع ہے نمازوں کی طرف بھی زیادہ توجہ نہیں ہوتی۔ آپ لوگوں کی رپورٹوں میں اس کا زیادہ ذکر نہیں ہوتا۔ یہاں فجر کی نماز میں خدام کی حاضری کے حوالہ سے مہتمم مقامی نے بتایا کہ دوران سال قریباً 25 فیصد حاضری ہوتی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو Alarming ہے۔ یہاں ساتھ ساتھ گھر ہیں اور آپ کا مکمل کنٹرول ہے تو یہاں زیادہ حاضری نہیں ہے جو جہاں Scattered گھروں میں پھیلے ہوئے ہیں، بڑی بڑی مجالس ہیں تو ان میں کس طرح کنٹرول ہوگا۔

حضور انور نے Abode of Peace کے ریجنل قائد سے وہاں کے خدام کی نمازوں میں حاضری کے بارہ میں دریافت فرمایا اور فرمایا وہاں سے بھی کافی شکایتیں آتی ہیں۔ جس پر قائد صاحب نے بتایا کہ اب Abode of Peace کی بلڈنگ کے ارد گرد بھی کافی گھر ہیں۔ چار بڑی بلڈنگز ہیں اور ہر بلڈنگ میں نماز سنٹر ہے۔ حضور انور نے فرمایا نماز سینٹر تو مَیں نے دیکھا ہوا ہے۔ اگر سارے لوگ اس ایک بلڈنگ کے نماز پڑھنے آجائیں تو وہ ہال کافی نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے فرمایا: ایک سال آپ کا سارا Theme نماز پر ہونا چاہئے اور اجتماع پر بھی نماز پر فوکس ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: جن لڑکوں کا آپ کو پتہ ہے کہ برائیوں میں ملوث ہیں ان کی بہرحال نگرانی اس طرح ہونی چاہئے کہ نئے لڑکے ان میں شامل نہ ہوں۔ یہ Vigilance ضروری ہے۔ کس طرح بچانا ہے اس کی ایک باقاعدہ سکیم آپ کے پاس ہونی چاہئے۔

✿...... **مہتمم مال** نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ ہمارے 4492 خدام میں سے 2220 کمانے والے ہیں اور ہمارا خدام کا اس سال کا بجٹ 7 لاکھ 29 ہزار 259 ڈالر ہے۔

حضور انور نے کمانے والے خدام کی تعداد اور یہاں کی Minimum Wage کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد فرمایا کہ آپ کے چندہ میں کافی گنجائش ہے۔ خدام کی اصل انکم پر بجٹ بنائیں تو آپ کا چندہ کافی بڑھ سکتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اصل یہ روح پیدا کریں کہ یہ Tax نہیں ہے، خدا کی رضا کی خاطر دینا ہے۔ صرف پیسے اکٹھے کرنا مقصد نہیں ہے۔ قرآن کریم میں تو یہ لکھا ہے کہ اپنے ایمانوں کو بڑھانے کے لئے مالی قربانی کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدام کے ذہن میں یہ ہونا چاہئے کہ جو بھی چندہ جمع ہوتا ہے وہ صحیح جگہ پر خرچ ہوتا ہے۔ لندن میں بھی بعض جگہ یہ رجحان تھا۔ وہاں ریجنل اجتماعات پر جامعہ کے طلباء نے ان کے سوالات کے جوابات دیئے تو ان کی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور انہوں نے خود کہا کہ اب ہم سے چندہ وصول کرو۔ ہم چندہ دیں گے۔ تو آپ لوگ بھی خدام کو اپنے نظام پر اعتماد پیدا کریں کہ چندہ کا استعمال کہاں ہو رہا ہے۔ ان کو پتہ ہو کہ چندہ کا صحیح استعمال ہو رہا ہے۔

✿...... **مہتمم خدمت خلق** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم نے چھ Blood Clinic کئے ہیں جس میں 600 خون کی بوتلیں اکٹھی کی گئی ہیں اور ایک Food Drive کی ہے جس میں ایک لاکھ 28 ہزار پاؤنڈز خوراک اکٹھی کی گئی ہے اور ایک Bone Marrow Clinic کیا ہے جس میں 121 خدام نے رجسٹر کیا ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم خدمت خلق نے بتایا کہ ہم ایسٹرن کینیڈا اور ویسٹرن کینیڈا میں جہاں جہاں ہیومینیٹی فرسٹ ہے ان کو Food اکٹھا کر کے دیتے ہیں اور باقی Local Food Bank کو دے دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: ہیومینیٹی فرسٹ کو زیادہ دینے کی ضرورت نہیں ان کے پاس تو اور بہت سے Resources ہیں جہاں سے وہ لے سکتے ہیں۔ آپ افریقہ میں مدد کریں۔ وہاں Model Village کے پراجیکٹ ہیں جو کہ یوکے نے شروع کئے ہوئے ہیں۔ آپ بھی ان کے ساتھ ملکر اپنی ٹیم بھیجیں جیسے کہ Solar Projects ہیں، واٹر سپلائی اور Roads بنانا ہے۔ **لجنہ کی میٹنگ میں انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ ایک Village کو سپانسر کریں گی۔ کیا آپ بھی وعدہ کرتے ہیں؟ اس پر تمام ممبران نے کہا جی حضور! انشاء اللہ۔**

حضور انور نے فرمایا ایک ماڈل ویلج بنانے کا خرچ تقریباً پچاس ہزار پاؤنڈ کے لگ بھگ ہے جو کہ آپ کے تقریباً 75 سے 78 ہزار ڈالر بنتے ہیں۔ کہاں سے دیں گے، اپنی بچت میں سے دے دیں۔ اس پر ممبران نے کہا ہم انشاء اللہ دیں گے۔

✿...... بعد ازاں **مہتمم اطفال** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اطفال کی تعداد 1477 ہے۔

حضور انور نے فرمایا اطفال کو اگر آپ نمازوں کی عادت ڈال دیں تو بڑے ہو کر جب خدام میں شامل ہوتے ہیں تو ان کی تربیت کا مسئلہ کم ہو جاتا ہے۔ ویسے تو جو بچے 15 سال کی عمر تک کے ہیں اس میں وہ بڑے کنٹرول ہوتے ہیں، تعاون بھی کرتے ہیں۔ نیکیوں کی باتیں بھی بڑی کر رہے ہوتے ہیں۔ جب خدام میں جاتے ہیں، آزادی ہو جاتی ہے، سیکنڈری سکول بھی چلے گئے ہوتے ہیں، گریڈ 10,9 میں ہونے کی وجہ سے ویسے ہی سمجھتے ہیں کہ ہم جوان ہو گئے ہیں۔ ان کی تربیتی صورتحال کچھ اور ہو جاتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا پس اطفال الاحمدیہ میں اس حد تک ان کے دماغوں میں ڈال دیں کہ وہ کیا چیز ہیں، کس طرح انہوں نے رہنا ہے۔ نمازیں پڑھنی ہیں تو کیوں پڑھنی ہیں، کتنی پڑھنی ہیں۔ ان کو پانچوں نمازوں کا عادی بنادیں۔

حضور انور نے فرمایا: یہاں پیس ویلج میں اطفال کے ذریعہ صبح لوگوں کو جگانے کا انتظام ہوسکتا ہے۔ صَلِّ عَلیٰ کروادیا کریں۔ ہمسایہ میں کوئی اعتراض نہیں کرے گا۔ ایک آدھ ہی کوئی غیر ہے۔ رات کے بارہ بجے تک تو آپ نعرے لگا رہے تھے تو کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ تو اصل میں بچوں کو اس طرح سنبھالیں کہ جوانی میں قدم رکھنے کے بعد بھی وہ سنبھلے رہیں۔

✿...... **مہتمم تربیت** کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ تربیت کا بھی بہت بڑا کام ہے۔ تربیت کا کام ٹھیک ہو جائے تو باقی شعبے خود بخود ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

مہتمم تربیت نے بتایا کہ گزشتہ دو سالوں سے ہمارا فوکس نماز اور حضور انور کے خطبات سننے پر ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا آپ کے پاس یہ جائزہ ہونا چاہئے کہ کتنے ہیں جو خطبات سنتے ہیں، اگر Live نہیں تو ان کو کہا کریں کہ Repeat ہی سن لو، آجکل تو انٹرنیٹ پر بھی سن سکتے ہیں۔ Archive میں پرانے خطبات ہیں وہ بھی سن سکتے ہیں اور MTA کی ویب سائٹ بھی ہے اس پر بھی سن سکتے ہیں۔

مہتمم تربیت نے بتایا کہ ہم نے فون پر بھی سننے کا انتظام کیا تھا کہ صبح ڈرائیو کرتے ہوئے خدام سن لیں۔ یہ تعداد 35 سے شروع ہوئی تھی اب 250 تک چلی گئی ہے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو بہت معمولی تعداد ہے۔ مہتمم تربیت نے بتایا کہ 35 سے 40 فیصد ایسے ہیں جو Live یا Repeat خطبہ سنتے ہیں۔ ہم نے اس تعداد کو بڑھانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر دوسری بات یہ ہے کہ نوجوان شادیاں کرواتے ہیں۔ پھر بیویوں سے لڑتے ہیں، طلاقیں دیتے ہیں، جھگڑے ہوتے ہیں اس لئے اس چیز کو بھی دیکھیں۔ یہ بھی تربیت کا کام ہے کہ گھروں کو برباد ہونے سے بچائیں۔ نوجوانوں کو نوجوان ہی سنبھال سکتے ہیں۔ اگر ان نوجوانوں کے کوئی Concerns ہیں جو بعد میں جھگڑوں کی وجہ بنتے ہیں تو اس کا پہلے پتہ ہونا چاہئے تا کہ اس کے مطابق فیصلے کریں اور شادیاں کر کے ایک دوسرے کی زندگی برباد تو نہ کریں۔ جہاں لڑکوں کا قصور ہے۔ وہاں ان کی اصلاح ہونی چاہئے اور جہاں لڑکیوں کا قصور ہے وہاں ان کی اصلاح ضروری ہے۔

مہتمم تربیت نے بتایا کہ ہم نے ریجنل لیول پر تربیت کے کافی پروگرام کروائے ہیں اور Real Talk پروگراموں میں بھی خدام نے حصہ لیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: آپ کو تربیت پر زیادہ زور دینا چاہئے یہ معاملہ صرف Peace Village کا نہیں ہے یا Abode of Peace کا نہیں ہے ہر جگہ کا معاملہ ہے۔ لڑکیوں سے دوستی، ڈیٹنگ کی عادت پڑ رہی ہے۔ اس طرح کی عادتیں سکولوں، کالجوں میں جا کر ہو جاتی ہیں۔ اس طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔ کوئی خاص پروگرام بنائیں اور دیکھیں اور نظر رکھیں تربیت کا کام خدام الاحمدیہ نے سنبھالنا ہے۔

✿...... **مہتمم عمومی** کو حضور انور نے فرمایا آجکل تو آپ کا شعبہ ڈیوٹیاں دے رہا ہے۔ مہتمم عمومی نے بتایا کہ عمومی کی ڈیوٹی میرے ذمہ ہے اور حفاظت خاص صدر صاحب کے ذمہ ہے۔

✿...... **مہتمم تعلیم** نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ سال میں ہم نے ایک کتاب کشتی نوح مقرر کی ہے اور ہر سہ ماہی اس کا امتحان لیتے ہیں۔ پہلی سہ ماہی میں 346 خدام نے Online امتحان دیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات کی جو Collection خلافت علیٰ منہاج نبوت وہ نئی شائع ہوئی ہے اس کے تین Volume ہیں اس میں سے کچھ حصے نکال کر اس کا ترجمہ کر کے دیں۔ ایک ٹیم بنائیں جو اعلیٰ معیار کا ترجمہ کر سکے۔ پھر یہ خدام کے نصاب میں رکھیں اور اس میں سے امتحان لیں تا کہ ان کو پتہ لگے کہ خلافت کیا چیز ہے۔ یہ کتاب آپ کی لائبریری میں ہوگی۔ نہیں تو منگوائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ امتحان دینے والوں کی تعداد بڑھانے کی کوشش کریں یہ امتحان دینے والے 346 تو وہی ہیں جن کی پہلے ہی اصلاح ہے جماعت سے Attach رہتے ہیں۔ شعبہ تعلیم کو تربیت کے ساتھ اس طرح مدد کرنی چاہئے کہ دینی علم بڑھا کر زیادہ سے زیادہ خدام کو جماعت کے ساتھ اٹیچ کریں تا کہ ان کو پتہ ہو کہ ہم کیا چیز ہیں۔

✿...... **مہتمم اشاعت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم ہر سہ ماہی اپنا رسالہ **النداء** نکالتے ہیں۔

✿...... **مہتمم تبلیغ** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ اس سال آٹھ بیعتیں کروائی ہیں اور یہ گزشتہ دو ماہ میں ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک میاں بیوی ہیں اور باقی چھ خدام ہیں اور بیعت کرنے والوں میں ایک پاکستانی ہے باقی سب یہاں کے مقامی افراد ہیں۔

✿...... **محاسب** سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ ان کے بل پاس کرتے ہیں جو یہ خرچ کرتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ رسیدیں بھی دیکھا کریں کہ خرچ ٹھیک ہو رہے ہیں کہ نہیں۔ اس پر محاسب نے بتایا کہ ہم ہر سہ ماہی باقاعدہ آڈٹ کرتے ہیں۔

✿...... **مہتمم تجنید** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری تجنید 4492 ہے۔ حضور انور نے فرمایا اتنی ہی مال کی ہے اور اتنی ہی آپ کی ہے۔ آپ کی زیادہ ہونی چاہئے۔ مال کی رپورٹ کے مطابق تو ایک ہزار کے قریب ایسے خادم ہیں جو چندہ نہیں دیتے۔ مال کی تجنید اتنی ہونی چاہئے جو چندہ دیتے ہیں۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر مہتمم تربیت نے بتایا کہ جو چندہ نہیں دیتے ان میں سے ایک بڑا حصہ جماعتی پروگراموں وغیرہ میں شامل ہو جاتا ہے۔ چار پانچ سو ایسے ہیں جو شامل نہیں ہوتے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا جو چار پانچ سو پیچھے ہٹے ہوئے ہیں، دنیا میں پڑ گئے ہیں ان کو بھی قریب لانے کی کوشش کریں۔ ان کے لئے علیحدہ پروگرام بنائیں۔

مجلس انصار سلطان القلم سے حضور انور نے دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ہیں جو لکھتے ہیں یا ان میں لکھنے کا Potential ہے۔ اس پر انچارج صاحب نے بتایا کہ 210 خدام رجسٹرڈ ہیں لیکن اس وقت 25 ممبرز اخباروں میں آرٹیکل وغیرہ لکھنے والے ہیں۔ دو صد کے قریب ایسے

باقی صفحہ نمبر 10 پر ملاحظہ فرمائیں

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،

گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر216

مکرم محمد فیتحی صاحب (4)

گزشتہ تین قسطوں میں ہم نے مکرم محمد فیتحی صاحب کے بیعت تک کے حالات کا ذکر کیا تھا۔ان کے بارہ میں اس آخری قسط میں بعض رؤیائے صالحہ اور استجابت دعا کے بعض واقعات کے علاوہ مزید کچھ امور کا ذکر کیا جائے گا۔

مدرسہ کی ذمہ داری سے فراغت

مکرم محمد فیتحی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

میں نے ذکر کیا تھا کہ قبول احمدیت سے قبل جس مسجد میں نماز ادا کیا کرتا تھا اس کے ساتھ ملحق ایک مدرسہ کا انتظام وانصرام میرے ذمہ تھا اور بفضلہٖ تعالیٰ میں یہ ڈیوٹی طوعی طور پر ادا کرتا تھا۔اب قبول احمدیت کے بعد اس مدرسہ کی وجہ سے مجھے وہاں جانا پڑتا تھا اور نمازوں کی ادائیگی کے سلسلہ میں سخت مشکلات کا سامنا تھا۔مَیں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اپنی جناب سے کوئی ایسا راستہ کھول دے جس سے یہ مشکل حل ہوجائے۔

یہ مدرسہ مسجد سے ملحق جس عمارت میں تھا وہ مسجد کی ملکیت نہیں تھی بلکہ کرائے کا ایک مکان تھا جو محدود وقت کے لئے دیا گیا تھا۔ایک روز جب میں وہاں گیا تو پتہ چلا کہ یہ جگہ اب کسی اور کو کرایہ پر دیدی گئی ہے۔یوں مدرسہ سے میرا تعلق ختم ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں قبول فرماتے ہوئے مجھے اس مشکل سے خودرہائی عطا فرمادی۔

ایک رؤیا دو تعبیریں

اگست 2009 میں بیعت کے بعد میں امریکہ میں انصار اللہ کے پہلے اجتماع میں شریک ہوا۔ جہاں میری ملاقات قادیان سے تشریف لائے ہوئے ایک احمدی دوست مکرم حمید نسیم صاحب سے ہوئی،اوراس ملاقات کے ذریعہ ہمارے درمیان اسلامی اخوت اور محبت کا ایک عجیب رشتہ قائم ہوگیا۔اس اجتماع سے واپس لوٹنے کے بعد ایک روز میں ایک غیر از جماعت دوست سے احمدیت کے بارہ میں گفتگو کر رہا تھا لیکن وہ میری بات سننے کی بجائے بار بار مخالفین کے اعتراضات کا ذکر کرتا۔اسی ذیل میں اس نے مجھے کہا کہ اگر تم حقیقت جاننا چاہتے ہو تو جماعت سے ارتداد اختیار کرنے والے ایک عرب کی لکھی ہوئی فلاں کتاب پڑھو۔ میں نے وہ کتاب پڑھنی شروع کی اور اس میں اٹھائے گئے کئی شبہات نے میرے ایمان کی دیواروں میں شکوک کی دراڑیں پیدا کرنی شروع کردیں۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سرخی کے چھینٹوں والے کشف پر اس مرتد نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تو کوئی جسم نہیں ہے پھر حضور نے اللہ کو کیسے دیکھ لیا؟ ثابت ہوا کہ یہ قصہ ہی غلط ہے۔میں بھی اس بارہ میں شک میں پڑ گیا کیونکہ میرا بھی ایمان تھا کہ اللہ تعالیٰ مجسم شکل میں نظر نہیں آ سکتا، پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا رؤیا میں خدا تعالیٰ کو دیکھنا کیسے درست ہوسکتا ہے؟! اس بات نے شکوک کی ایک راہ کھول دی۔

انہی امور کے بارہ میں سوچتے سوچتے جب سویا تو رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک شخص کے ساتھ ایسے راستہ پر چل رہا ہوں جس پر عموماً کاروں کے علاوہ بڑے ٹرک وغیرہ بھی چلتے ہیں۔ایسے راستے عموماً گاڑیوں کے ٹائر چلنے کی جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتے ہیں اور وہاں سے سڑک ناہموار ہوجاتی ہے اور جگہ جگہ گڑھے پڑ جاتے ہیں، جبکہ سڑک کا وہ حصہ جو دونوں ٹائروں کے درمیان رہتا ہے عموماً ٹوٹ پھوٹ سے محفوظ اور ہموار رہتا ہے۔ہم دونوں اسی ہموار اور پختہ حصہ پر چل رہے ہوتے ہیں کہ اچانک میں اس سڑک کی ناہموار اور گڑھوں والی جگہ پر چلنا شروع کردیتا ہوں۔ مجھے اس حالت میں دیکھ کر میرا یہ دوست میرے بازو سے پکڑ کر کھینچتا ہے اور کہتا ہے کہ ادھر آؤ میرے ساتھ اس پختہ جگہ پر چلو، یہاں چلنا بہت آسان ہے، جبکہ جہاں تم چل رہے ہو وہاں تو جگہ جگہ گڑھوں اور ناہمواری کا سامنا کرنا ہوگا۔ چنانچہ میں اس کے ساتھ دوبارہ پختہ جگہ پر چلنا شروع کردیتا ہوں اور یوں ہم اس آسان راستہ پر اپنا سفر جاری رکھتے ہیں۔

شکوک وشبہات کے زیر اثر میں نے اس رؤیا کی یہ تعبیر کی کہ مشکل اور آسان راستے سے مراد احمدیت اور غیر احمدیت کا راستہ ہے۔مَیں نے سمجھا مَیں آسان راستے سے مشکل اور گڑھوں والے راستے یعنی احمدیت کی طرف آ گیا تھا اس لئے میرے اس دوست نے مذکورہ مرتد کی کتاب کے ذریعہ مجھے دوبارہ اُس راستہ پر ڈال دیا جو کہ ہموار پختہ اور آسان تھا۔

یہ سوچ کر میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے میری راہنمائی کردی ہے لہٰذا اب مجھے احمدیت کو چھوڑ دینا چاہئے اور پرانے طریق کی طرف لَوٹ جانا چاہئے۔میں نے سارا دن انہی سوچوں میں گزار دیا۔شام ہوئی تو مجھے مکرم حمید نسیم صاحب کا فون آ گیا، مَیں نے ان سے اس معاملہ میں بات شروع کردی۔انہوں نے مختلف دلائل سے مجھے سمجھایا کہ یہ درست ہے کہ خدا تعالیٰ کا جسم نہیں ہے لیکن رؤیا کا عالَم ایک اور عالَم ہے۔اس میں دیکھی ہوئی بات کی تاویل کی جاتی ہے اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو مجسم حالت میں رؤیا میں دیکھنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے، وغیرہ۔

انہوں نے کچھ اس طریق پر سمجھایا کہ میرے لئے بات واضح ہوگئی اور شکوک وشبہات والی حالت جاتی رہی۔ میں نے سوچا کہ اگر یہی بات درست ہے تو پھر میرے رؤیا کی تعبیر کیا ہوگی؟

اب جب اس رؤیا پر غور کیا تو حقیقی اور صحیح تعبیر سمجھ میں آئی جو یہ ہے کہ: دراصل رؤیا میں میرے ساتھی سے مراد وہ شخص نہیں جس نے مجھے مرتد شخص کی کتاب دی تھی بلکہ اس سے مراد مکرم حمید نسیم صاحب تھے جن کے ساتھ چند روز قبل ہی میرا اخوت اور دوستی کا رشتہ قائم ہوا تھا۔میں ان کے ساتھ احمدیت کے پختہ، ہموار اور آسان راستے پر چل رہا تھا کہ اچانک اس مرتد شخص کی کتاب پڑھنے کی وجہ سے مشکل اور ناہموار اور ایسے راستے پر چلنے لگا تھا جہاں قدم قدم پر گڑھے اور ٹھوکریں تھیں۔اس کے بعد میرے اس ساتھی (مکرم حمید نسیم صاحب) نے مجھے پکڑ کر (یعنی سرخی کے چھینٹوں والے کشف کی درست وضاحت کر کے) دوبارہ احمدیت یعنی ہموار اور آسان راستے پر ڈال دیا اور بفضلہٖ تعالیٰ اسی جماعت کے ساتھ چلتے چلتے ہی میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤں گا۔

یہ سوچ کر بے اختیار میرے دل سے اس پیارے خدا تعالیٰ کی حمد وثنا نکلنے لگی جو اپنے بندوں کی راہنمائی فرماتا ہے اور انہیں ضائع نہیں ہونے دیتا۔الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

تبصرہ

سرخ چھینٹوں والے کشف پر مذکورہ اعتراض کے ہمارے لٹریچر میں مختلف پیرائے میں بے شمار مدلّل جواب دیئے جاتے ہیں۔لیکن لگتا ہے کہ معترض کی تمام تر توجہ صرف جائے اعتراض ڈھونڈنے پر ہے۔اسے اس بات سے کوئی سروکار نہیں کہ اس کا کیا جواب دیا جاتا ہے یا جس عبارت پر مَیں اعتراض کر رہا ہوں اس سے اگلی سطر میں اس کا جواب بھی مذکور ہے۔

یہ کشف پوری تفصیل کے ساتھ سیرت المہدی میں مذکور ہوا ہے۔اگر معترض نے سیرت المہدی کی وہ روایت ہی پڑھی ہوتی تو کم از ایسا جاہلانہ اعتراض نہ کرتا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس واقعہ کے بعد حضرت میاں عبداللہ سنوریؓ کو اس کی حقیقت بتانے سے قبل اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے جو معترض کے اعتراض کا جواب ہے۔حضور علیہ السلام نے سرخی کے چھینٹوں کو دیکھنے کے بعد فرمایا:

’’خدا تعالیٰ کی ہستی وراء الوراء ہے اس کو یہ آنکھیں دنیا میں نہیں دیکھ سکتیں البتہ اس کی بعض صفاتِ جمالی یا جلالی متمثّل ہوکر بزرگوں کو دکھائی دے جاتی ہیں۔شاہ عبدالقادر صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے کئی دفعہ خدا تعالیٰ کی زیارت اپنے والد کی شکل میں ہوئی ہے۔ نیز شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ مجھے اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوئی اور خدا تعالیٰ نے مجھے ایک ہلدی کی گٹھی دی کہ یہ میری معرفت ہے اسے سنبھال کر رکھنا۔ جب وہ بیدار ہوئے تو ہلدی کی گٹھی ان کی مٹھی میں موجود تھی۔اور ایک بزرگ جن کا حضور نے نام نہیں بتایا تہجد کے وقت اپنے حجرہ کے اندر بیٹھے مصلیٰ پر کچھ پڑھ رہے تھے کہ انہوں نے کشف میں دیکھا کہ کوئی شخص باہر سے آیا ہے اور ان کے نیچے کا مصلیٰ نکال کر لے گیا ہے۔ جب وہ بیدار ہوئے تو دیکھا کہ فی الواقع مصلیٰ ان کے نیچے نہیں تھا۔جب دن نکلنے پر حجرہ سے باہر نکلے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مصلیٰ صحن میں پڑا ہے۔

یہ واقعات سنا کر حضرت صاحب نے فرمایا کہ یہ کشف کی باتیں تھیں مگر خدا تعالیٰ نے ان بزرگوں کی کرامت ظاہر کرنے کے لئے خارج میں بھی ان کا وجود ظاہر کردیا۔‘‘ (سیرت المہدی، جلد اول روایت نمبر 98)

اس کے بعد پھر آپؑ نے سرخی کے چھینٹوں والے واقعہ کی تفصیل بتائی۔

حضور علیہ السلام کی اس وضاحت کا پہلا فقرہ ہی معترض کے شبہات کے ازالہ کے لئے کافی ہے اور حضورؑ کی اس مذکورہ وضاحت میں تمام اعتراضات کا جواب ہے جو اس واقعہ پر کئے جاتے ہیں۔لیکن اس کو دیکھنے اور پڑھنے کے لئے بصیرت والی آنکھیں اور اسے سمجھنے کے لئے تعصّب سے پاک اور تقویٰ سے معمور دل چاہئیں۔

سکول میں نماز پڑھنے کی اجازت

مکرم محمد فیتحی صاحب بیان کرتے ہیں کہ:

جب سے احمدیت کی نعمت نصیب ہوئی ہے میں اپنی اولاد کے لئے یہی دعا کرتا ہوں کہ وہ سچے اور حقیقی احمدی بنیں۔میرے بڑے بیٹے کی عمر تیرہ سال ہے۔ وہ فجر کی نماز تو گھر میں ہی ادا کرتا تھا۔پھر سارا دن سکول میں ہونے کی وجہ سے واپس آ کر گھر میں ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرلیتا تھا۔ایک دن اس نے آ کر بتایا کہ آج مَیں ظہر کی نماز سکول میں ہی ادا کر کے آیا ہوں۔میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ جب کلاس سے تمام طلبہ نکل گئے تو میں نے اپنے استاد سے کہا کہ میں کچھ وقت کے لئے یہ خالی کمرہ استعمال کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ اس نے وہیں نمازِ ظہر ادا کرلی۔ اگلے دن اس نے بتایا کہ استاد کو احساس ہوگیا تھا کہ میں دراصل کمرہ میں نماز ادا کرنا چاہتا تھا۔اس لئے اس نے خود مجھے کہا کہ تم بیشک نماز ادا کرنے کیلئے روزانہ یہ کمرہ استعمال کرلیا کرو۔ دو ہفتے گزرنے کے بعد اس نے دوبارہ مجھے بتایا کہ آج میرے استاد نے ہمارے کلاس روم سے دُور ایک چھوٹی سی جگہ میری نماز کے لئے مختص کردی ہے اور مجھے کہا کہ جب چاہو یہاں آ کر نماز ادا کرلیا کرو۔

یہ محض خدا تعالیٰ کا فضل، دعاؤں کی استجابت، اور نیک نیتی سے کوشش کرنے کا نتیجہ ہے۔

ایک قدیم رؤیا

انسان اپنی زندگی میں شاید سینکڑوں خواب دیکھتا ہے اور بھول جاتا ہے۔لیکن میں نے گیارہ بارہ سال کی عمر میں ایک رؤیا دیکھا تھا۔اس میں نہ کوئی ڈراؤنی بات تھی، نہ بظاہر کوئی غیر معمولی امر تھا، نہ ہی کوئی خوشی کی خبر نہ غمی کا احساس، پھر بھی نہ جانے کیوں یہ رؤیا مجھے ہمیشہ یاد رہا۔ اب قبولِ احمدیت کے بعد اس کی بھی تعبیر مل گئی اور اس کے یاد رہنے کا مقصد بھی سمجھ میں آ گیا۔

میں نے اس رؤیا میں ایک مکان دیکھا تھا، جس کے پیچھے سے چڑھتے سورج کی کرنیں نکل رہی تھیں۔اس کا سامنے والے گیٹ کا بالائی حصہ قوس نما تھا اور گیٹ کا رنگ سبز تھا۔جیسے کہ انیسویں صدی میں بنائی گئی اکثر مساجد کا گیٹ ہوتا ہے۔اس گیٹ کے سامنے مَیں نے ایک باریش شخص کو دیکھا جو لاٹھی پر ٹیک لگا کر کھڑا تھا۔میں بھی اس دروازہ کے سامنے کھڑا اس کے کھلنے کا انتظار کر رہا تھا یہاں تک کہ بیدار ہوگیا۔

اب بیعت کے بعد مجھے سمجھ آئی ہے کہ شاید یہ دروازہ قادیان کا کوئی دروازہ تھا اور اس کے سامنے کھڑا ہوا باریش شخص حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے اور میرے وہاں پر دیر تک کھڑے رہنے سے مراد یہ تھی کہ احمدیت کا یہ دروازہ میرے لئے کافی دیر کے بعد کھلے گا۔اور ایسا ہی ہوا کیونکہ اس رؤیا کے تقریباً 30 سال بعد مجھے احمدیت کی نعمت عطا ہوئی۔اس کے بعد مجھے یہ بھی سمجھ آ گئی کہ امریکہ کے سفر کے لئے آن کی آن میں ہی میرے پاس اس قدر رقم کیسے جمع ہوگئی، اور سفر کے دوران ہر قسم کی سہولتوں کا میسر آنا اور پھر امریکہ پہنچ کر ایک ایسے شخص کا مجھے اپنے گھر میں چار ماہ تک رکھنا اور ایک پائی بھی نہ لینا جس سے میری واقفیت محض دو گھنٹے سے زیادہ نہ تھی؟ میرے خیال میں یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے مجھے قبول حق تک پہنچانے کے لئے مسخّر کیا تھا۔فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے غیر از جماعت دوستوں اور بھائیوں کو بھی اس نعمت کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں بھی خلافت کے سائے میں لے آئے، کیونکہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے تمام دنیا کو اکٹھا کرنے کا کام خلافت کے ذریعہ ہی ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(باقی آئندہ)

متی کی انجیل پر ایک نظر

(سید میر محمود احمد ناصر۔ربوہ)

قسط نمبر25

متی باب16

متی باب 16 کی آیت1 تا 4میں جو عبارت ہے اس میں نشان کا مطالبہ کرنے کے جواب میں یسوع نے کہا کہ یوناہ کے نشان کے سوا اور کوئی نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔ (متی باب16 آیت4)

اس کے بارہ میں باب 12 پر تبصرہ کرتے ہوئے ہم وضاحت کر چکے ہیں کہ **یہ عبارت اس بات کا قطعی ثبوت ہے کہ یسوع صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ زندہ صلیب سے اتر آئے**۔ کیونکہ یوناہ کا نشان جیسا کہ یوناہ کی کتاب سے معلوم ہوتا ہے یہ ہے کہ باوجود تمام اسباب موت جمع ہوجانے کے یوناہ موت سے بچ گئے اور زندہ رہے۔ ایک طوفان زدہ سمندر میں وہ کشتی میں تھے پھر کشتی سے ان کو اتار کر ان کو سمندر میں پھینک دیا گیا اور پھر سمندر کی ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا۔ بظاہر نظر ان کے زندہ رہنے کا کوئی چانس نہیں مگر وہ زندہ بچ گئے اور پھر وہ ایک شہر کو گئے اور وہاں تبلیغ کی اور پہلے انکار کے بعد وہاں کے لوگ ان پر ایمان لائے۔ اگر یہ مانا جائے کہ یسوع صلیب پر فوت ہوگئے تھے اور پھر آسمان پر چلے گئے تھے تو ماننا پڑے گا کہ یسوع نے کوئی ایک نشان بھی نہیں دکھایا کیونکہ اگرچہ یسوع کی طرف انجیل نویس مردوں کو زندہ کرنا، بیماروں کو شفا دینا، بدروحوں کو نکالنا، سمندر پر چلنا، ہوا اور پانی کو ڈانٹنا جیسے نشان منسوب کرتے ہیں مگر یسوع کہتے ہیں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو صرف ایک نشان دکھایا جائے گا اور وہ نشان یوناہ کے نشان جیسا ہوگا اور یوناہ کا نشان یہ تھا کہ موت کے جملہ اسباب بظاہر نظر جمع ہوگئے اور وہ بچ گئے اور ایک بڑی تعداد ان کے پیغام پر ایمان لائی۔ مگر چرچ کے عقیدہ کے مطابق یسوع صلیب پر مر گئے۔ اس طرح یوناہ کے نشان کا پہلا حصہ ان کے حصہ میں نہ آیا اور وہ صلیب کے بعد آسمان پر چلے گئے اس لئے یوناہ کے نشان کا دوسرا حصہ بھی ان کے نصیب میں نہ آیا۔

متی کا بیان ہے کہ جب فریسیوں نے نشان دکھانے کا مطالبہ کیا تو یسوع نے جواب دیا کہ یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا۔

(متی باب16 آیت4)

لیکن اس مطالبہ کا ذکر مرقس باب 8 آیت 11 تا 13 میں ہے، لکھا ہے:۔

’پھر فریسی نکل کر اس سے بحث کرنے لگے اور اسے آزمانے کے لئے اس سے کوئی آسمانی نشان طلب کیا اس نے اپنی روح میں آہ کھینچ کر کہا اس زمانہ کے لوگ کیوں نشان طلب کرتے ہیں۔ مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان نہ دیا جائے گا۔

(مرقس باب 8 آیت11 تا13)

ہم نے بار بار نئے عہدنامہ کو پڑھا ہے اور دیانتداری سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ اس کتاب میں ہر اہم بات کے بارہ میں اختلاف اور تضاد پایا جاتا ہے۔ یسوع کے نسب نامہ میں اختلاف ہے۔ ان کے وطن کے بارہ میں اختلاف ہے۔ ان کی سرگرمیوں کے بارہ میں اختلاف ہے۔ ان کا مقام کیا تھا وہ انسان تھے یا خدا یا بیک وقت دونوں، اس بارہ میں اختلاف ہے۔ وہ صلیب کے بعد کہاں گئے آسمان پر یا گلیل کے علاقہ میں۔ اس بارہ میں اختلاف ہے۔ اور اب یہ اختلاف آپ کے سامنے ہے کہ فریسیوں کے نشان کا مطالبہ کرنے پر یسوع نے کیا جواب دیا:۔

’مگر یوناہ کے نشان کے سوا کوئی اور نشان ان کو نہ دیا جائے گا‘۔ (متی)

مَیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان نہ دیا جائے گا۔ (مرقس)

فرمایئے مسیحی صاحبان کیا یہ دونوں بیک وقت خدا کا کلام ہوسکتے ہیں؟

ایک عیسائی مفسر نے اس تضاد کا یہ حل پیش کرنے کی کوشش کی ہے جو ان کی دیانتداری کو مشکوک کر دیتا ہے کہ جہاں یوناہ کے نشان دکھانے کا ذکر ہے وہاں آسمانی نشان کا مطالبہ نہیں اور جہاں آسمانی نشان کا مطالبہ ہے وہاں کلّیۃً نشان دکھانے سے انکار ہے۔ غالبًا یہ عیسائی مفسر عام آدمی کی لاعلمی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں۔

بے شک متی کے باب 12 میں اس مطالبہ کے ضمن میں آسمانی لفظ نہیں ہے مگر متی باب 16 میں آسمانی کا لفظ واضح طور پر موجود ہے مگر وہاں کہا گیا ہے:۔ ’اس زمانہ کے لوگوں کو کوئی نشان دیا نہ جائے گا‘۔ مَیں اس مفسر سے صرف اتنا کہوں گا کہ صداقت کو ثابت ہونے کے لئے غلط بیانی کے سہارے کی ضرورت نہیں۔

✿......**متی کے اس باب کی آیات 13 تا 20 میں یسوع کا اپنے مقام کے بارہ میں اپنے 12 حواریوں سے ایک سوال جواب ہے** جس کا قطعی طور پر غلط مطلب لیا جاتا ہے اور یہ غلوّ پسند مسیحی اس سے یسوع کے دعویٰ الوہیت کا استنباط کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ حالت یہ ہے کہ دعویٰ تو الگ رہا اس گفتگو کے آخر میں یسوع نے شاگردوں کو حکم دیا: ’کسی کو نہ بتانا کہ مَیں مسیح ہوں‘۔

(متی باب 16 آیت20)

اب ایک طرف تو یسوع میں اتنی ہمت بھی نہیں کہ وہ اپنے مسیح ہونے کو شہرت دیں اور اپنے شاگردوں کو تاکید کرتے ہیں کہ لوگوں کو نہ بتانا کہ میں مسیح ہوں اور دوسری طرف بعض مفسر اس گفتگو سے یسوع کے خدا ہونے کا استدلال کرتے ہیں:۔

’جب یسوع قیصریہ فلپی کے علاقہ میں آیا تو اس نے اپنے شاگردوں سے یہ پوچھا کہ لوگ ابن آدم کو کیا کہتے ہیں؟ انہوں نے کہا بعض یوحنا بپتسمہ دینے والا کہتے ہیں بعض ایلیاہ بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔ اس نے ان سے کہا مگر تم مجھے کیا کہتے ہو؟ شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے۔ یسوع نے جواب میں اس سے کہا مبارک ہے تو شمعون بر یوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور مَیں تجھ سے کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے اور مَیں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالم ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ مَیں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا اور جو کچھ تُو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ تُو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولے گا۔ اس وقت اس نے شاگردوں کو حکم دیا کہ ’کسی کو نہ بتانا کہ مَیں مسیح ہوں‘۔

(متی باب 16 آیت13 تا20)

اب اس سوال جواب سے، خصوصاً اس بات سے کہ پطرس نے کہا تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے یسوع کی خدائی کا ثبوت ملتا ہے ایسے غلوّ پسند مفسرین بائبل کی خدمت میں عرض ہے کہ پھر یسوع کو پطرس نے خدا بنایا ہے ورنہ وہ تو اپنا مسیح ہونا بھی لوگوں سے چھپانا چاہتے ہیں۔

اگر آپ اس فقرہ کہ تُو زندہ خدا کا بیٹا ہے کی بنا پر یسوع کی الوہیت کا اقرار کرنا چاہتے ہیں تو اس فقرہ کی بنا پر آپ کو آدم کو بھی خدا ماننا پڑے گا کیونکہ آدم کو خدا کا بیٹا کہا گیا ہے۔ اور تمام ان لوگوں کو جو صلح کرواتے ہیں خدا ماننا پڑے گا کیونکہ ان سب کو خدا کا بیٹا قرار دیا گیا ہے اور اسرائیل کو تو خاص طور پر خدا ماننا پڑے گا۔ کیونکہ وہ صرف بیٹا نہیں بلکہ اکلوتا بیٹا ہے۔

✿......ہم نے اچھی طرح اس کلام کو پڑھا ہے اور بار بار پڑھا ہے اور اس میں یسوع کے علاوہ اور لوگوں کو بھی خدا کے بیٹے کہا گیا ہے اور کسی جگہ بھی کوئی فرق اور امتیاز یسوع کے لئے نہیں۔

امرتسر کے عظیم مباحثہ میں مسیحی مناظر نے یہ کہا کہ جہاں یسوع کے لئے خدا کا بیٹا کے الفاظ لکھے گئے ہیں وہاں یک تن ہونا مراد ہے اور جہاں دوسروں کے لئے یہ لفظ استعمال کیا گیا ہے وہاں صرف یک من ہونا مراد ہے۔ مگر جب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے چیلنج کیا کہ دونوں کے بارہ میں کوئی فرق اور امتیاز نہیں اور اگر ہے تو آپ اپنی کتاب مقدس سے دکھایئے، آپ کا دعویٰ کافی نہیں۔ تو عیسائی مناظر آج تک اس کا کوئی جواب نہیں دے سکے۔

✿......آپ کہتے ہیں کہ یسوع کے سوال جواب میں پطرس نے کہا کہ تو زندہ خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ان الفاظ ’خدا کا بیٹا‘ سے آپ یسوع کی الوہیت کا استنباط کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اس سوال جواب کا ذکر لوقا کے باب 9 میں بھی ہے اور وہاں (آیت20) صاف لکھا ہے کہ پطرس نے جواب میں کہا ’خدا کا مسیح‘۔ گویا جو عمارت آپ نے پطرس کے جواب سے جو متی میں درج ہے بنائی تھی وہ لوقا میں درج شدہ جواب سے ساری کی ساری زمین پر آرہتی ہے۔

اسی طرح مرقس کے باب 8 کی آیت28 میں بھی صرف اتنا جواب ہے:۔

’پطرس نے جواب میں اس سے کہا تو مسیح ہے‘۔

فرمایئے پادری صاحبان آپ کا الوہیت مسیح کا استنباط اگر درست ہے تو مرقس اور لوقا کو کیا ہوا جو اتنے بڑے استنباط کا ذکر بھی نہیں کرتے اور متی کے متعلق تو آپ خود کہتے ہیں کہ یہودیوں کی انجیل ہے۔ پھر اس سے یسوع کی خدائی کا استنباط آپ کیسے کرتے ہیں۔

اب ذرا آگے چلئے جب شمعون پطرس نے یسوع کو مسیح یا زندہ خدا کا بیٹا مسیح قرار دیا تو یسوع نے پطرس کی حد درجہ تعریف کی، لکھا ہے:۔

’یسوع نے جواب میں اس سے کہا مبارک ہے تو شمعون بر یوناہ کیونکہ یہ بات گوشت اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر ظاہر کی ہے۔ اور مَیں تجھ سے کہتا ہوں کہ تُو پطرس ہے اور مَیں اس پتھر پر اپنی کلیسیا بناؤں گا اور عالم ارواح کے دروازے اس پر غالب نہ آئیں گے۔ مَیں آسمان کی بادشاہی کی کنجیاں تجھے دوں گا اور جو کچھ تو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر بندھے گا اور جو کچھ تو زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولے گا۔ (متی باب 16 آیت17 تا19)

متی میں مندرج اس بیان کو مرقس اور لوقا نے بیان نہیں کیا حالانکہ یہ یسوع کے ہونے والے نظام میں کلیدی حیثیت کا بیان ہے۔ مگر پطرس کے بیان کے معاً بعد جس میں انہوں نے یسوع کو مسیح قرار دیا، مرقس میں لکھا ہے:۔

’پھر وہ ان کو تعلیم دینے لگا کہ ضرور ہے کہ ابن آدم بہت دکھ اٹھائے اور بزرگ اور سردار کاہن اور فقیہہ اسے رد کریں اور وہ قتل کیا جائے اور تین دن کے بعد جی اٹھے اور اس نے یہ بات صاف صاف کہی۔ پطرس اسے الگ لے جا کر اسے ملامت کرنے لگا مگر اس نے مڑ کر اپنے شاگردوں پر نگاہ کر کے پطرس کو ملامت کی، اور کہا:۔ ’اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو کیونکہ تو خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال رکھتا ہے‘۔

(مرقس باب 8 آیت31 تا33)

اور خود متی میں پطرس کے اقرار اور اس پر یسوع کے عظیم الشان انعام کے بعد جو پطرس کو عطا ہوا اس نے پھر پطرس سے کہا:۔ ’اے شیطان میرے سامنے سے دور ہو‘۔

(متی باب 16 آیت23)

فرمایئے پادری صاحبان کیا یہ وہی شیطان ہے جس پر تھوڑی دیر پہلے آپ کے کلیسیاء کی بنیاد رکھی جارہی تھی۔ آپ تو یسوع کو خدائی کا درجہ دیتے ہیں مگر ایک ہی دن میں اس قسم کی تضاد بیانی، ایسا اختلاف رائے تو کسی پڑھے لکھے سمجھ دار عاقل بالغ انسان کے کلام میں بھی نہیں پایا جاتا جو اس کلام میں ہے جس کو ان کتابوں نے جن کو آپ کلام الٰہی قرار دیتے ہیں یسوع کی طرف منسوب کیا ہے۔

اس کے باوجود بھی آپ یہ ماننے کے لئے تیار نہیں کہ یہ کتابیں خدا کا کلام نہیں خالصتاً انسانی کلام ہیں۔ جن کو یسوع نے نہ لکھا، نہ پڑھا، نہ کبھی دیکھا۔ یسوع کے واقعہ صلیب کے بعد لکھی گئیں۔ اور ان کے قلمی نسخوں میں ایک نہیں، دو نہیں سینکڑوں اختلاف ہیں اور بڑی بے تکلفی کے ساتھ ان میں تحریف و تبدیلی کی گئی ہے۔ کوڈیکس Sinaiticus بہت مستند نسخہ سمجھا جاتا ہے مگر اس میں بھی اصل مصنف کے بعد 9 ہاتھ نظر آتے ہیں۔ انٹر پریٹرز بائبل کے ایڈیٹر متی باب 16 کی آیات17 تا 19 کے بارے میں لکھتے ہیں:۔

It is very unlikely that Vss 17-19 and the similar saying in 18:18 were spoken by Jesus. They do not fit with the picture of his teaching with the earliest sources give us, and are quick exceptional in the New Testament Jesus apparently never contemplated the formation of a new church separate from Judaism. (ef. On 1501-20), and he did not even repudiate the ceremonies of the tamper case where in the synoptic tradition the commission to make gentile converts comes only with post resurrective appearances.*(28:19-20; Luk 21:46-49)* This unusual emphasis on the future church and on Peters place in it s to explained by churchly- and perhaps even partisan- interests.

یہی بات ہم بار بار آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہیں کہ چرچ حضرت مسیح علیہ السلام کی تعلیم کو پولوس کے زیر اثر کلّیۃً چھوڑ چکا ہے اور ان حواریوں کو جو حضرت مسیح نے خود تیار کئے تھے اور جن کو انہوں نے ماہی گیر سے آدم گیر بنایا تھا۔ شیطان قرار دیتا ہے اور ان کتابوں کو جو خالصتاً

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

دشمنانِ اسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو بیہودہ اور لغو فلم بنائی ہے اور جس ظالمانہ طور پر اس فلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہانت کا اظہار کیا گیا ہے اس پر ہر مسلمان کا غم اور غصّہ ایک قدرتی بات ہے۔

اس عظیم محسنِ انسانیت کے بارے میں ایسی اہانت سے بھری ہوئی فلم پر یقیناً ایک مسلمان کا دل خون ہونا چاہئے تھا اور رہوا اور سب سے بڑھ کر ایک احمدی مسلمان کو تکلیف پہنچی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلامِ صادق کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ جس نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کا اِدراک عطا فرمایا۔ پس ہمارے دل اس فعل پر چھلنی ہیں۔ ہمارے جگر کٹ رہے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ ان ظالموں سے بدلہ لے۔ اُنہیں وہ عبرت کا نشان بنا جو رہتی دنیا تک مثال بن جائے۔

یہ لوگ جو اپنی ضد کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ میں آئیں گے۔

ان لوگوں کی بیہودہ گوئیوں اور ظلموں اور استہزاء سے اُس عظیم نبی کی عزت و ناموس پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو ایسا عظیم نبی ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبی پر درود سے تر رکھیں اور جب دشمن جو ہے وہ بیہودہ گوئی میں بڑھے تو پہلے سے بڑھ کر درود و سلام بھیجیں۔

مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق یہ ردّ عمل دکھانا چاہئے کہ درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔ یہ ردّ عمل ہے۔ یہ ردّ عمل تو بے فائدہ ہے کہ اپنے ہی ملکوں میں، اپنی ہی جائیدادوں کو آگ لگائی جائے یا اپنے ہی ملک کے شہریوں کو مارا جائے یا جلوس نکل رہے ہیں تو پولیس کو مجبوراً اپنے ہی شہریوں پر فائرنگ کرنی پڑے اور اپنے لوگ ہی مر رہے ہوں۔

دنیا کے امن کے لئے بھی ضروری ہے کہ اس کو بھی یو این او کے امن چارٹر کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ممبر ملک اپنے کسی شہری کو اجازت نہیں دے گا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔

مسلمان اگر اپنی اہمیت کو سمجھیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ ملکوں کے اندر مذہبی جذبات کے احترام کے قانون بنوا سکتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی ہے کہ اس طرف توجہ نہیں ہے۔ جو جماعت توجہ دلاتی ہے یعنی جماعت احمدیہ، اُس کی مخالفت میں کمربستہ ہیں اور دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔

(کراچی کے دو شہداء مکرم نوید احمد صاحب ابن مکرم ثناء اللہ صاحب اور مکرم محمد احمد صدیقی صاحب ابن مکرم ریاض احمد صدیقی صاحب کی شہادت کا تذکرہ۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21 ستمبر 2012ء بمطابق 21 تبوک 1391 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح۔ مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيکَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِکِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّا کَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاکَ نَسْتَعِيْنُ۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ۔ يٰٓاَيُّهَاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰ خِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا۔

(الاحزاب:57-58)

ان آیات کا یہ ترجمہ ہے کہ یقیناً اللہ اور اُس کے فرشتے نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو، تم بھی اُس پر درود اور خوب خوب سلام بھیجو۔ یقیناً وہ لوگ جو اللہ اور اُس کے رسول کو اذیت پہنچاتے ہیں، اللہ نے اُن پر دنیا میں بھی لعنت ڈالی ہے اور آخرت میں بھی اور اُس نے اُن کے لئے رُسوا کُن عذاب تیار کیا ہے۔

آجکل مسلم دنیا میں، اسلامی ممالک میں بھی اور دنیا کے مختلف ممالک میں رہنے والے مسلمانوں میں بھی اسلام دشمن عناصر کے انتہائی گھٹیا، گھناؤنے اور ظالمانہ فعل پر شدید غم وغصّہ کی لہر دوڑی ہوئی ہے۔ اس غم وغصہ کے اظہار میں مسلمان یقیناً حق بجانب ہیں۔ مسلمان تو چاہے وہ اس بات کا صحیح ادراک رکھتا ہے یا نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی مقام کیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے لئے مرنے کٹنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ دشمنان اسلام نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جو بیہودہ اور لغو فلم بنائی ہے اور جس ظالمانہ طور پر اس فلم میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق اہانت کا اظہار کیا گیا ہے اس پر ہر مسلمان کا غم اور غصّہ ایک قدرتی بات ہے۔

وہ محسنِ انسانیت، رحمت للعالمین اور اللہ تعالیٰ کا محبوب جس نے اپنی راتوں کو بھی مخلوق کے غم میں جگایا، جس نے اپنی جان کو مخلوق کو تباہ ہونے سے بچانے کے لئے اس درد کا اظہار کیا اور اس طرح غم میں اپنے آپ کو مبتلا کیا کہ عرش کے خدا نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا تو ان لوگوں کے لئے کہ کیوں یہ

اپنے پیدا کرنے والے ربّ کو نہیں پہچانتے، ہلاکت میں ڈال لے گا؟ اس عظیم محسنِ انسانیت کے بارے میں ایسی اہانت سے بھری ہوئی فلم پر یقیناً ایک مسلمان کا دل خون ہونا چاہئے تھا اور ہوا اور سب سے بڑھ کر ایک احمدی مسلمان کو تکلیف پہنچی کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور غلام صادق کے ماننے والوں میں سے ہیں۔ جس نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم مقام کا اِدراک عطا فرمایا۔ پس ہمارے دل اس فعل پر چھلنی ہیں۔ ہمارے جگر کٹ رہے ہیں۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں کہ ان ظالموں سے بدلہ لے۔ اُنہیں وہ عبرت کا نشان بنا جو رہتی دنیا تک مثال بن جائے۔ ہمیں تو زمانے کے امام نے عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح ادراک عطا فرمایا ہے کہ جنگل کے سانپوں اور جانوروں سے صلح ہوسکتی ہے لیکن ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت خاتم الانبیاءؐ کی توہین کرنے والے اور اُس پر ضد کرتے چلے جانے والے سے ہم صلح نہیں کرسکتے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’مسلمان وہ قوم ہے جو اپنے نبی کریمؐ کی عزت کے لئے جان دیتے ہیں۔ اور وہ اس بے عزتی سے مرنا بہتر سمجھتے ہیں کہ ایسے شخصوں سے دلی صفائی کریں اور اُن کے دوست بن جائیں جن کا کام دن رات یہ ہے کہ وہ اُن کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتے ہیں اور اپنے رسالوں اور کتابوں اور اشتہاروں میں نہایت توہین سے اُن کا نام لیتے ہیں اور نہایت گندے الفاظ سے اُن کو یاد کرتے ہیں‘‘۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھیں کہ ایسے لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں کیونکہ وہ اُن کی راہ میں کانٹے بوتے ہیں۔ اور مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر ہم جنگل کے سانپوں اور بیابانوں کے درندوں سے صلح کرلیں تو یہ ممکن ہے۔ مگر ہم ایسے لوگوں سے صلح نہیں کرسکتے جو خدا کے پاک نبیوں کی شان میں بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ گالی اور بدزبانی میں ہی فتح ہے۔ مگر ہر ایک فتح آسمان سے آتی ہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’پاک زبان لوگ اپنی پاک کلام کی برکت سے انجام کار دلوں کو فتح کرلیتے ہیں۔ مگر گندی طبیعت کے لوگ اس سے زیادہ کوئی ہنر نہیں رکھتے کہ ملک میں مفسدانہ رنگ میں تفرقہ اور پھوٹ پیدا کرتے ہیں......‘‘۔ فرمایا کہ ’’تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا کی غیرت اُس کے اُن پیاروں کے لئے آخر کوئی کام دکھلا دیتی ہے‘‘۔ (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 385 تا 387)

اس زمانے میں اخباروں اور اشتہاروں کے ساتھ میڈیا کے دوسرے ذرائع کو بھی اس بیہودہ چیز میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ پس یہ لوگ جو اپنی ضد کی وجہ سے خدا تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ اُس کی پکڑ میں آئیں گے۔ یہ ضد پر قائم ہیں اور ڈھٹائی سے اپنے ظالمانہ فعل کا اظہار کرتے چلے جا رہے ہیں۔

2006ء میں جب ڈنمارک کے خبیث الطبع لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بیہودہ تصویریں بنائی تھیں تو اُس وقت بھی مَیں نے جہاں جماعت کو صحیح ردّعمل دکھانے کی طرف توجہ دلائی تھی وہاں یہ بھی کہا تھا کہ یہ ظالم لوگ پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس پر بس نہیں ہوگی۔ اس احتجاج وغیرہ سے کوئی فرق نہیں پڑے گا جو اَب مسلمانوں کی طرف سے ہو رہا ہے بلکہ آئندہ بھی یہ لوگ ایسی حرکات کرتے رہیں گے۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ اُس سے بڑھ کر یہ بیہودگی اور ظلم پر اتر آئے ہیں اور اُس وقت سے آہستہ آہستہ اس طرف ان کا یہ طریق بڑھتا ہی جا رہا ہے۔

پس یہ ان کی اسلام کے مقابل پر ہزیمت اور شکست ہے جو ان کو آزادئ خیال کے نام پر بیہودگی پر آمادہ کر رہی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ یاد رکھیں کہ یہ لوگ اپنی قوم کے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔ یہ بات ایک دن ان قوموں کے لوگوں پر بھی کھل جائے گی۔ ان پر واضح ہو جائے گا کہ آج جو کچھ بیہودہ گوئیاں یہ کر رہے ہیں، وہ ان کی قوم کے لئے نقصان دہ ہے کہ یہ لوگ خود غرض اور ظالم ہیں۔ ان کو صرف اپنی خواہشات کی تکمیل کے علاوہ کسی بات سے سروکار نہیں ہے۔

اس وقت تو آزادئ اظہار کے نام پر سیاستدان بھی اور دوسرا طبقہ بھی بعض جگہ کھل کر اور اکثر دبے الفاظ میں ان کے حق میں بھی بول رہا ہے اور بعض دفعہ مسلمانوں کے حق میں بھی بول رہا ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ اب دنیا ایک ایسا گلوبل ولیج بن چکی ہے کہ اگر کھل کر برائی کو برائی نہ کہا گیا تو یہ باتیں ان ملکوں کے امن و سکون کو بھی برباد کر دیں گی اور خدا کی لاٹھی جو چلنی ہے وہ علیحدہ ہے۔

امام الزمان کی یہ بات یاد رکھیں کہ ہر فتح آسمان سے آتی ہے اور آسمان نے یہ فیصلہ کر چھوڑا ہے کہ جس رسول کی تم ہتک کرنے کی کوشش کر رہے ہو اُس نے دنیا پر غالب آنا ہے۔ اور غالب، جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، دلوں کو فتح کر کے آنا ہے۔ کیونکہ پاک کلام کی تاثیر ہوتی ہے۔ پاک کلام کو ضرورت نہیں ہے کہ شدت پسندی کا استعمال کیا جائے یا بیہودہ گوئی کا بیہودہ گوئی سے جواب دیا جائے۔ اور یہ بدکلامی اور بدنوائی جو ان لوگوں نے شروع کی ہوئی ہے، یہ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ختم ہو جائے گی۔ اور پھر اس زندگی کے بعد ایسے لوگوں سے خدا تعالیٰ نبٹے گا۔

یہ آیات جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، ان میں بھی اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اُن کی ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا کام اس رسول پر درود اور سلام بھیجنا ہے۔ ان لوگوں کی بیہودہ گوئیوں اور ظلموں اور استہزاء سے اُس عظیم نبی کی عزت و ناموس پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ یہ تو ایسا عظیم نبی ہے جس پر اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے بھی درود بھیجتے ہیں۔ مومنوں کا کام ہے کہ اپنی زبانوں کو اس نبی پر درود سے تر رکھیں۔ اور جب دشمن بیہودہ گوئی میں بڑھے تو پہلے سے بڑھ کر درود وسلام بھیجیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ یہی درود ہے اور یہی نبی ہے جس کا دنیا میں غلبہ مقدر ہو چکا ہے۔

پس جہاں ایک احمدی مسلمان اس بیہودہ گوئی پر کراہت اور غم وغصّہ کا اظہار کرتا ہے وہاں ان لوگوں کو بھی اور اپنے اپنے ملکوں کے اربابِ حل وعقد کو بھی ایک احمدی اس بیہودہ گوئی سے باز رہنے اور روکنے کی طرف توجہ دلاتا ہے اور دلانی چاہئے۔ دنیاوی لحاظ سے ایک احمدی اپنی سی کوشش کرتا ہے کہ اس سازش کے خلاف دنیا کو اصل حقیقت سے آشنا کرے اور اصل حقیقت بتائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے خوبصورت پہلو دکھائے۔ اپنے ہر عمل سے آپ کے خوبصورت اُسوہ حسنہ کا اظہار کر کے اور اسلام کی تعلیم اور آپ کے اسوہ حسنہ کی عملی تصویر بن کر دنیا کو دکھائے۔ ہاں ساتھ ہی یہ بھی جیسا کہ مَیں نے کہا کہ درود و سلام کی طرف بھی پہلے سے بڑھ کر توجہ دے۔ مرد، عورت، جوان، بوڑھا، بچہ اپنے ماحول کو، اپنی فضاؤں کو درود وسلام سے بھر دے۔ اپنے عمل کو اسلامی تعلیم کا عملی نمونہ بنا دے۔ پس یہ خوبصورت ردّعمل ہے جو ہم نے دکھانا ہے۔

باقی ان ظالموں کے انجام کے بارے میں خدا تعالیٰ نے دوسری آیت میں بتا دیا ہے کہ رسول کو اذیت پہنچانے والے یا اس زمانے میں حقیقی مومنوں کا دل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے حوالے سے تکلیف پہنچا کر چھلنی کرنے والوں سے خدا تعالیٰ خود نپٹ لے گا۔ ان لوگوں پر اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے اور اس لعنت کی وجہ سے وہ اور زیادہ گندگی میں ڈوبتے چلے جائیں گے۔ اور مرنے کے بعد ایسے لوگوں کے لئے خدا تعالیٰ نے رُسوا کُن عذاب مقدر کیا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ پس یہ لوگ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی لعنت کی صورت میں اور مرنے کے بعد رُسوا کُن عذاب کی صورت میں اپنے انجام کو پہنچیں گے۔

جو دوسرے مسلمان ہیں، ان مسلمانوں کو بھی اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق، اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق یہ ردّعمل دکھانا چاہئے کہ درود شریف سے اپنے ملکوں، اپنے علاقوں، اپنے ماحول کی فضاؤں کو بھر دیں۔ یہ ردّعمل ہے۔

یہ ردّعمل تو بے فائدہ ہے کہ اپنے ہی ملکوں میں اپنی ہی جائیدادوں کو آگ لگائی جائے یا اپنے ہی ملک کے شہریوں کو مارا جائے یا جلوس نکل رہے ہیں تو پولیس کو مجبوراً اپنے ہی شہریوں پر فائرنگ کرنی پڑے اور اپنے لوگ ہی مر رہے ہوں۔

اخبارات اور میڈیا کے ذریعے سے جو خبریں باہر آ رہی ہیں، اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اکثر شریف الطبع مغربی لوگوں نے بھی اس حرکت پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے اور کراہت کا اظہار کیا ہے۔ وہ لوگ جو مسلمان نہیں ہیں لیکن جن کی فطرت میں شرافت ہے انہوں نے امریکہ میں بھی اور یہاں بھی اس کو پسند نہیں کیا۔ لیکن جو لیڈر شپ ہے وہ ایک طرف تو یہ کہتی ہے کہ یہ غلط ہے اور دوسری طرف آزادی اظہار و خیال کو آڑ بنا کر اس کی تائید بھی کرتی ہے۔ یہ دوعملی نہیں چل سکتی۔ آزادی کے متعلق قانون کوئی آسمانی صحیفہ نہیں ہے۔ مَیں نے وہاں امریکہ میں سیاستدانوں کو تقریر میں یہ بھی کہا تھا کہ دنیا داروں کے بنائے ہوئے قانون میں سقم ہوسکتا ہے، غلطیاں ہوسکتی ہیں۔ قانون بناتے ہوئے بعض پہلو نظروں سے اوجھل ہوسکتے ہیں کیونکہ انسان غیب کا علم نہیں رکھتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اُس کے بنائے ہوئے قانون جو ہیں اُن میں کوئی سقم نہیں ہوتا۔ پس اپنے قانون کو ایسا مکمل نہ سمجھیں کہ اس میں کوئی ردّوبدل نہیں ہوسکتا، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوسکتی۔ آزادئ اظہار کا قانون تو ہے لیکن نہ کسی ملک کے قانون میں، نہ یو این او (UNO) کے چارٹر میں یہ قانون ہے کہ کسی شخص کو یہ آزادی نہیں ہوگی کہ دوسرے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرو۔ یہ کہیں نہیں لکھا کہ دوسرے مذہب کے بزرگوں کا استہزاء کرنے کی اجازت نہیں ہوگی کہ اس سے دنیا کا امن برباد ہوتا ہے۔ اس سے نفرتوں کے لاوے ابلتے ہیں۔ اس سے قوموں اور مذہبوں کے درمیان خلیج وسیع ہوتی چلی جاتی ہے۔ پس اگر قانون آزادی بنایا ہے تو ایک شخص کی آزادی کا قانون تو بیشک بنائیں لیکن دوسرے شخص کے جذبات سے کھیلنے کا قانون نہ بنائیں۔ یو این او (UNO) بھی اس لئے ناکام ہو رہی ہے کہ یہ ناکام قانون بنا کر سمجھتے ہیں کہ ہم نے بڑا کام کر لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قانون دیکھیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ دوسروں کے بتوں کو بھی برا نہ کہو کہ اس سے معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ تم بتوں کو برا کہو گے تو وہ نہ جانتے ہوئے تمہارے سب طاقتوں والے خدا کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کریں گے جس سے تمہارے دلوں میں رنج پیدا ہوگا۔ دلوں کی کدورتیں بڑھیں گی۔ لڑائیاں اور جھگڑے ہوں گے۔ ملک میں فساد برپا ہوگا۔ پس یہ خوبصورت تعلیم ہے جو اسلام کا خدا دیتا ہے، اس دنیا کا خدا دیتا ہے، اس کائنات کا خدا دیتا ہے۔ وہ خدا یہ تعلیم دیتا ہے جس نے کامل تعلیم کے ساتھ اپنے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی اصلاح کے لئے اور پیار و محبت قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے۔ جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین کا لقب دے کر تمام مخلوق کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پس دنیا کے پڑھے لکھے لوگ اور اربابِ حکومت اور سیاستدان سوچیں کہ کیا ان چند بیہودہ لوگوں کو سختی

سے نہ دبا کر آپ لوگ بھی اس مفسدہ کا حصہ تو نہیں بن رہے۔ دنیا کے عوام الناس سوچیں کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیل کر اور دنیا کے ان چند کیڑوں اور غلاظت میں ڈوبے ہوئے لوگوں کی ہاں میں ہاں ملا کر آپ بھی دنیا کے امن کی بربادی میں حصہ دار تو نہیں بن رہے؟

ہم احمدی مسلمان دنیا کی خدمت کے لئے کوئی بھی دقیقہ نہیں چھوڑتے۔ امریکہ میں خون کی ضرورت پڑی۔ گزشتہ سال ہم احمدیوں نے بارہ ہزار بوتلیں جمع کر کے دیں۔ اس سال پھر وہ جمع کر رہے ہیں۔ آجکل یہ ڈرائیو (Drive) چل رہی تھی۔ اُن کو مَیں نے کہا کہ ہم احمدی مسلمان تو زندگی دینے کے لئے اپنا خون دے رہے ہیں اور تم لوگ اپنی ان حرکتوں سے اور اُن حرکت کرنے والوں کی ہاں میں ہاں ملا کر ہمارے دل خون کر رہے ہو۔ پس ایک احمدی مسلمان کا اور حقیقی مسلمان کا یہ عمل ہے اور یہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم انصاف قائم کرنے والے ہیں اُن کے ایک طبقہ کا یہ عمل ہے۔

مسلمانوں کو تو الزام دیا جاتا ہے کہ وہ غلط کر رہے ہیں۔ ٹھیک ہے کہ بعض ردّعمل غلط ہیں۔ توڑ پھوڑ کرنا، جلاؤ گھیراؤ کرنا، معصوم لوگوں کو قتل کرنا، سفارتکاروں کی حفاظت نہ کرنا، اُن کو قتل کرنا یا مارنا یہ سب غلط ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے معصوم نبیوں کا استہزاء اور دریدہ دہنی میں جو بڑھنا ہے، یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے۔ اب دیکھا دیکھی گزشتہ دنوں فرانس کے رسالہ کو بھی دوبارہ اُبال آیا ہے۔ اُس نے بھی پھر بیہودہ کارٹون شائع کئے ہیں جو پہلے سے بھی بڑھ کر بیہودہ ہیں۔ یہ دنیا دار دنیا کو ہی سب کچھ سمجھتے ہیں لیکن نہیں جانتے کہ یہ دنیا ہی اُن کی تباہی کا سامان ہے۔

یہاں مَیں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ دنیا کے ایک بہت بڑے خطّہ پر مسلمان حکومتیں قائم ہیں۔ دنیا کا بہت سا علاقہ مسلمان کے زیرِ نگیں ہے۔ بہت سے مسلمان ممالک کو خدا تعالیٰ نے قدرتی وسائل بھی عطا فرمائے ہیں۔ مسلمان ممالک یو این او (UNO) کا حصہ بھی ہیں۔ قرآنِ کریم جو مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے ماننے والے اور اس کو پڑھنے والے بھی ہیں تو پھر کیوں ہر سطح پر اس خوبصورت تعلیم کو دنیا پر ظاہر کرنے کی مسلمان حکومتوں نے کوشش نہیں کی۔ کیوں نہیں یہ کرتے؟ قرآنِ کریم کی تعلیم کے مطابق کیوں دنیا کے سامنے یہ پیش نہیں کرتے کہ مذہبی جذبات سے کھیلنا اور انبیاء اللہ کی بے حرمتی کرنا یا اُس کی کوشش کرنا یہ بھی جرم ہے اور بہت بڑا جرم اور گناہ ہے۔ اور دنیا کے امن کے لئے ضروری ہے کہ اس کو بھی یو این او کے امن چارٹر کا حصہ بنایا جائے کہ کوئی ممبر ملک اپنے کسی شہری کو اجازت نہیں دے گا کہ دوسروں کے مذہبی جذبات سے کھیلا جائے۔ آزادیٔ خیال کے نام پر دنیا کا امن برباد کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ لیکن افسوس کہ اتنے عرصہ سے یہ سب کچھ ہو رہا ہے، کبھی مسلمان ملکوں کی مشترکہ ٹھوس کوشش نہیں ہوئی کہ تمام انبیاء، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر نبی کی عزت و ناموس کے لئے دنیا کو آگاہ کریں اور بین الاقوامی سطح پر اس کو تسلیم کروائیں۔ گو یو این او (UNO) کے باقی فیصلوں کی طرح اس پر بھی عمل نہیں ہوگا، پہلے کونسا امن چارٹر پر عمل ہو رہا ہے لیکن کم از کم ایک چیز ریکارڈ میں تو آجائے گی۔ او آئی سی (OIC)، آرگنائزیشن آف اسلامک کنٹریز جو ہے، یہ قائم تو ہے لیکن ان کے ذریعہ سے کبھی کوئی ٹھوس کوشش نہیں ہوئی جس سے دنیا میں مسلمانوں کا وقار قائم ہو۔ مسلمان ملکوں کے سیاستدان اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے ہر کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ اگر نہیں خیال تو دین کی عظمت کا خیال نہیں۔ اگر ہمارے لیڈروں کی طرف سے ٹھوس کوششیں ہوتیں تو عوام الناس کا یہ غلط ردّعمل بھی ظاہر نہ ہوتا جو آج مثلاً پاکستان میں ہو رہا ہے یا دوسرے ملکوں میں ہوا ہے۔ اُن کو پتہ ہوتا کہ ہمارے لیڈر اس کام کے لئے مقرر ہیں اور وہ اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس قائم کرنے کے لئے اور تمام انبیاء کی عزت و ناموس قائم کرنے کے لئے دنیا کے فورم پر اس طرح اُٹھیں گے کہ اس دنیا کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ جو کہہ رہے ہیں سچ اور حق ہے۔

پھر مغربی ممالک میں اور دنیا کے ہر خطّے میں مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد ہے جو رہ رہی ہے۔ مذہب کے لحاظ سے اور تعداد کے لحاظ سے دنیا میں مسلمان دوسری بڑی طاقت ہیں۔ اگر یہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والے ہوں تو ہر لحاظ سے سب سے بڑی طاقت بن سکتے ہیں اور اس صورت میں کبھی اسلام دشمن طاقتوں کو جرأت ہی نہیں ہوگی کہ ایسی دل آزار حرکتیں کر سکیں یا اس کا خیال بھی لائیں۔

بہرحال علاوہ مسلمان ممالک کے دنیا کے ہر ملک میں مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد ہے۔ یورپ میں ملینز (Millions) کی تعداد میں تو صرف ترک ہی آباد ہیں۔ صرف پورے یورپ میں نہیں بلکہ یورپ کے ہر ملک میں ملینز کی تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ اسی طرح دوسری مسلمان قومیں یہاں آباد ہیں۔ ایشیا سے مسلمان یہاں آئے ہوئے ہیں۔ یوکے میں بھی آباد ہیں۔ امریکہ میں بھی آباد ہیں۔ کینیڈا میں آباد ہیں۔ یورپ کے ہر خطے میں آباد ہیں۔ اگر یہ سب فیصلہ کر لیں کہ اپنے ووٹ اُن سیاستدانوں کو دینے ہیں جو مذہبی رواداری کا اظہار کریں۔ اور ان کا اظہار نہ صرف زبانی ہو بلکہ اُس کا عملی اظہار بھی ہو رہا ہو اور وہ ایسے بیہودہ گوؤں کی، یا بیہودہ لغویات بکنے والوں یا فلمیں بنانے والوں کی مذمت کریں گے تو ان دنیاوی حکومتوں میں ہی ایک طبقہ کھل کر اس بیہودگی کے خلاف اظہار خیال کرنے والا مل جائے گا۔

پس مسلمان اگر اپنی اہمیت کو سمجھیں تو دنیا میں ایک انقلاب پیدا ہو سکتا ہے۔ وہ ملکوں کے اندر مذہبی جذبات کے احترام کے قانون بنوا سکتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی ہے کہ اس طرف توجہ نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ جو توجہ دلاتی ہے اُس کی مخالفت میں کمربستہ ہیں اور دشمنوں کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمان لیڈروں کو، سیاستدانوں کو اور علماء کو عقل دے کہ اپنی طاقت کو مضبوط کریں۔ اپنی اہمیت کو پہچانیں۔ اپنی تعلیم کی طرف توجہ دیں۔

یہ لوگ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بیہودہ اعتراض کرتے ہیں، الزامات لگاتے ہیں اور جنہوں نے یہ فلم بنائی ہے یا اس میں کام کیا ہے ان کے اخلاقی معیار کا اندازہ تو میڈیا میں ان کے بارے میں جو معلومات ہیں اُن سے ہی ہو سکتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ سب سے زیادہ کردار ایک قبطی عیسائی کا ہے جو امریکہ میں رہتا ہے، نکولا بسیلے (Nakoula Basseley Nakoula) یا اس طرح کا اس کا کوئی نام ہے یا سام بسیلے (Sam Bacile) کہلاتا ہے۔ بہرحال اس کے بارے میں لکھا ہے کہ اس کی criminal background ہے۔ مجرم ہے۔ یہ فراڈ کی وجہ سے 2010ء میں جیل میں بھی رہ چکا ہے۔ دوسرا آدمی جس نے فلم ڈائریکٹ کی ہے، یہ پورنوگرافیز موویز کا ڈائریکٹر ہے۔ اس میں جو اَور ایکٹر شامل ہیں وہ سب پورنوگرافکس موویز کے ایکٹر ہیں۔ تو یہ ان کے اخلاق کے معیار ہیں۔ اور پورنوگرافیز کی جو حدود ہیں وہ تو آدمی سوچ بھی نہیں سکتا۔ یہ لوگ کس گند میں ڈوبے ہوئے ہیں اور اعتراض اُس ہستی پر کرنے چلے ہیں جس کے اعلیٰ اخلاق اور پاکیزگی کی خدا تعالیٰ نے گواہی دی۔

پس یہ غلاظت کر کے انہوں نے یقیناً خدا تعالیٰ کے عذاب کو دعوت دی ہے اور دیتے چلے جا رہے ہیں۔ اسی طرح اس فلم کے سپانسر کرنے والے بھی خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہیں بچ سکتے۔ ان میں ایک وہ عیسائی پادری بھی شامل ہے جو مختلف وقتوں میں امریکہ میں اپنی سستی شہرت کیلئے قرآن وغیرہ جلانے کی بھی کوشش کرتا رہا ہے۔ اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیقاً۔

میڈیا میں بعض نے مذمّت کرنے کی بھی کوشش کی ہے اور ساتھ ہی مسلمانوں کے ردّعمل کی بھی مذمت کی ہے۔ ٹھیک ہے غلط ردّعمل کی مذمّت ہونی چاہئے لیکن یہ بھی دیکھیں کہ پہل کرنے والا کون ہے۔

بہرحال جیسا کہ مَیں نے کہا مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ یہ سب کچھ مسلمانوں کی اکائی اور لیڈرشپ نہ ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ دین سے تو باوجود عشقِ رسول کے دعویٰ کے یہ لوگ دُور ہٹے ہوئے ہیں۔ دعویٰ تو بیشک ہے لیکن دین کا کوئی علم نہیں ہے۔ دنیاوی لحاظ سے بھی کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ کسی مسلمان ملک نے کسی ملک کو بھی پُر زور احتجاج نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو اتنا کمزور کہ میڈیا نے اس کی کوئی اہمیت نہیں دی۔ اور اگر مسلمانوں کے احتجاج پر کوئی خبر لگائی بھی ہے تو یہ کہ ایک اعشاریہ آٹھ بلین مسلمان بچوں کی طرح ردّعمل دکھا رہے ہیں۔ جب کوئی سنبھالنے والا نہ ہو تو پھر اِدھر اُدھر پھرنے والے ہی ہوتے ہیں۔ پھر ردّعمل بچوں جیسے ہی ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے ایک طنز بھی کر دیا لیکن حقیقت بھی واضح کر دی۔ اب بھی خدا کرے کہ مسلمانوں کو شرم آجائے۔

یہ لوگ جن کے دین کی آنکھ تو اندھی ہے، جن کو انبیاء کے مقام کا پتہ ہی نہیں ہے، جو حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام کو بھی گرا کر خاموش رہتے ہیں، اُن کو تو مسلمانوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جذبات کا اظہار بچوں کی طرح کا ردّعمل نظر آئے گا۔ لیکن بہرحال جیسا کہ میں نے کہا کہ 2006ء میں بھی مَیں نے توجہ دلائی تھی کہ اس طرف توجہ کریں اور ایک ایسا ٹھوس لائحہ عمل بنائیں کہ آئندہ ایسی بیہودگی کی کسی کو جرأت نہ ہو۔ کاش کہ مسلمان ملک یہ سن لیں اور جو اُن تک پہنچ سکتا ہے تو ہر احمدی کو پہنچانے کی بھی کوشش کرنی چاہئے۔ چار دن کا احتجاج کر کے بیٹھ جانے سے تو یہ مسئلہ حل نہیں ہوگا۔

پھر یہ تجویز بھی ایک جگہ سے آئی تھی، لوگ بھی مختلف تجویزیں دیتے رہتے ہیں کہ دنیا بھر کے مسلمان وکلاء جو ہیں یہ اکٹھے ہو کر پٹیشن (Petition) کریں۔ کاش کہ مسلمان وکلاء جو بین الاقوامی مقام رکھتے ہیں اس بارے میں سوچیں، اس کے امکانات پر یا ممکنات پر غور کریں کہ ہو بھی سکتا ہے کہ نہیں یا کوئی اَور راستہ نکالیں۔ کب تک ایسی بیہودگی کو ہوتا دیکھتے رہیں گے اور اپنے ملکوں میں احتجاج اور توڑ پھوڑ کر کے بیٹھ جائیں گے۔ اس کا اس مغربی دنیا پر تو کوئی اثر نہیں ہوگا یا اُن بنانے والوں پر تو کوئی اثر نہیں ہوگا۔ اگر ان ملکوں میں معصوموں پر حملہ کریں گے یا تھریٹ (Threat) دیں گے یا مارنے کی کوشش کریں گے یا ایمبیسیز پر حملہ کریں گے تو یہ تو اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اسلام اس کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ اس صورت میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر خود اعتراض لگوانے کے مواقع پیدا کر دیں گے۔

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing , Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact: Anas A.Khan, John Thompson ,
Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.

Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel:020 8767 5005
Branch Office :14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch:164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- *24hrs Crime Line: 07533667921*

پس شدت پسندی اس کا جواب نہیں ہے۔ اس کا جواب وہی ہے جو میں بتا آیا ہوں کہ اپنے اعمال کی اصلاح اور اُس نبی پر دُرود وسلام جو انسانیت کا نجات دہندہ ہے۔ اور دنیاوی کوششوں کے لئے مسلمان ممالک کا ایک ہونا۔ مغربی ملکوں میں رہنے والے مسلمانوں کو اپنے ووٹ کی طاقت منوانا۔ بہرحال افرادِ جماعت جہاں جہاں بھی ہیں، اس نہج پر کام کریں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی اس طریق پر چلانے کی کوشش کریں کہ اپنی طاقت، ووٹ کی طاقت جو ان ملکوں میں ہے وہ منواؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے پہلوؤں کو بھی دنیا کے سامنے خوبصورت رنگ میں پیش کریں۔

آج یہ لوگ آزادیٔ اظہار کا شور مچاتے ہیں۔ شور مچاتے ہیں کہ اسلام میں تو آزادیٔ رائے اور بولنے کا اختیار ہی نہیں ہے اور مثالیں آجکل کی مسلمان دنیا کی دیتے ہیں کہ مسلمان ممالک میں وہاں کے لوگوں کو، شہریوں کو آزادی نہیں ملتی۔ اگر نہیں ملتی تو اُن ملکوں کی بدقسمتی ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل نہیں کر رہے۔ اسلامی تعلیم کا تو اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہمیں تو تاریخ میں لوگوں کے بے دھڑک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہونے بلکہ ادب واحترام کو پامال کرنے اور اس کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر اور حوصلے اور برداشت کے ایسے ایسے واقعات ملتے ہیں کہ دنیا میں اس کی کوئی مثال نہیں مل سکتی۔ میں چند مثالیں پیش کرتا ہوں۔ گو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جُودوسخا کے واقعات میں بیان کیا جاتا ہے لیکن یہی واقعات جو ہیں ان میں بیبا کی کی حد کا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حوصلہ کا بھی اظہار ہوتا ہے۔

حضرت جبیرؓ بن مطعم کی یہ روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک بار وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ کے ساتھ اور لوگ بھی تھے۔ آپ حنین سے آ رہے تھے کہ بدوی لوگ آپ سے لپٹ گئے۔ وہ آپ سے مانگتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے آپ کو ببول کے ایک درخت کی طرف ہٹنے کے لئے مجبور کر دیا جس کے کانٹوں میں آپ کی چادر اٹک گئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر گئے اور آپ نے فرمایا میری چادر مجھے دے دو۔ اگر میرے پاس ان جنگلی درختوں کی تعداد کے برابر اونٹ ہوتے تو مَیں اُنہیں تم میں بانٹ دیتا اور پھر تم مجھے بخیل نہ پاتے اور نہ جھوٹا اور نہ بزدل۔ (صحیح البخاری کتاب فرض الخمس باب ماکان النبی ﷺ یعطی المؤلفة قلوبهم و غیرهم......حدیث نمبر 3148)

پھر ایک روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھا اور آپ نے ایک موٹے کنارے والی چادر زیب تن کی ہوئی تھی۔ ایک بدّو نے اس چادر کو اتنے زور سے کھینچا کہ اس کے کناروں کے نشان آپ کی گردن پر پڑ گئے۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے اس مال میں سے جو اس نے آپ کو عنایت فرمایا ہے، میرے ان دو اونٹوں پر لاد دیں کیونکہ آپ مجھے نہ تو اپنے مال میں سے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیں گے۔ پہلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے۔ پھر فرمایا۔ اَلْمَالُ مَالُ اللّٰہِ وَاَنَا عَبْدُہٗ کہ مال تو اللہ ہی کا ہے اور میں اُس کا بندہ ہوں۔ پھر آپؐ نے فرمایا۔ مجھے جو تکلیف پہنچائی ہے اس کا بدلہ تم سے لیا جائے گا۔ اُس بدو نے کہا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تم سے بدلہ کیوں نہیں لیا جائے گا؟ اُس بدو نے کہا اس لئے کہ آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں لیتے۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کے ایک اونٹ پر جَو اور دوسرے پر کھجوریں لاد دی جائیں۔

(الشفاء لقاضی عیاض جزء اول صفحہ 74 الباب الثانی فی تکمیل اللہ تعالیٰ......الفصل و اما الحلم...... دار الکتب العلمیة بیروت 2002ء)

تو یہ وہ صبر و برداشت کا مقام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا اور جو اپنوں سے نہیں دشمنوں سے بھی تھا۔ یہ ہیں وہ اعلیٰ اخلاق ان میں جودوسخا بھی ہے اور صبر و برداشت بھی اور وسعتِ حوصلہ کا اظہار بھی ہے۔ یہ اعتراض کرنے والے جاہل بغیر علم کے اُٹھتے ہیں اور اُس رحمۃ للعالمین پر اعتراض کر دیتے ہیں کہ انہوں نے یہ سختی کی تھی اور فلاں تھا اور فلاں تھا۔

پھر قرآن کریم پر اعتراض ہے۔ یہ بھی سنا ہے کہ اس فلم میں لگایا گیا ہے۔ مَیں نے دیکھی تو نہیں، لیکن مَیں نے یہ لوگوں سے سنا ہے کہ یہ قرآنِ کریم بھی حضرت خدیجہ کے جو چچا زاد بھائی تھے، ورقہ بن نوفل، جن کے پاس حضرت خدیجہؓ آپ کو پہلی وحی کے بعد لے کر گئی تھیں انہوں نے لکھ کر دیا تھا۔ کفار تو آپ کی زندگی میں بھی یہ اعتراض کرتے رہے کہ یہ قرآن جو تم قسطوں میں اتار رہے ہو اگر یہ اللہ کا کلام ہے تو یکدم کیوں نہیں اُترا؟ لیکن یہ بیچارے بالکل ہی بے علم ہیں بلکہ تاریخ سے بھی نابلد۔ بہرحال جو بنانے والے ہیں وہ تو ایسے ہی ہیں لیکن دو پادری جو اُن میں شامل ہیں جو اپنے آپ کو علمی سمجھتے ہیں وہ بھی علمی لحاظ سے بالکل جاہل ہیں۔ ورقہ بن نوفل نے تو یہ کہا تھا کہ کاش میں اُس وقت زندہ ہوتا جب تجھے تیری قوم وطن سے نکالے گی اور کچھ عرصے بعد اُن کی وفات بھی ہو گئی۔

(صحیح البخاری کتاب بدء الوحی باب 3 حدیث نمبر 3)

پھر یہ جو پادری ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تاریخ اور حقائق سے بالکل ہی نابلد ہیں۔ جو مستشرقین ہیں وہ قرآن کے بارے میں اس بحث میں ہمیشہ پڑے رہے کہ یہ سورۃ کہاں اُتری اور وہ سورۃ کہاں اُتری۔ مدینہ میں نازل ہوئی یا مکہ میں؟ اس بات پر بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ اُس نے لکھ کر دے دیا تھا۔ اور قرآن کریم کا تو اپنا چیلنج ہے کہ اگر سمجھتے ہو کہ لکھ کر دے دیا تو پھر اس جیسی ایک سورۃ ہی لا کر دکھاؤ۔

پھر جذبات کے احترام کا سوال پیدا ہوتا ہے تو اس میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی ثانی نہیں۔ باوجود اس علم کے کہ آپ سب نبیوں سے افضل ہیں، یہودی کے جذبات کے احترام کے لئے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو۔ (صحیح البخاری کتاب فی الخصومات باب مایذکر فی الاشخاص و الخصومة...... حدیث نمبر 2411)

غرباء کے جذبات کا خیال ہے اور اُن کے مقام کی اس طرح آپ نے عزت فرمائی کہ ایک دفعہ آپ کے ایک صحابی جو مالدار تھے وہ دوسرے لوگوں پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہے تھے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سن کر فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تمہاری یہ قوت اور طاقت اور تمہارا یہ مال تمہیں اپنے زورِ بازو سے ملے ہیں؟ ایسا ہرگز نہیں ہے۔ تمہاری قومی طاقت اور مال کی طاقت سب غرباء ہی کے ذریعہ سے آتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجهاد و السیر باب من استعان بالضعفاء و الصالحین فی الحرب۔ حدیث 2896)

آزادی کے یہ دعویدار، آج غرباء کے حقوق قائم کرتے ہیں۔ اُن کے حقوق کے تحفظ کیلئے کوشش کرتے ہیں اور یہ اعلان کرتے ہیں لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ کہہ کر یہ حقوق قائم فرما دیئے کہ مزدور کی مزدوری اُس کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے دو۔

(سنن ابن ماجه کتاب الرهون باب اجر الأجراء حدیث نمبر 2443)

پس یہ اُس محسنِ انسانیت کا کہاں کہاں مقابلہ کریں گے۔ بیشمار واقعات ہیں۔ ہر پہلو خُلق کا آپ لے لیں، اس کے اعلیٰ نمونے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں نظر آئیں گے۔

پھر اور نہیں تو یہی الزام لگا دیا کہ نعوذ باللہ آپ کو عورتیں بڑی پسند تھیں۔

شادیوں پر اعتراض کیا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اس کا رد بھی فرمایا۔ اسے پتہ تھا کہ ایسے واقعات ہونے ہیں، ایسے سوال اُٹھنے ہیں تو وہ ایسے حالات پیدا کر دیتا تھا کہ اُن باتوں کا رد بھی سامنے آ گیا۔

اسماء بنت نعمان بن ابی جَون کے بارے میں آتا ہے کہ عرب کی خوبصورت عورتوں میں سے تھیں۔ وہ جب مدینہ آئی ہیں تو عورتوں نے انہیں وہاں جا کر دیکھا تو سب نے تعریف کی کہ ایسی خوبصورت عورت ہم نے زندگی میں نہیں دیکھی۔ اُس کے باپ کی خواہش پر آپ نے اُس سے پانچ صد درہم حق مہر پر نکاح کر لیا۔ جب آپ اُس کے پاس گئے تو اُس نے کہا کہ مَیں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا کہ تم نے ایک بہت عظیم پناہ گاہ کی پناہ طلب کی ہے اور باہر آ گئے اور اپنے ایک صحابی ابو اُسید کو فرمایا کہ اس کو اس کے گھر والوں کے پاس چھوڑ آؤ۔ اور پھر یہ بھی تاریخ میں ہے کہ اس شادی پر اُس کے گھر والے بڑے خوش تھے کہ ہماری بیٹی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عقد میں آئی لیکن واپس آنے پر وہ سخت ناراض ہوئے اور اُسے بہت برا بھلا کہا۔

(ماخوذ از الطبقات الکبریٰ لابن سعد الجزء الثامن صفحہ 319-318 ذکر من تزوج رسول اللہ ﷺ ....../ اسماء بنت النعمان۔ دار احیاء التراث العربی بیروت 1996)

تو یہ وہ عظیم ہستی ہے جس پر گھناؤنے الزام عورت کے حوالے سے لگائے جاتے ہیں۔ جس کا بیویاں کرنا بھی اس لئے تھا کہ خدا تعالیٰ کا حکم تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو لکھا ہے اگر بیویاں نہ ہوتیں، اولاد نہ ہوتی اور جو اولاد کی وجہ سے ابتلا آئے اور جن کا جس طرح اظہار کیا اور پھر جس طرح بیویوں سے حسنِ سلوک ہے، خُلق ہے، یہ کس طرح قائم ہو، اس کے نمونے کس طرح قائم ہو کے ہمیں پتہ چلتے۔ ہر عمل آپ کا خدا کی رضا کے لئے ہوتا تھا۔ (ماخوذ از چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ نمبر 300)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں الزام ہے کہ وہ بہت لاڈلی تھیں اور پھر عمر کے حساب سے بھی بڑی غلط باتیں کی جاتی ہیں۔ لیکن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آپ یہ فرماتے ہیں کہ بعض راتوں میں مَیں ساری رات اپنے خدا کی عبادت کرنا چاہتا ہوں جو مجھے سب سے زیادہ مجھے پیارا ہے۔

(الدر المنثور فی التفسیر بالماثور للامام السیوطی سورة الدخان زیر آیت نمبر 4 جلد 7 صفحہ 350 دار احیاء التراث العربی بیروت 2001ء)

پس جن جن کے دماغوں میں غلاظتیں بھری ہوئی ہوں انہوں نے یہ الزام لگانے ہیں اور لگاتے رہے ہیں، آئندہ بھی شاید وہ ایسی حرکتیں کرتے رہیں، جیسے کہ میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں سے جہنم کو بھرتا رہے گا۔ پس ان لوگوں کو اور ان کی حمایت کرنے والوں کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرنا چاہئے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ وہ اپنے پیاروں کے لئے بڑی غیرت رکھتا ہے۔ (ماخوذ از تریاق القلوب روحانی خزائن جلد 15 صفحہ نمبر 378)

اس زمانے میں اُس نے اپنے مسیح و مہدی کو بھیج کر دنیا کو اصلاح کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لیکن اگر وہ استہزاء اور ظلم سے باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ کی پکڑ بھی بڑی سخت ہے۔ دنیا کے ہر خطے پر آجکل قدرتی آفات آ رہی ہیں۔ ہر طرف تباہی ہے۔ امریکہ میں بھی طوفان آ رہے ہیں اور پہلے سے بڑھ کر آ رہے ہیں۔ معاشی بدحالی بڑھ رہی ہے۔ گلوبل وارمنگ کی وجہ سے آبادیوں کو پانی میں ڈوبنے کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ ان خطرات میں گھری ہوئی ہیں۔ پس ان حد سے بڑھے ہوؤں کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پھیرنے کی ضرورت ہے۔ ان سب باتوں کو خدا تعالیٰ کی طرف توجہ پھیرنے والا ہونا چاہئے نہ کہ اس قسم کی بیہودہ گوئیوں کی

طرف وہ توجہ دیں۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے الٹ ہو رہا ہے۔ حدود سے تجاوز کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ زمانے کا امام تنبیہ کر چکا ہے، کھل کر بتا چکا ہے کہ دنیا نے اگر اُس کی آواز پر کان نہ دھرے تو ان کا ہر قدم دنیا کو تباہی کی طرف لے جانے والا بنائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام جو بار بار دہرانے والا پیغام ہے، اکثر پیش ہوتا ہے، آج پھر مَیں پیش کر دیتا ہوں۔ فرمایا کہ:

''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض اُن میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اُس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اَور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہانتک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اَور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی، کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمّت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر مَیں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدّت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا (بنی اسرائیل:16)۔ اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اُس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اُن سے محفوظ ہے......۔ اے یورپ! تُو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تُو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ مَیں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدّت تک خاموش رہا اور اُس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چُپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سُننے کے ہوں سُنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ مَیں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے......'' فرمایا ''نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اُس سے نہیں ڈرتا وہ مُردہ ہے نہ کہ زندہ''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ نمبر 268-269)

اللہ تعالیٰ دنیا کو بھی عقل دے۔ مکروہ اور ظالمانہ کاموں کے کرنے سے بچیں۔ اور ہمیں بھی اللہ تعالیٰ اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔

مَیں نماز جمعہ کے بعد دو جنازے غائب پڑھاؤں گا۔ اس وقت دو شہداء کے جنازے ہیں۔ پہلے شہید ہیں عزیزم نوید احمد صاحب ابن مکرم ثناء اللہ صاحب جن کو 14 ستمبر 2012ء کو کراچی میں شہید کر دیا گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

نوید احمد صاحب ابن ثناء اللہ صاحب کے خاندان میں سب سے پہلے ان کے دادا عبد الکریم صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ بیعت سے پہلے آپ کا تعلق امرتسر سے تھا مگر بیعت کے بعد آپ کا زیادہ وقت قادیان میں ہی گزرا۔ تقسیم کے بعد پاکستان میں آپ کا خاندان محمود آباد سندھ میں مقیم ہوا۔ پھر 1985ء میں کراچی شفٹ ہو گئے۔ عزیزم نوید احمد کے والد ثناء اللہ صاحب کو 1984ء میں اسیر راہ مولیٰ رہنے کی بھی توفیق ملی۔ واقعہ شہادت اس طرح ہے کہ 14 ستمبر 2012ء کو جمعہ کے دن عزیزم نوید احمد ولد ثناء اللہ صاحب جن کی عمر بائیس سال تھی، اپنے گھر واقعہ حمیرا ٹاؤن حلقہ گلشن جامی کے سامنے اپنے دو غیر از جماعت پٹھان دوستوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ دو نامعلوم افراد موٹر سائیکل پر آئے اور انہوں نے ان تینوں نوجوانوں پر کلاشنکوف اور ریپٹر سے فائرنگ کر دی۔ کلاشنکوف سے نکلی دو گولیاں عزیزم نوید احمد کے پیٹ میں لگیں جبکہ دوسرے دونوں نوجوانوں کو بھی گولیاں لگیں جس سے یہ تینوں زخمی ہو گئے۔ انہیں فوری ہسپتال لے جایا گیا لیکن نوید احمد ہسپتال جاتے ہوئے زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بڑے سادہ مزاج، سادہ طبیعت کے مالک تھے، نرم مزاج تھے۔ نرم خو تھے۔ ہمدرد تھے۔ اطاعت گزار تھے۔ عاجزانہ عادات کے مالک تھے۔ پڑھائی کا شوق تھا لیکن غربت کی وجہ سے مڈل کے بعد پڑھائی نہیں کر سکے۔ اپنے والد کے ساتھ کام کرتے تھے تو پھر اُس کام کے دوران ہی انہوں نے میٹرک کا امتحان بھی پرائیویٹ طور پر پاس کیا۔ اس رمضان میں بھی خود خدام الاحمدیہ کی ڈیوٹی میں اپنے آپ کو پیش کیا۔ اکثر خود پیش کیا کرتے تھے اور بڑے احسن رنگ میں ڈیوٹیاں سرانجام دیتے تھے۔ جہاں یہ کام کرتے تھے، وہاں ساتھی افسران بھی آپ کے اخلاق اور ایمانداری سے بہت متاثر تھے۔ آپ کی نماز جنازہ پر بھی دفتر سے کئی افراد نے شرکت کی۔ نیز آپ کے ادارہ کے مالکان اور اُس کی فیملی کے ممبران آپ کے گھر تعزیت کی غرض سے آئے۔ اُن کے والدین دونوں زندہ ہیں اور دو بھائی ہیں اور دو بہنیں ہیں۔

دوسرا جنازہ مکرم محمد احمد صدیقی صاحب ابن مکرم ریاض احمد صاحب صدیقی شہید کا ہے جن کی اگلے دن ہی 15 ستمبر کو کراچی میں شہادت ہوئی۔ کراچی میں ٹارگٹ کلنگ جو ہے، شہادتیں جو ہیں، بہت زیادہ ہو رہی ہیں۔ اُن کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ کراچی کے احمدیوں کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آجکل سب سے زیادہ ٹارگٹ کر کے جو شہادتیں کی جا رہی ہیں وہ کراچی میں ہیں اور بعض حکومتی اداروں کی طرف سے جو زیادتیاں کی جا رہی ہیں وہ پنجاب میں ہیں۔ بہر حال اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہر احمدی کو محفوظ رکھے۔

محمد احمد صدیقی صاحب شہید کے خاندان کا تعلق کراچی سے ہے۔ آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے بھائی عمران صدیقی صاحب کی بیعت سے ہوا جو 2001ء میں امریکہ میں بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوئے تھے۔ اس کے بعد عمران صدیقی صاحب کی تبلیغ سے آپ کے دیگر دو بھائیوں کی بھی بیعت ہوئی۔ عمیر صدیقی اور رضوان صدیقی۔ اس کے بعد بشمول والدین کے پورا خاندان بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو گیا۔ شہادت کا واقعہ اس طرح ہے کہ 15 ستمبر 2012ء کو ہفتہ کی رات تقریباً بارہ بجے عزیزم محمد احمد صدیقی اپنے بہنوئی مکرم ملک شمس فخری صاحب کے ساتھ اپنے ڈیپارٹمنٹل سٹور ''السلام سپر سٹور'' واقع گلستان جوہر سے موٹر سائیکل پر نکلے۔ ابھی کچھ ہی آگے گئے تھے کہ اُن پر شدید فائرنگ کی گئی جس سے دو گولیاں عزیزم محمد احمد صدیقی صاحب کو لگیں جن میں سے ایک اُن کے دل پر جبکہ دوسری گولی اُن کے کولہے پر لگی اور آپ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ جبکہ آپ کے بہنوئی مکرم شمس فخری صاحب کو اُن کے جسم کے پانچ مختلف حصوں پر پانچ گولیاں لگیں جن میں سے ایک اُن کے دائیں کندھے پر، ایک پیٹ میں اور باقی گولیاں ٹانگوں پر لگیں اور اس وقت آپ آغا خان ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کریں اللہ تعالیٰ صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

شہادت کے وقت شہید مرحوم کی عمر 23 سال تھی اور صرف ایک ہفتہ قبل اُن کا نکاح ہوا تھا۔ شہید مرحوم نے گزشتہ سال ہی ایم بی اے امتحان پاس کیا تھا۔ بہت شریف النفس، معصوم، اطاعت گزار اور خوش اخلاق طبیعت کے مالک تھے۔ کہتے ہیں کہ تیئس سال کا نوجوان نہ صرف خوبصورت شکل وصورت کا مالک تھا بلکہ خوب سیرت بھی تھا۔ ہر وقت چند دعائیں اپنے پاس لکھ کر رکھا کرتے تھے اور اُنہیں پڑھتے رہتے تھے۔ اُن کے بھائی نے کہا کہ ہم میں سے سب سے قابل تھا۔ 7 ستمبر 2012ء کو اس نے اپنے بعض دوستوں کو موبائل پر ایس ایم ایس کیا کہ کراچی کے حالات بہت خراب ہیں، اگر مَیں شہید ہو جاؤں تو میرے لئے دعا کرنا۔

شہید مرحوم کی والدہ نے اس تکلیف دہ واقعہ کے وقت بتایا کہ تعزیت کے لئے آنے والی غیر احمدی رشتہ دار خواتین نے طنزیہ انداز میں کہا کہ آپ نے انجام دیکھ لیا۔ اس پر شہید مرحوم کی والدہ نے اُنہیں جواباً کہا کہ ہم نے اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مسیح کو مانا ہے، ہم کسی سے نہیں ڈرتے۔ مَیں جماعت کی خاطر اپنے نو(9) کے نو(9) بیٹوں کو قربان کرنے کے لئے تیار ہوں۔ اللہ کے فضل سے شہید کے بھائی بہن سب حوصلے میں ہیں۔ شہید مرحوم کے والد صاحب پہلے ہی وفات پا چکے ہیں۔ شہید مرحوم نے لواحقین میں بوڑھی والدہ محترمہ کے علاوہ آٹھ بھائی اور دو بہنیں سوگوار چھوڑی ہیں۔ آپ بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹے تھے۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے۔ ان سب شہداء سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور پیچھے رہنے والوں کو صبر، ہمت اور حوصلہ دے اور پاکستان کے ہر احمدی کی حفاظت فرمائے۔

RASHID & RASHID
Solicitors , Advocates
Immigration Specialists
Commissioners of Oaths

Rashid A. Khan
Solicitor (Principal)

•Asylum & Immigration
•New Point Based System
•Settlement Applications (ILR)
•Post Study Work Visa
•Nationality & Travel Documents
•Human Rights Applications
•High Court of Appeals

قانونی مشاورت
برائے اسائلم

•Switching Visas
•Over Stayers
•Legacy Cases
•Work Permits
•Visa Extensions
•Judicial Reviews
•Tribunal Appeals

HEAD OFFICE
21-23 Tooting High Street , Tooting , London SW17 0SN
(1 minute from Tooting Broadway tube station)
Tel: 02086 720 666   02086 721 738

24 Hours Emergency No:
07878 33 5000 / 0777 4222 062

Same Day Visa Service
Email: law786@live.com

RASHID & RASHID LAW FIRM (SOLICITORS)
SOW THE SEEDS OF LOVE

بقیہ: دورہ حضور انور از صفحہ نمبر 2

ہیں جن میں لکھنے کی صلاحیت ہے۔ یہ ممبرز مطالعہ بھی کرتے ہیں اور لکھنے کے لئے مدد بھی لیتے ہیں۔

۞...... **مہتمم وقارِعمل** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ چھ ریجن میں وقارِعمل ہوئے۔ حضور انور نے فرمایا یہاں مسجد کے علاقے کی صفائی کے لئے بھی وقارِعمل ہونے چاہئیں۔ جہاں جہاں مساجد ہیں، مشن ہاؤسز ہیں، وہاں پر بھی وقارِعمل کیا کریں۔

۞...... **مہتمم تربیت نومبائعین** کو مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آپ کے پاس تربیت کے لئے گزشتہ تین سال کے نومبائعین ہونے چاہئیں۔ یہ خدام نومبائعین آپ کے پاس انصار کے ذریعہ بھی آئیں گے، جماعت کے سیکرٹری تربیت کے ذریعہ بھی آئیں گے۔ آپ نے تمام خدام نومبائعین کو سنبھالنا ہے اور ان کی تربیت کرنی ہے۔

۞...... **مہتمم تربیت** نے بتایا کہ اس وقت 34 نومبائعین ہیں اور ان میں سے دس کے قریب ایسے ہیں جو Attach نہیں ہیں، جن سے رابطہ مشکل ہو رہا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ان کو باقاعدہ اپنے نظام میں لے کر آئیں۔ اس طرح تو کوئی فائدہ نہیں کہ شکار کیا اور اڑا دیا۔ اس طرح پکڑیں کہ آپ کے سدھائے ہوئے پرندے بن جائیں۔ حضور انور نے فرمایا ان کو جماعتی پروگراموں میں Involve کریں۔ کسی نہ کسی طرح ان کو اجتماعوں پر یا دوسرے پروگراموں میں اسسٹنٹ بنا دینا تھا تاکہ انہیں احساس ہوتا کہ وہ جماعت کا حصہ ہیں، خاص طور پر جو لوکل لوگ ہیں، یا ساؤتھ امریکہ سے یا دوسرے ممالک سے آئے ہیں ان کو اپنے ساتھ لگائیں۔

۞...... **مہتمم امور طلباء** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ صرف یونیورسٹی جانے والے طلباء کی تعداد 277 ہے۔ جہاں ہم نے ''احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن'' قائم کردی ہے وہاں باقاعدہ یونیورسٹیز میں سیمینارز منعقد کئے جارہے ہیں۔

حضور انور نے طلباء کی کونسلنگ کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر مہتمم امور طلباء نے بتایا کہ ہائی سکول ختم کرنے کے بعد طلباء کو گائیڈ کیا جاتا ہے کہ ان کے لئے کونسا مضمون اور کونسا فیلڈ بہتر ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان کو بتانا چاہئے کہ کون کون سے اچھے فیلڈ ہیں جن میں جانا چاہئے۔ کون کون سے مضامین ہیں، کس مضمون کے کیا Pros and Cons ہیں۔ اس وقت اس کی مارکیٹ میں کیا اہمیت ہے۔ آئندہ اتنے عرصہ بعد اس کی کیا کیفیت اور ضرورت ہوگی۔

۞...... **مہتمم صنعت وتجارت** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہم Job کی تلاش میں مدد کرتے ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آجکل جو نئے لوگ اسائلم کے لئے آرہے ہیں ان کو کام تلاش کرکے دیں، بجائے اس کے کہ بیٹھے رہیں اور حکومت سے Welfare کھاتے رہیں۔

۞...... **مہتمم صحت جسمانی** نے اپنی رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ رپورٹس کے مطابق دس فیصد خدام ریگولر حصہ لیتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ باقی خدام کو بھی کھیلوں میں شامل کریں۔

۞...... **مہتمم تحریک جدید** سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت فرمایا کیا آپ کو جماعت کی طرف سے کوئی ٹارگٹ ملتا ہے کہ خدام اتنا چندہ اکٹھا کریں اس پر مہتمم موصوف نے بتایا کہ ہمیں جماعت کی طرف سے کوئی ٹارگٹ نہیں ملتا۔ حضور انور نے فرمایا اگر ٹارگٹ دیں تو آپ کے لئے آسانی ہوجائے آپ کو بھی کام کرنے کا موقعہ ملے۔

مہتمم تحریک جدید نے بتایا کہ گزشتہ سال ہم نے دو لاکھ، 32 ہزار 452 ڈالر چندہ اکٹھا کیا تھا۔ تحریک جدید کا کل چندہ 1.3 ملین ڈالر تھا۔

ایک معاون صدر نے حضور انور کے دریافت فرمانے پر بتایا کہ صدر صاحب مجلس جو کام سپرد کریں بجا لاتا ہوں۔

ایک دوسرے معاون صدر نے بتایا کہ خدام آفس کو سنبھالا ہوا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تینوں قائدین علاقہ سے ان کے سپرد علاقہ میں مجالس کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ریجنل قائدین سے ان کے علاقہ کی مجالس کی تجنید کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا قائدین علاقہ جو تجنید بتا رہے ہیں اس میں اور ریجنل قائدین کی تجنید میں فرق ہے۔ اس کو دیکھیں، اس جائزہ سے تو مجھے نظر آرہا ہے کہ قائدین کم بتا رہے ہیں اور مرکز زیادہ بتا رہا ہے۔ بہرحال جہاں بھی فرق ہے آپ کو ٹیلی کرکے ایک جگہ پر آنا چاہئے۔ تجنید کی فگر صحیح ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا جو باتیں میں نے مہتممین سے کی ہیں وہ ان باتوں پر ریجنل قائدین کو اپنی اپنی قیادت میں یا علاقے میں وہاں ان پر عمل کروانا چاہئے، خاص طور پر تربیت، مال، تعلیم یہ خاص شعبے ہیں ان پر بہت توجہ دیں اور لوگوں میں اعتماد پیدا کریں۔

۞...... **مہتمم دعوت الی اللہ** نے بتایا کہ ہمیں حضور انور کا خط ملا تھا جس میں حضور انور نے فرمایا تھا کہ ''خدام الاحمدیہ کینیڈا دعوت الی اللہ کا اچھا کام کر رہی ہے لیکن دعاؤں پر توجہ دیں۔ حضور انور کے اس ارشاد کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم نے تبلیغ کا ایک خاص پروگرام بنایا کہ

40 دنوں میں 40 دیہاتوں میں لگاتار پیغام حق پہنچایا جائے۔ جماعت کا پیغام Leaflets کی صورت میں گھر گھر پہنچایا جائے۔ خدام دورہ کرنے سے ایک دن پہلے نفلی روزہ رکھیں۔ خدام سفر والے دن نماز تہجد کا التزام کریں۔ خدام دورہ کے دوران کم ازکم 100 دفعہ درود شریف کا ورد کریں۔

چنانچہ اس پروگرام کے تحت 40 دیہاتوں میں مسلسل 40 دن تبلیغ کی گئی جس میں 397 خدام نے حصہ لیا۔ 25 ہزار گھروں کا وزٹ کیا گیا اور ہر گھر جا کر لیف لیٹس تقسیم کئے گئے۔ خدام نے مسلسل روزے رکھے اور تہجد پڑھتے رہے۔ 30 اخباروں نے اس بارہ میں خبریں شائع کیں۔ خدام اپنے کاموں اور سکولوں سے چھٹیاں کرکے اس پروگرام میں شامل ہوتے رہے۔ اس پروگرام میں ہمیں پانچ بیعتیں بھی عطا ہوئیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا ماشاءاللہ، اچھی بات ہے آپ نے پانچ بیعتیں حاصل کی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا مَیں آپ کو ایک واقعہ سنا دیتا ہوں۔ شاید آپ نے پہلے ہی سنا ہو۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں لاہور میں مناظرہ تھا۔ اس میں جو ہمارے بزرگ گئے ہوئے تھے انہوں نے بڑی دلیلیں دے کر غیر احمدی مناظرین کا منہ بند کروادیا اور وہ میدان چھوڑ کر دوڑ گئے۔ ہمارے آدمیوں نے اپنا خاص آدمی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس بھیجا کہ جاکر حضور کو خبر دو۔ خیر وہ آدمی پہنچے۔ حضور شاید آرام کر رہے تھے یا کسی تصنیف میں مصروف تھے، حضور نے فرمایا بتادو کیا پیغام ہے تو اس آدمی نے کہا۔ بڑا ضروری پیغام ہے، مَیں نے خود ہی دینا ہے۔ چنانچہ حضور باہر آئے تو سنایا اس طرح مناظرہ ہوا اور ہم نے غیر احمدی مولویوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ بس یہی بات بتانی تھی۔ مَیں سمجھا کہ میرے پاس خبر لاؤ گے کہ ہم نے یورپ فتح کرلیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا بہرحال یہ ٹارگٹ ہے آپ کا، جو مسیح موعود علیہ السلام نے دیا ہے کہ کینیڈا فتح کرنا ہے۔ پانچ بیعتیں ہوئی ہیں الحمد للہ، لیکن میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں آپ کو ایک ٹارگٹ دیا ہے۔ اس میں یہی ہے کہ ہر ایک کو Involve کریں گے تو ہوگا۔

نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ میٹنگ گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔

بعد ازاں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کینیڈا، نیشنل مجلس عاملہ اطفال الاحمدیہ کینیڈا، ریجنل قائدین اور کینیڈا کی کرکٹ ٹیم نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ گروپ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔

کینیڈا کی کرکٹ نے اپنے اس کپ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دستخط کروائے جو انہوں نے امسال 2012ء میں مسرور انٹرنیشنل کرکٹ ٹورنامنٹ لندن میں فائنل میچ جیت کر حاصل کیا تھا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ سب سے قبل مکرم ظہیر احمد باجوہ صاحب نائب امیر جماعت یو ایس اے نے دفتری ملاقات کی اور مختلف امور اور معاملات کے بارہ میں راہنمائی حاصل کی۔

فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج 53 فیملیز کے 185 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں پانچ شہداء کی بھی فیملیز تھیں۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Islington، Wood Bridge، Scarborough، Northyork، Peace Village، New Markeet، Markham، Molton، Toronto East، Ottawa، Kitchner، Ahmadiyya Abode of Peace

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر وعصر جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں 43 فیملیز کے 179 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو حضور انور نے قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں نے اپنے آقا سے چاکلیٹ کا تحفہ پایا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے سات بجے تک جاری رہا۔

یونیورسٹیز کے طلباء کی

حضور انور کے ساتھ ملاقات

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے آئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق یونیورسٹیز (Universities) میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک نشست ہوئی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزم محمد دانیال نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ توصیف احمد نے پیش کیا۔

اس کے بعد حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کا منظوم نعتیہ کلام

بدرگاہِ ذی شانِ خیر الانام
شفیع الوریٰ مرجع خاص و عام

خوش الحانی سے پیش کیا گیا اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزم حارث محمود نے پیش کیا۔

احمدیہ مسلم سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی رپورٹ

بعد ازاں مکرم موعود صاحب نے احمدیہ مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کینیڈا کا ایک جائزہ پیش کرتے ہوئے بتایا کہ اس وقت ہمارے طلباء کی تعداد 1070 ہے۔

جن میں 7 پی ایچ ڈی کے طلباء ہیں اور 30 طلباء ایسے ہیں جو مختلف مضامین میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ 277 طلباء کینیڈا بھر کی مختلف یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور 228 طلباء کینیڈا بھر کے مختلف کالجز میں ہیں۔ باقی طلباء سکولوں میں ہیں۔

اس کے بعد پی ایچ ڈی کرنے والے تین طلباء نے اپنی Presentation دی۔

سب سے پہلے مکرم محمد احسن حاشر صاحب نے بتایا کہ A trix Free Meldi Materials اپنی پی ایچ ڈی کے تعلیم کے دوران ایجاد کئے ہیں۔ ان کے ذریعہ ہم ہر قسم کے نمونے جن میں پیشاب، خون وغیرہ شامل ہیں ٹیسٹ کرسکتے ہیں اور ان میں موجود تمام قسم کے اجزاء کی شناخت کرسکتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کی نہایت قلیل مقدار بھی دریافت کرسکتے ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ یہ ایک ایسی تکنیک ہے جو ایک نیا Material، Nano Particle کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ اس نئی تکنیک سے ہمیں خون یا دوسرے Sample میں موجود تمام اجزاء دریافت کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اس تکنیک کو Commercialize نہیں کیا گیا۔ صرف لیبارٹریز میں ہی استعمال کیا جارہا ہے۔ ہم نے یہ ایجاد یو ایس پیٹنٹ بھی کروادی ہے۔

اس کے بعد پی ایچ ڈی کرنے والے ایک دوسرے طالبعلم عزیزم مرزا طاہر احمد نے اپنی Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ ان کا پراجیکٹ درج ذیل ہے۔

Simultaneous Positioning And Mapping For Unknown Indoor Environment

موصوف نے بتایا کہ وہ پی ایچ ڈی کے پہلے سال میں ہیں اور اس وقت Robotics and Computer Vision Techniques پر کام کر رہے ہیں۔ ایک ایسا Robot بنانے کی کوشش جاری ہے جس کو کسی بھی نامعلوم Unknown or Unexplored جگہ پر چھوڑ دیا جائے اور وہ وہاں کا مکمل نقشہ تیار کرلے۔ کسی جگہ کا نقشہ بنانے کے لئے وہاں کے ماحول کا جائزہ لینا ضروری ہے اور ماحول کا جائزہ لینے کے لئے Navigation ضروری ہے۔ اس طرح کی ضروریات مختلف Fields میں درکار ہیں۔ مثلاً

دنیا میں ایسی کانیں موجود ہیں جو انسانوں کی زندگی کے لئے خطرہ کا موجب ہیں اور اسی وجہ سے ہر سال ہزاروں کان کن ہلاک ہو جاتے ہیں اور اصل وجہ کانوں کے نقشوں کا نہ ہونا یا نامکمل ہونا پائی گئی ہے۔ خاکسار کی ریسرچ ایسی کانوں کے لئے ہے تاکہ Robot کی مدد سے ایسی کانوں کے مکمل نقشے تیار کر لئے جائیں اور کانوں (Mines) میں کام کرنے والوں کے لئے Navigation میں آسانی پیدا ہو سکے۔

ایک تیسرے نوجوان طالبعلم طیب مرزا صاحب نے اپنی Presentation دیتے ہوئے بتایا کہ دو قسم کے مواصلاتی نیٹ ورک ہوتے ہیں۔ وائرڈ (Wired) یا وائرلیس (Wireless)۔ وائرلیس کے مواصلاتی نیٹ ورک میں ایک سے زیادہ Antenna ہوتے ہیں۔ اس پراجیکٹ کا مقصد یہ ہے کہ وائرلیس نیٹ ورک کو وائرڈ نیٹ ورک سے بہتر بنایا جائے اس پراجیکٹ کی ترغیب انسانی جسم کی وجہ سے ملتی ہے۔ جیسے کہ دو آنکھیں مل کر ہماری بینائی کو بہتر بناتی ہیں اور دو کان مل کر ہمیں بہتر سننے میں مدد دیتے ہیں، اسی طرح سے اگر متعدد Antennas استعمال کئے جائیں تو کمیونیکیشن کا لنک (Link) بہتر ہو سکتا ہے۔ ہم اس تکنیک کو استعمال کرتے ہوئے نئے سیلولر نیٹ ورک جیسے کہ 4G ہے، بنا رہے ہیں۔

حضور انور کی ہدایات

اس Presentation کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو جائزہ مختلف مضامین کا آپ نے ایک گراف کی صورت میں پیش کیا ہے اس کے مطابق تو ایک بڑی تعداد بزنس میں جا رہی ہے۔ پھر Engineering اور Sciences میں بھی ہیں۔ Law میں بھی ایک ٹھیک تعداد ہے۔ کمپیوٹرز میں بھی ہیں۔ لیکن Medicine میں بہت کم تعداد ہے۔ میڈیسن میں جانا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا حدیث میں آیا ہے دو بڑے اہم علم ہیں ایک علم الادیان اور دوسرا علم الابدان یعنی ایک دینی امور اور معاملات اور مسائل کا علم اور دوسرا طب اور میڈیسن کا علم، معلوم ہوتا ہے بزنس میں جا کر آپ پیسوں کے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ میڈیسن کی طرف بھی توجہ ہونی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا Astronomy میں کوئی نہیں جا رہا، اس طرف بھی جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ آسمانوں و زمین کی پیدائش، بناوٹ پر غور کرو، اس طرح جیالوجی میں بھی کوئی نہیں ہے یہ مضمون بھی لینا چاہئے۔

بعد ازاں ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جرمنی میں ایک واقف نو بچے کے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ ہم ایسے ڈارون ایولیوشن (Darwin's Evolution) کو نہیں مانتے۔ Evolution کو تو مانتے ہیں لیکن ڈارون ایولیوشن کو نہیں تو حضور اس کی مزید وضاحت فرما دیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا آپ طالبعلم ہیں۔ مَیں نے وضاحت کرنی شروع کی تو جواب بہت لمبا ہو جائے گا۔ میں آپ کو کتاب بتا دیتا ہوں وہ پڑھ لیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی کتاب Revelation Rationality میں پانچواں یا چھٹا Chapter ہے وہ دیکھ لیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے بھی بڑی تفصیل سے اسے بیان کیا ہوا ہے وہ تو خیر آپ نہیں پڑھ سکیں گے۔

حضور انور نے فرمایا Darwin کی جس طرح Theory ہے کہ انسان پہلے بندر تھا اور پھر اس سے انسان بنا۔ خلاصہ اس کا یہی ہے کہ انسان کی جو یہ شکل ہے وہ پہلے نہیں تھا۔

حضور انور نے فرمایا Common تو بہت ساری چیزیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو بتایا ہے کہ تم سبزے سے نکلے ہو۔ Vegetation سے نکلے ہو۔

حضور انور نے فرمایا ڈارون کی اس تھیوری پر گزشتہ دنوں آرٹیکل آتے رہے ہیں۔ کافی لمبی چوڑی بحث چلتی رہی ہے، رسالہ National Geographic میں بھی آرٹیکل آتے رہے ہیں۔ تو وہ Beetle سے شروع کرتا ہے اور کہتا ہے کہ دو Beetles لے لو اور اس سے شکل بناؤ تو ان Beetles سے ڈویلپمنٹ ہوتی ہوتی انسان بن گیا۔ صرف Apes سے بات نہیں بن رہی وہ تو اور پیچھے جا رہا ہے تو Beetles کی بھی تھیوری ہے۔

حضور انور نے فرمایا یہ خود ہی Confused ہیں اس لئے کوئی Apes وغیرہ والی بات نہیں ہے۔ ہر ایک کی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے، بیشک اس کے بعض Genetical Characters ملتے ہوں یا کچھ ملتا ہو۔ لیکن Apes کی اپنی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اور انسان کی اپنی ڈویلپمنٹ ہوئی ہے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ مَیں نے Capitol Hill میں حضور انور کا خطاب سنا تھا۔ Cold World War کے دوران جو Nuclear Threat تھا۔ آج بھی زندہ ہے۔ حضور نے اپنے ایڈریس میں کہا تھا کہ حکومت اپنے معاہدات میں اپنے ذاتی مفادات کو پیش نظر نہ رکھیں۔ تو میرا سوال یہ ہے کہ کیا گورنمنٹ اس لائق ہے کہ وہ ایسا نہ کرے جبکہ وہ تو پولیٹیکل ہیں، مذہبی نہیں ہیں۔

حضور انور نے فرمایا میں نے ایک وارننگ دینی تھی، میرا کام تھا جو مَیں نے کر دیا۔ اب اس کو ماننا یا نہ ماننا ان کا کام ہے۔ لیکن یہ مجھے پتہ ہے کہ White House کا ایک نمائندہ آیا تھا۔ Obama کا بڑا قریبی ہے وہ مجھ سے ملا، اسی طرح آپ کے وزیر اعظم کے منسٹر صاحب بھی مجھے ملے انہوں نے بھی یہ انفارمیشن مجھے پہنچا دی ہے کہ میرے اس خط نے ان لوگوں کو پریشان ضرور کیا ہے۔ مجھے Acknowledge بھی نہیں کیا۔ لیکن سوچ رہے ہیں کہ جواب ضرور دیں گے۔ انہوں نے ایک کمیٹی بٹھائی ہوئی ہے اور سوچ رہے ہیں کہ اتنے مشکل سوال میں ہمیں ڈالا ہے ہم اس سوال کا جواب کس طرح دیں تو یہ بہرحال دونوں سوچ رہے ہیں۔ Obama صاحب کا پیغام بھی مجھے ملا ہے اور Stephen Harper کا بھی پیغام مجھے ملا ہے کہ ہم جواب دیں گے۔ لیکن جواب سوجھ نہیں رہا کہ کیا دیں تو یہ تو پولیٹیکل گورنمنٹ ہیں بات نہیں مانیں گی۔ لیکن جو بات نہیں مانیں گے اس کا Ultimate نتیجہ یہی نکلے گا کہ دنیا کے حالات خراب ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا ہمارا کام وارننگ دینا تھا۔ وہ ہم نے دے دی ہے۔ دنیا میں جو انبیاء آتے ہیں وہ وارننگ ہی دیتے ہیں۔ لوگ ان کی بات نہیں مانتے تو تباہ ہو جاتے ہیں۔ تو اسی کام کو جو نبی کا ہوتا ہے اس کے نمائندوں نے آگے چلانا ہوتا ہے۔ ہم نے تو دنیا کو ہوشیار کرنا ہے نہیں مانتے تو اپنی موت کو آواز دیں گے، نہ کوئی چھوٹا رہے گا نہ بڑا۔ دوسری جنگ عظیم میں تو ایٹم بم صرف امریکہ کے ہاتھ میں تھا اب تو آدھے سے زیادہ پاگل دنیا کے ہاتھ میں ہے۔ تو یہ بڑی خطرناک صورتحال ہے دعا کرو کہ نہ ہو۔

یونیورسٹی کے طلباء کے ساتھ یہ کلاس آٹھ بجکر بیس منٹ پر ختم ہوئی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر طالبعلم کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمایا۔

یونیورسٹیز کی طالبات کے ساتھ نشست

اس کے بعد یونیورسٹیز میں تعلیم حاصل کرنے والی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ نشست ہوئی۔ 207 طالبات اس پروگرام میں شامل ہوئیں۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوا جو عزیزہ فائقہ سیدہ صاحبہ نے کی اور اس کا انگریزی ترجمہ عزیزہ عطیہ مومن صاحبہ نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ تہمینہ راجپوت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ پیش کی اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ Birha زبیری، عائشہ میاں اور عزیزہ Amal یوسف نے مل کر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے موضوع پر Presentation دی۔

اس موضوع پر مضامین پیش کرتے ہوئے طالبات نے مکلم اور غیر مکلم کی اصطلاح استعمال کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ اصطلاح آپ نے کہاں سے لی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہدایت فرمائی کہ ایسی اصطلاحات آپ کو استعمال نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ اس سے لوگ الجھ سکتے ہیں۔ جو معروف اصطلاحات ہیں یعنی تشریعی نبی یا غیر تشریعی نبی، یہی استعمال ہونی چاہئیں کیونکہ ہر ایک ان کو سمجھتا ہے۔

اس Presentation کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا۔

سوال و جواب

۞......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور کی روزمرہ کی روٹین کیا ہوتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا میری روزمرہ کی روٹین تم دیکھ ہی رہی ہو۔ اس سے زیادہ ہی ہوتی ہے کم نہیں ہوتی۔ میری روزمرہ کی روٹین کے بارہ میں خدام الاحمدیہ نے 2008ء میں میرا انٹرویو لیا تھا اور انہوں نے اپنے رسالہ میں چھاپ بھی دیا تھا۔ صبح میں جب بھی نفلوں کے لئے اٹھتا ہوں تو نفلوں کے بعد تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ پھر فجر کی نماز پڑھتا ہوں۔ نفل کی ادائیگی کے بعد میرے پاس اتنا وقت ہوتا ہے کہ میں آدھا سیپارہ قرآن شریف پڑھ لیتا ہوں۔ پھر فجر کی نماز کے لئے آتا ہوں۔ پھر واپس آکر تھوڑی دیر قرآن شریف پڑھتا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر سوتا ہوں۔ پھر جاگ کر ناشتہ کرتا ہوں۔ پھر دفتر چلا جاتا ہوں۔ دفتر میں میری ڈاک میں جو خط ہوتے ہیں وہ دیکھتا ہوں۔ پھر دفتری، Official میٹنگ ہوتی ہیں تین چار گھنٹے وہ چلتی ہیں۔ پھر ظہر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ پھر تھوڑا سا کھانا کھاتا ہوں۔ بیس، پچیس منٹ Nap لیتا ہوں۔ پھر دفتر آجاتا ہوں۔ پھر کچھ پڑھتا ہوں، اگر کوئی ڈاک پڑی ہو تو وہ دیکھتا ہوں۔ پھر عصر کی نماز کا وقت ہو جاتا ہے۔ بعد میں چائے کی ایک پیالی پیتا ہوں۔ پھر جو مختلف مشنوں کی ڈاک آئی ہوتی ہے وہ دیکھتا ہوں۔ اس کے بعد جو کوئی پرائیویٹ لوگ ملنے آتے ہیں، فیملی ملاقاتیں ہوتی ہیں تو ان سے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ ملاقات کرتا ہوں۔ اگر گرمیوں کے لمبے دن ہوں تو پہلے کھانا کھا لیتا ہوں پھر عشاء کی نماز پڑھتا ہوں۔ اس کے بعد پھر دفتری ڈاک دیکھنے کے لئے دوبارہ بیٹھ جاتا ہوں۔ پھر اگر کچھ وقت بچ جائے تو مطالعہ بھی کر لیتا ہوں۔ پھر تھوڑی دیر کے لئے سوتا ہوں۔

۞......ایک طالبہ نے سوال کیا کہ ہم اپنے غیر مذہب والے دوستوں کو کس طرح سمجھائیں کہ پردہ کیوں ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ایک تو یہ بتاؤ کہ ہم نے ایک عہد کیا ہے کہ ہم اس دین پر عمل کرنے والے ہیں جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حکم دیا ہے کہ تم پردہ کرو تاکہ تمہاری جو ایک Sanctity ہے وہ قائم رہے اور تمہیں یہ احساس رہے کہ مَیں نے سوسائٹی میں لڑکوں میں زیادہ Mixup نہیں ہونا اور اپنے درمیان اور لڑکوں کے درمیان ایک Barrier رکھنا ہے۔

حضور انور نے فرمایا یونیورسٹی میں لڑکے اور لڑکیاں پڑھ رہے ہوتے ہیں اور اس میں بعض دفعہ Interaction ہو جاتا ہے، لیکن اس میں صرف جہاں تک تمہاری پڑھائی کا تعلق ہے کوئی بات سمجھنی ہے، کرنی ہے صرف اس حد تک ہونا چاہئے۔ اس کے علاوہ کوئی Free Relationship قائم نہیں ہونا چاہئے۔ دوستی نہیں ہونی چاہئے۔ لڑکیاں دوستی صرف لڑکیوں کے ساتھ کریں۔

حضور انور نے پردہ کے احکامات کے حوالہ سے فرمایا کہ پردہ کے جو احکامات ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس بارہ میں جو ارشادات ہیں۔ اس کی Background ہے۔ پرانے زمانے میں جب پردہ اتنا زیادہ نہیں تھا تو اس وقت ایک مسلمان عورت کسی یہودی کی دکان پر کام کروانے گئی۔ اس وقت باقاعدہ ایسے لباس نہیں ہوتے تھے کہ Undergarments بھی پہنے ہوں۔ اس یہودی نے شرارت سے اس کا کپڑا باندھ دیا تو جب وہ کھڑی ہوئی تو وہ کپڑا اتر گیا۔ اس کے بعد وہاں لڑائی شروع ہوگئی۔ بلکہ قتل بھی ہوگیا۔ تو پھر پردے کے بارہ میں حکم ہوا کہ مسلمان عورت اپنی Sanctity اور Chastity کی حفاظت کرے پس سب سے بہتر یہ ہے کہ تمہارے اور دوسرے لڑکوں کے درمیان ایک فاصلہ ہونا چاہئے۔

دوسرے قرآن کریم میں جہاں حکم آیا ہے کہ پردہ کرو وہاں پہلے مردوں کو حکم ہے کہ تم اپنی نظریں نیچی رکھو اور عورتوں کو گھور گھور کر نہ دیکھا کرو اس کے بعد عورتوں کو حکم آیا کہ تم بھی اپنی نظریں نیچی رکھو اور نہ دیکھو لیکن مردوں کا پھر بھی اعتبار نہیں اس لئے اپنے آپ کو ڈھانپ کر رکھو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے کہ اگر تم مجھے یہ گارنٹی دلوا دو کہ مرد جو ہیں ان کے دماغ اور ذہن بالکل پاک ہوگئے ہیں تو میں کہوں گا کہ اتنی سختی پردے میں نہ کرو لیکن نہیں ہوا گو ہر مرد ایسا نہیں ہوتا لیکن بہت سے لوگ اس طرح کے ہوتے ہیں کہ جب سوسائٹی میں Majority یا ایک خاص تعداد ایسی ہو جس سے نقص پیدا ہوتے ہوں تو بہتر ہے کہ اس سے بچنے کے سامان کئے جائیں تو اس لئے پردہ ہونا ضروری ہے تاکہ آزادانہ تعلقات قائم نہ ہوں۔

حضور انور نے فرمایا ہر مذہب میں پردے کا کہا گیا ہے۔ پرانے زمانے میں عیسائیوں میں جو اچھے خاندان تھے ان میں پردے ہوتے تھے۔ ان کے پرانے لباس دیکھ لو، لمبی Maxi ہوتی تھیں اور بازو کلائیوں تک ہوتے تھے اور سر کے اوپر سکارف ہوتا تھا۔ بائبل میں تو یہ ہے کہ کسی عورت کا سر نظر آجائے تو اس کے بال ہی کاٹ دو، منڈا دو، اس طرح کی سختیاں ہیں جبکہ اسلام نے تو اس طرح کی سختیاں نہیں کیں لیکن اسلام نے عورت کی حیاء کو بہرحال قائم رکھا ہوا ہے اور حیاء کا تصور ہر جگہ ہے اور ہر قوم ہے۔

حضور انور نے فرمایا قرآن کریم میں تم حضرت موسیٰ علیہ السلام کا وہ قصہ پڑھتی ہو کہ جب مدین میں دو لڑکیاں اپنے جانوروں کو پانی پلانا چاہتی تھیں۔ وہاں مرد پانی پلا رہے تھے تو وہ پیچھے ہٹ گئیں۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ

Direct Interaction مردوں کے ساتھ ہو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کیا قصہ ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس طرح ہے، انہوں نے ساری بات بیان کی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان کے جانوروں کو پانی پلایا۔ اس کے بعد قرآن کریم یہ ذکر کرتا ہے کہ جب وہ چلی گئیں تو پھر ان میں سے ایک واپس آئی اور بڑی حیاء سے اپنے آپ کو سنبھالتی ہوئی آئی، کھلی Open ہو کے نہیں آگئی تھی کہ میرا باپ تمہیں بلاتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ سارا قصہ لکھا ہوا ہے تم اسے پڑھو۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ جب گئے تو باپ بھی بڑا ہوشیار تھا۔ اس نے یہ نہیں کہا کہ میری جوان بچیاں بھی گھر میں ہیں تو میں ایک لڑکا گھر میں رکھ لوں کیونکہ یہاں پھر عورت کی Sanctity کا سوال آجاتا ہے۔ اس لئے اس نے کہا کہ تمہیں گھر میں رکھ تو لیتا ہوں اور تمہارے پاس گھر میں رہنے کی جگہ بھی نہیں ہے۔ اس لئے تم میری دو بیٹیوں میں سے ایک بیٹی سے شادی کروتا کہ تمہارے رہنے کا کوئی جواز بن جائے۔ پس اصل چیز یہ ہے کہ پردے میں عورت کی حفاظت کی گئی ہے اور اس کے لئے مرد کو بھی روکا گیا ہے لیکن پھر بھی مرد کی بے اعتباری کی وجہ سے عورت کو کہا گیا ہے کہ تم اپنے آپ کو زیادہ سنبھالو۔

✿......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ واقفات نو جو یونیورسٹی یا کالج سے گریجوایٹ کر رہی ہیں، ابھی 23 یا 24 سال کی ہیں۔ ان کے لئے کوئی ہدایت ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہدایات تو میں اتنی دے چکا ہوں کہ تم ان کو پڑھ لو تو ٹھیک ہے۔ ہدایات یہ ہیں کہ اگر Graduate ہو چکی ہو اور ہوشیار ہو اور آگے پڑھائی Afford کرسکتی ہو اور مضمون بھی ایسا ہے کہ ریسرچ میں جانا ہے یا میڈیسن کرنا ہے یا اسی طرح کا کوئی اور مضمون ہے اور شادی بھی نہیں ہو رہی، رشتہ بھی اچھا نہیں آیا تو پڑھ لو اور اگر Bachelors کرنے کے بعد یا Masters کرنے کے بعد تو پھر پڑھائی کے نام پر نہ بیٹھی رہو بلکہ شادی کروالو۔ دعا کر کے فیصلے کرو۔ اللہ تعالیٰ نے، اسلام نے یہ لڑکی کو اختیار دیا ہے کہ شادی کا فیصلہ خود کرے اور دعا کر کے فیصلہ کرے۔ ماں باپ Impose نہ کریں۔

✿......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کافی ملکوں کے وزرائے اعظم اور صدران مملکت کو خط لکھے تھے تو کیا ان میں سے کسی نے جواب دیا ہے؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان کو جواب آئے گا تو دیں گے۔ مجھے امریکہ میں وہاں فنکشن میں White House کا نمائندہ ملا تھا۔ اسی طرح یہاں کینیڈا کے وزیراعظم کے ایک منسٹر بھی ملنے آئے تھے۔ وائٹ ہاؤس کے نمائندہ نے بتایا تھا کہ Obama صاحب نے اپنی ٹیم کو دیا ہوا ہے کہ اس کا جواب کس طرح دینا ہے کیونکہ یہ بڑا مشکل خط ہے میں نے کہا تھا کہ تم یہ Acknowledge ہی کردو کہ ہمیں مل گیا ہے۔ یہ Courtesy تو دکھاؤ۔ ابھی تک تو اتنی Courtesy بھی Show نہیں کی تو یہ دونوں سوچ رہے ہیں کہ جواب دیں۔ دوسرے، تیسرے ہفتے پیغام مل جاتا ہے کہ ہم جواب دے رہے ہیں تو ابھی ان کا جواب تیار نہیں ہو رہا۔

✿......**ایک طالبہ نے سوال کیا اگر شادی کے بعد لڑکی کی پڑھنے کی خواہش ہو تو کیا اس کی اجازت ہے۔**

حضور انور نے فرمایا اگر شادی کے بعد پڑھنے کی خواہش ہے تو جس سے شادی کر رہی ہیں اس کو پہلے بتا دیں کہ میں نے پڑھنا ہے اس شرط پر شادی کرنے کو تیار ہے تو ٹھیک ہے۔ مگر اس شرط کے ساتھ ایک اچھے رشتے کو ضائع بھی نہیں کرنا چاہئے۔ لیکن یہاں یہ بھی یاد رکھیں کہ تعلیم کے اخراجات یہاں بہت زیادہ ہیں۔ اس میں یہ شرط نہ لگائیں کہ تم نے میرا تعلیم کا خرچ بھی برداشت کرنا ہے۔ پڑھائی کا خرچ خود برداشت کرو۔ یہ نہیں کہ والدین کہہ دیں کہ اچھا چلو اس لڑکی کی شادی کرواؤ اور خرچ اگلے پر ڈال دو۔ یہ درست نہیں۔ اگلے کے ذمہ خرچ نہ ڈالو۔ باہمی افہام و تفہیم کے ساتھ پڑھ سکتی ہو تو ٹھیک ہے۔ اگر شادی سے قبل کوئی شرط نہیں بھی رکھی تو بعد میں بھی باہمی افہام و تفہیم سے پڑھ سکتی ہو۔

حضور انور نے فرمایا بہت سارے پروفیشن ایسے ہیں جیسے میڈیسن، ریسرچ اور ٹیچنگ وغیرہ جس سے دوسروں کا بھی فائدہ ہوتا ہے۔ صرف اپنا فائدہ نہیں دیکھنا۔ دوسروں کا بھی فائدہ دیکھنا ہے۔ اس صورت میں اگر خاوند کو اپنی مزید تعلیم کے حصول کے لئے منالو تو ٹھیک ہے۔

حضور انور نے فرمایا میں نے بہت ساری بچیاں دیکھی ہیں جو ڈاکٹر بنی ہیں۔ انہوں نے میڈیسن کی ہے اور پھر مزید پڑھائی کی اور ریسرچ میں گئی ہیں۔ ان کے تین چار بچے ہوگئے اور وہ اس عمر کو پہنچ گئے کہ اپنے آپ کو سنبھال سکیں یا نانی دادی ان کو سنبھال رہی ہیں، آٹھ دس سال کے ہیں یعنی اس عمر کے ہیں کہ انہیں ماں کی Personal Attendance کی ضرورت نہیں رہتی تو پھر انہوں نے بعد میں باقی پڑھائی کی ہے۔ اگر شوق ہو تو کسی بھی عمر میں پڑھائی ہوسکتی ہے۔ لیکن کسی اچھے رشتے کو ضائع نہ کرو کہ میں نے پڑھنا ہے اور کسی کو دھوکہ دے کر شادی نہ کرو کہ اب تم میرا اخرچہ برداشت کروگے۔

طالبہ نے بتایا میری شادی ہوگئی ہے، بیٹا بھی ہے۔ خاوند بھی میرے مزید پڑھنے پر راضی ہے اور مَیں کمپیوٹر سائنس پڑھنا چاہتی ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا یہ تو کوئی ایسی چیز نہیں ہے۔ صرف پیسے کمانے والی چیز ہے۔ Computer Science میں کوئی ضرورت نہیں کہ ضرور پڑھا جائے۔ ہاں اگر Medicine ہوتی یا Research ہوتی یا کوئی اور چیز ہوتی تو پھر میں کہتا کہ ٹھیک ہے۔

✿......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ میں نے جرنلزم میں Graduation کیا ہے۔ جو لوگ جرنلزم یا میڈیا، خاص طور پر Broadcast کی طرف جا رہے ہیں۔ ان کے بارہ میں حضور انور کیا ہدایت فرمائیں گے؟**

حضور انور نے فرمایا جرنلزم کیا ہے تو اچھی بات ہے، اب لوکل، نیشنل اور انٹرنیشنل سطح پر مختلف رسائل اور اخبارات میں آرٹیکل لکھو اور دین کو Defend کرو، دین کا دفاع کرو اپنا Talent بھی بڑھاؤ۔

حضور انور نے فرمایا یوکے میں، میں نے بہت سی لڑکیوں کو کہا کہ لکھو، اپنے آرٹیکل اور مضامین اخباروں کو بھجواؤ۔ تو پردے پر بہت سی لڑکیوں نے لکھا، حجاب کیوں ضروری ہے، ہم کیوں لیتی ہیں، بڑے اچھے آرٹیکل لکھے ہیں اور پردہ پر اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کروا دیئے ہیں۔ اگر تم بھی ایسے آرٹیکل اپنے Personal Experience سے لکھو تو یہاں بھی اعتراض کرنے والوں کا منہ بند ہو جائے گا۔

وہاں یوکے میں ایک برٹش عورت نے ایک آرٹیکل لکھا تھا اور اس نے یہی کہا تھا کہ ہمارے مرد جو عورتوں کی آزادی کی باتیں کرتے ہیں۔ یہ دراصل ہماری آزادی کی بات کم کرتے ہیں انہیں اس میں اپنی Lust زیادہ نظر آرہی ہے اور ہماری آزادی کم نظر آرہی ہے۔ تو یہ سوچیں اب ان لوگوں میں بھی پیدا ہونی شروع ہوگئی ہیں۔ تو اس طرح ان کی ہی دلیل لے کر اپنے دلائل کو مضبوط بناؤ۔ اس کے بعد ایک تو ان کو جواب مل جائیں گے اور دوسرا ایسی لڑکیوں کا بھی فائدہ ہو جائے گا جو اپنے ساتھی Students کا منہ بند کرواسکتی ہیں۔

✿......**ایک طالبہ نے سوال کیا کہ کیا عورتیں Mix Audience میں اپنی ریسرچ پیش کرسکتی ہیں، اگر وہ صحیح پردہ میں ہیں۔ لیکن زیادہ تر عہدیدار کہتے ہیں کہ ہم نہیں کرسکتیں؟**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر تو آپ نے باقاعدہ ریسرچ کی ہے۔ مثلاً میڈیسن یا دوسری سائنس میں کوئی ریسرچ کی ہے اور یونیورسٹی کے سیمینار میں اپنی Presentation دینی ہے تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ کیونکہ یونیورسٹی میں آپ کے اپنے سیمینار بھی تو ہوتے ہیں۔ آپ اپنے مضمون کے حوالہ سے بھی تو وہاں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ آپ کے Course Work ہوتے ہیں وہ ابھی آپ مختلف لیول پر اپنے ان سیمینارز اور پروگراموں میں پیش کر رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے اپنی کسی ریسرچ پر Presentation دینے میں حرج نہیں ہے۔

یونیورسٹی کی طالبات کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ کلاس نو بجکر پینتیس منٹ پر ختم ہوئی۔ آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طالبات کو قلم اور سکارف عطا فرمائے۔

تقریب آمین

بعدازاں پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت 34 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

درج ذیل خوش نصیب بچوں اور بچیوں نے آمین کی اس تقریب میں شمولیت کی سعادت پائی۔

عزیزہ Adiya شیرین حیات، نمود سحر، عزیزم باسط اے خان، ربی اے طاہر، عدیل احمد، عائشہ صداقت احمد، امۃ الرفیق طارق، علیشاہ نوشین، حسان احمد، Zaima باجوہ، غزالہ مریم، عائشہ فرخ منہاس، عطیۃ الشافی، خاقان کمال احمد، انتصار ملک، Anoosh احمد، عائلہ انور راجہ، علیشاہ انور، مہ نور باجوہ، انصر اے وڑائچ، مسرور اے Rathor، امۃ الرشید Adhan، Waji-ur-Rahman، عائشہ خان، صوفیہ ظفر، Aiza احمد، لبیب اے ناصر، Amal خان، Asmara احمد، رابعہ بٹر، آنسہ مریم، سامعہ علیم، زینب صدیق، تمثیلہ احمد۔

آمین کی تقریب میں شامل ہونے والے یہ بچے اور بچیاں درج ذیل جماعتوں سے آئے تھے۔

Brampton، Rexdale، پیس ویلج، Richmond Hill، Mississauga، Vaughan، South Weston، Woodbridge، Cornwall، Oakville

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں اور نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

15 جولائی 2012ء بروز اتوار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفتری ڈاک اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

جماعتی اداروں کی طالبات کی حضور انور سے ملاقات

پروگرام کے مطابق گیارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایوان طاہر میں تشریف لائے، جہاں عائشہ اکیڈمی، حفظ قرآن، سنڈے سکول اور سمر سکول کی طالبات اور سٹاف ممبرات نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔

عائشہ اکیڈمی کی 17 طالبات، حفظ قرآن کی 12 طالبات، عائشہ اکیڈمی اور حفظ قرآن سکول کی 12 سٹاف ممبرات، سنڈے سکول کی 102 سٹاف ممبرات اور سمر سکول کی 6 سٹاف ممبرات نے اس پروگرام میں شرکت کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد نظم پیش کی گئی۔ بعدازاں حفظ قرآن، عائشہ اکیڈمی، سنڈے سکول اور سمر سکول کا مختصر تعارف کروایا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حفظ قرآن کی بچیوں سے دریافت فرمایا کہ کتنا قرآن کریم حفظ کیا ہے؟ اس پر ان کی ٹیچر نے عرض کیا کہ سکول ابھی چونکہ 4 جون سے شروع ہوا ہے اس لئے بچیوں نے ابھی آخری پندرہ سورتیں حفظ کی ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے عائشہ اکیڈمی کی طالبات سے ان کے مضامین کے بارہ میں دریافت فرمایا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف موضوعات پر اقتباسات پڑھیں۔ حضور انور نے Essence of Islam پڑھنے کی تلقین فرمائی۔

بعدازاں سنڈے سکول کی پرنسپل نے سنڈے سکول کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ اس وقت کینیڈا میں سات سنڈے سکول کام کر رہے ہیں۔ جس میں سے کیلگری کے علاوہ باقی مقامات کی ٹیچرز کلاس میں موجود ہیں جو کہ پانچ سال سے لے کر پندرہ سال تک کے تقریباً 1500 لڑکے لڑکیوں کو مقررہ نصاب پڑھاتی ہیں۔

سوال و جواب

اس کے بعد طالبات کے سوالات پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ پس عورتوں کی تربیت بہت ضروری ہے۔ **عائشہ اکیڈمی میں جماعت کی کم ازکم 25 فیصد خواتین تعلیم حاصل کریں۔** حضور انور نے عائشہ اکیڈمی کی طالبات کو پردے کا معیار ہر جگہ قائم رکھنے کی تاکید فرمائی اور اس مادی دنیا سے متاثر ہوئے بغیر اپنا اسلامی معیار قائم رکھتے ہوئے زندگی گزارنے کی تاکید فرمائی۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

بعدازاں پروگرام کے مطابق درج ذیل 33 شعبہ جات نے باری باری مختلف گروپس کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

شعبہ MTA، شعبہ نمائش، تبلیغ، Reception، Volunteer Pool، سٹیج سیٹ اپ اینڈ وائنڈ اپ، شعبہ آڈیو، پریذیڈنٹس اینڈ ریجنل امراء، میڈیا ٹیم، فوٹوگرافرز اور جلسہ گاہ ایڈمنسٹریشن، شعبہ مہمان نوازی جلسہ گاہ، شعبہ مہمان نوازی بیت الاسلام، شعبہ پانی اور چائے سپلائی، شعبہ ٹیلیفون، فرسٹ ایڈ، ہومیوپیتھی، فوڈ سٹالز وغیرہ، شعبہ تربیت، رپورٹنگ۔ شعبہ مہمان نوازی خاص مہمان VIP

Guest، شعبہ لجنہ Coordination وصفائی، شعبہ سٹور، انسپیکشن ، مال، عمومی، شعبہ لنگر خانہ نمبر 5,3,2,1، شعبہ سپلائی اجناس و گوشت و بجلی وغیرہ، شعبہ رجسٹریشن، استقبال، ٹرانسپورٹ، مکانات، رہائش۔

شعبہ سیکیورٹی پیس ویلج، شعبہ آفس ایڈمنسٹریشن، شعبہ حفاظت خاص، سیکیورٹی لنگر خانہ، سیکیورٹی جلسہ گاہ مردانہ، سیکیورٹی لوائے احمدیت، شعبہ ریفریشمنٹ، سیکیورٹی جلسہ گاہ زنانہ، شعبہ عمومی، شعبہ پارکنگ جلسہ گاہ۔

فیملی ملاقاتیں

تصاویر کے اس پروگرام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 41 فیملیز کے 175 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

،Calgary ،Peace Village ،Burlington ،Edmonton ،London Ontario ،Kingston Ahmadiyya Abode of ،Maple ،Islington Mississauga ،Markham ،Peace۔ اس کے علاوہ پاکستان سے آنے والے دو افراد نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔

ہر ایک نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء اور طالبات کو ازراہ شفقت قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام دوپہر دو بجکر پچیس منٹ تک جاری رہا۔

ہیومینیٹی فرسٹ کے نئے دفتر کا افتتاح

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے آفس کی نئی عمارت کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔

یہ دو منزلہ نئی عمارت Humanity First کینیڈا نے مسجد بیت الاسلام سے 10 کلومیٹر کے فاصلہ پر Concord کے علاقہ میں حاصل کی ہے۔ قریباً دو بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں تشریف لائے، ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے چیئرمین ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عمارت کی دیوار پر نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور نے Guest Book پر دستخط فرمائے اور تحریر فرمایا۔

May Allah help you serve humanity selflessly and without any discrimination.

(اللہ تعالیٰ آپ کو بے غرض ہو کر بغیر کسی تخصیص کے انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔)

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس عمارت کے مختلف حصوں کا معائنہ فرمایا۔ اس نئی عمارت میں ہیومینیٹی فرسٹ کا مرکزی دفتر، Food Bank اور ٹریننگ سنٹر موجود ہے۔ یہ Food Bank تقریباً ہر ماہ 1300 افراد کو کھانا پہنچاتا ہے۔ اس عمارت میں Counseling، Finance، Administration اور Marketing Board Room بھی شامل ہیں۔

معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ کھانے کی اشیاء کی میعاد ختم ہونے سے پہلے Shelter والوں کو عطیہ دے دیا کریں تا کہ یہ ضائع ہونے سے بچ جائیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے Disaster Response میں زیر استعمال چیزوں کا معائنہ فرمایا۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عمارت کی دوسری منزل پر تشریف لے گئے۔

دوسری منزل پر واقع ٹریننگ سنٹر کے اندر ایک بڑا Auditorium موجود ہے جسے Partition Wall کے ذریعہ کسی بھی وقت چار کلاس روم میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسری منزل کا بھی معائنہ فرمایا۔ یہاں ایک بڑے ہال میں ہیومینیٹی فرسٹ کے کارکنان، جماعتی عہدیداران اور مہمان وغیرہ بیٹھے ہوئے تھے اور ایک علیحدہ حصہ میں خواتین کارکنات تھیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خواتین کارکنات کو بھی شرف ملاقات بخشا اور سبھی نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مرد کارکنان کی طرف تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامیہ سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ چیئرمین صاحب نے بتایا کہ یہاں اس ہال میں پارٹیشن کر کے کلاس روم بنائے جائیں گے اور کمپیوٹر کی فری ٹریننگ دی جائے گی۔ چار کلاس روم بنائے جائیں گے، جہاں طلباء اور سوشل ورکر آکر ٹریننگ حاصل کریں گے۔

چیئرمین صاحب نے بتایا کہ مالی (Mali) اور نائیجر (Niger) میں ہم سکول بنانے پر کام شروع کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ خیال نہیں ہونا چاہئے کہ ہیومینیٹی فرسٹ جماعت کے تحت نہیں ہے۔ ایک دفعہ پیغام آیا تھا کہ بعض آرگنائزیشن اعتراض کرتی ہیں۔ پھر جو اعتراض کرتی ہیں ان سے مدد نہ لیں۔ ہیومینیٹی فرسٹ تو جماعت کے ساتھ ہی رہے گی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کے بیرونی حصہ میں ایک پودا لگایا۔ جس کے بعد ہیومینیٹی فرسٹ کینیڈا کے کارکنان نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ تین بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یہاں سے روانہ ہوئے اور تین بجکر بیس منٹ پر اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چھ بجے بیت الاسلام میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عزیزہ عفیفہ رفعت بنت مکرم سید طارق احمد شاہ صاحب اور عزیزم احیاء الدین ابن مکرم ڈاکٹر ظہیر الدین منصور صاحب کے نکاح کا اعلان فرمایا:۔

خطبۂ نکاح

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور خطبہ نکاح کی مسنون آیات کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ عفیفہ نکہت بنت مکرم سید طارق احمد صاحب کا ہے جو عزیزم احیاء الدین احمد ابن مکرم ظہیر الدین منصور احمد صاحب کے ساتھ طے پایا ہے۔ عزیزہ عفیفہ نکہت سید طارق احمد صاحب کی بیٹی ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے ہیں اور یہیں رہتے ہیں۔ اس طرح عزیزہ عفیفہ رفعت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پڑنواسی ہیں اور ددھیال کی طرف سے بھی یہ حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب جو سیدہ ام طاہر کے بھائی تھے ان کی پڑپوتی ہیں۔

اسی طرح عزیزم احیاء الدین، ڈاکٹر ظہیر الدین منصور کے بیٹے ہیں جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے نواسے ہیں اور عزیزم ظہیر الدین منصور کی والدہ، ہماری خالہ، حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی نواسی بھی ہیں۔ اس طرح یہ رشتہ جو ہے اس کا آگے تعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ دونوں سے ملتا ہے۔ احیاء الدین کا ددھیال کی طرف سے بھی اور پھر ننھیال کی طرف سے بھی، یہ حضرت سیدہ ام طاہر کے بھانجے کے نواسے ہیں۔ بہر حال ڈاکٹر سید عبد الستار شاہ صاحب سے دونوں خاندانوں کا ننھیالی رشتہ اور ایک خاندان کا ددھیالی رشتہ ملتا ہے۔ اس لحاظ سے ان دونوں رشتوں کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔

رشتوں میں ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کی طرف توجہ دلائی ہے، وہ رشتے جن کا تعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ساتھ ہے ان کو دوسروں سے زیادہ اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔ تقویٰ پر چلنے کی ضرورت ہے اور تقویٰ کے راستوں کی تلاش کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام تو پورا فرمایا جس میں روحانی نسل کے ساتھ جسمانی نسل کی بھی دنیا میں پھیلنے کی پیشگوئی تھی۔ لیکن اس الہام کو حقیقت میں پورا کرنے والے وہ ہوں گے جو اپنے اس مقام کو بھی یاد رکھیں گے۔ اپنی اس خوش نصیبی کو بھی یاد رکھیں گے کہ روحانی اولاد کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ان کا جسمانی رشتہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جوڑا ہے۔ اگر صرف دنیا داری میں پڑ گئے اور صرف دنیا مدنظر رہی تو پھر اس الہام کو پورا کرنے والے نہیں ہوں گے۔ الہام تو ان کے لئے تھا جو دنیا میں پھیلیں گے اور پھر اس مشن کو پورا کرنے والے ہوں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لے کر آئے تھے۔ مَیں اس خوشی کے موقع پر اور نکاح کے موقع پر لڑکے اور لڑکی کے خاندانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اپنی آئندہ زندگی میں دنیا کے بجائے دین کو پیش نظر رکھیں اور ہر کام چاہے وہ دنیاوی ہو اس میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کو مدنظر رکھیں اور اسی طرح آپس کے تعلقات میں بھی ایک مثال بنیں۔ ایک دوسرے کا خیال رکھنے والے ہوں اور ایک دوسرے کا حق ادا کرنے والے ہوں تا کہ دوسروں کی بھی اور ماحول کی بھی انگلیاں نہ اٹھیں کہ یہ لوگ اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے منسوب تو کرتے ہیں لیکن ان کی حرکتیں وہ نہیں ہیں۔

اللہ کے فضل سے دونوں خاندان باوجود ان ملکوں میں رہنے کے دین سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ڈاکٹر ظہیر الدین منصور امریکہ میں رہتے ہیں اور سید طارق احمد کینیڈا میں رہتے ہیں۔ دونوں بچے یہاں پہلے بڑھے ہیں اور دونوں خاندانوں کا دین سے بھی تعلق ہے۔ بچی تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت زیادہ دین سے تعلق رکھنے والی ہے اور لڑکا بھی مختلف وقتوں میں، جب سے میں یہاں آیا ہوں، ڈیوٹیاں بھی دیتا رہا۔ اللہ کرے اس روح کو یہ لوگ قائم کرنے والے ہوں اور یہ رشتہ جو قائم ہو رہا ہے یہ اگلی نسلوں میں بھی ان لوگوں کو پیدا کرنے والا ہو جو دین کو قائم کرنے والے ہیں۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور آخر پر دعا کروائی۔

فیملی ملاقاتیں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

آج شام کے اس سیشن میں مجموعی طور پر 68 خاندانوں کے 283 افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان سبھی فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔ Calgary، پیس ویلج، ،Mississauga ،Maple ،London Toronto ،Islington ،Edmonton ، Markham Burlington ،Kingston۔ اس کے علاوہ پاکستان اور UAE سے آنے والے بعض افراد نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے گئے اور نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم مبارک نذیر صاحب مبلغ انچارج کینیڈا نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت سے ایک نکاح کا اعلان فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

عزیزہ فائزہ حسن ملک صاحبہ بنت مکرم ملک رضوان احمد صاحب کا نکاح عزیزم شجاعت جاوید صاحب ابن مکرم جاوید منیر تبسم صاحب کے ساتھ طے پایا۔ ایجاب و قبول کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دعا کروائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

16 جولائی 2012ء بروز سوموار

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چار بجکر پینتالیس منٹ پر مسجد بیت الاسلام تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

صوبہ اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

آج پروگرام کے مطابق صوبہ Ontario کے وزیر اعلیٰ (Hon. Dalton (Premier of Ontario McGuinty نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا تھا۔

اس تقریب (Reception) کا اہتمام مسجد بیت الاسلام سے قریباً دس کلومیٹر پر واقع Woodbridge کے علاقہ میں Paramount Conference and Event Venue میں کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیارہ بجکر پانچ منٹ پر اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور اس تقریب میں شرکت کے لئے روانگی ہوئی۔

گیارہ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی پیراماؤنٹ کانفرنس ہال میں تشریف آوری ہوئی۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو وزیر اعلیٰ اونٹاریو Hon. Dalton McGuinty اور منسٹر آف سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن Hon. Sousa Charles نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا

استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک Lobby میں تشریف لے آئے جہاں میڈیا کے فوٹوگرافر اور نمائندے موجود تھے۔ وزیراعلیٰ اور وزیر امیگریشن نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوائی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد سے قبل ہی صوبہ Ontario کے مختلف حکومتی شعبوں سے تعلق رکھنے والے حکام اور دیگر مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

جونہی حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال میں داخل ہوئے۔ تمام مہمانوں نے کھڑے ہوکر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا۔

اس کے بعد باقاعدہ آج کی اس استقبالیہ تقریب کا آغاز ہوا۔

منسٹر آف سٹیزن شپ کے تعارفی کلمات

اس تقریب کے آغاز میں آنریبل Charles Sousa جو کہ منسٹر آف سٹیزن شپ اینڈ امیگریشن ہیں نے تعارفی کلمات کہے۔

انہوں نے سب سے پہلے السلام علیکم کہا۔ اس کے بعد کہا: آج کی اس دعوت میں شامل ہونے پر مَیں آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ حضورانور کو وزیراعلیٰ اور اپنے دیگر ساتھیوں کی طرف سے خصوصی طور پر خوش آمدید کہتا ہوں۔ آج آپ کو اپنے درمیان پاکر ہمیں فخر ہے۔ آپ نے اپنے دورہ کے دوران جو حکمت کی باتیں اور اپنے مذہب کے بارے میں ہمیں بتایا ہے اس پر بھی آپ کے شکرگزار ہیں۔

اس کے علاوہ آج ہمارے ساتھ شفیق قادری MPP، عامر مانگٹ، رضا مریدی، ٹورانٹو پولیس کے چیف Phil Blair اور Vaughan کے میئر His Worship Maurizio Bevilacqua ہمارے درمیان موجود ہیں۔

گزشتہ ہفتہ مجھے مسی ساگا (Mississauga) میں ہونے والے سالانہ جلسہ پر کچھ کہنے کا موقع ملا جو کہ میرے لئے انتہائی خوشگوار تجربہ تھا۔ جلسہ کے اس تجربہ سے بہت فائدہ ہوا۔ یہ جلسہ اس کمیونٹی کے لوگوں کو اپنے ایمانوں کو تازہ کرنے اور روحانیت میں ترقی کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ کینیڈا میں ہمیں اپنی مرضی کے مطابق عبادات بجالانے کی آزادی حاصل ہے اور ہم دوسروں کے عقائد کی عزت کرتے ہیں۔ مذہبی آزادی اور ایک دوسرے کے مذہب کی عزت کرنے کی وجہ سے اونٹاریو کا شمار اس دنیا میں رہنے کے اعتبار سے بہترین جگہوں میں سے ہوتا ہے۔ اونٹاریو میں وہ امن وامان دیکھنے کو ملتا ہے جو دنیا کے دیگر ممالک میں نہیں ہے۔ ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور احمدیہ مسلم کمیونٹی کی بین المذاہب ہم آہنگی پیدا کرنے کی کوششیں بھی قابل تحسین ہیں۔ ایک ساتھ رہنے کے لئے ایک دوسرے کو سمجھنا اور ایک دوسرے کے عقائد کو سمجھنا نہایت ضروری ہے۔ ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘

اس کے بعد انہوں نے اونٹاریو کے وزیراعلیٰ Dalton McGuinty کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی۔

صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ کا خطاب

Dalton McGuinty جو کہ صوبہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ ہیں نے اپنی تقریر کے آغاز میں السلام علیکم کے الفاظ کہے اور کہا:

مَیں حضورانور کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں اور دیگر مہمانان خصوصی کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج آپ لوگوں کے ساتھ مل کر مجھے بہت خوشی محسوس ہورہی ہے۔

صوبہ اونٹاریو کے ترقیاتی منصوبہ جات میں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے کی جانے والی امداد پر بھی مَیں شکرگزار ہوں۔ جماعت نے Vaughan ہسپتال کے لئے بھی فنڈز اکٹھے کئے نیز خون کے عطیات کے ذریعہ بھی مدد کی۔ اس کے علاوہ جماعت کا کینیڈا ڈے کی تقریبات میں بھرپور شرکت کرنے پر مجھے فخر ہے اور اب طاہر ہال اس میں ایک عمدہ اضافہ ہے۔ مَیں اپنے ایک دوست Greg Sorbara جو کہ اس وقت اٹلی گئے ہوئے ہیں کی طرف سے بھی آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ Greg کو جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے تیس برس ہوگئے ہیں۔ ان کو سرظفراللہ خان ایوارڈ بھی دیا گیا تھا جس پر وہ بہت فخر محسوس کرتے ہیں۔

مَیں عزت مآب حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کی اونٹاریو میں ایک مرتبہ پھر آمد پر ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ قبل ازیں مجھے 2008ء میں بھی حضورانور سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ہم آپ کی ایک بار پھر تشریف آوری پر بہت مشکور ہیں۔ محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں جیسی اعلیٰ اقدار کو فروغ دینے کے جذبہ پر بھی آپ کے مشکور ہیں اور اس وجہ سے آپ کی کمیونٹی ہمارے صوبہ میں ایک اہمیت رکھتی ہے۔

صدسالہ خلافت جوبلی کی تقریبات کے موقع پر حضور نے فرمایا تھا: ’’بطور انسان ہونے کے ہم سب برابر ہیں۔ افریقہ میں رہنے والے شخص کے بھی ویسے ہی جذبات ہیں جیسے یورپ، امریکہ یا دنیا کے کسی اور علاقہ میں رہنے والے کے ہوتے ہیں اور حقیقی امن اور سکون تب ہی غالب آسکتا ہے جب ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھا جائے‘‘۔ یہ بات ہمارے لئے ایک معنی رکھتی ہے اور قابل غور ہے۔ کیونکہ ہم دل سے مانتے ہیں کہ یہ بات سچی ہے۔ جب مَیں اپنے صوبہ کی طرف سے دوسرے علاقوں میں جاتا ہوں تو مَیں آپس میں موجود اختلافات کو نہیں دیکھتا بلکہ ان جذبات کو دیکھتا ہوں جو بطور انسان ہونے کے ہم سب میں یکساں طور پر موجود ہیں۔

حضور! اگر اونٹاریو میں سو گھروں کے دروازوں پر دستک دیں۔ یا پھر جنوبی ایشیا، افریقہ، یورپ یا کرہ ارض پر کہیں بھی چلے جائیں اور لوگوں سے پوچھیں کہ آپ اپنے لئے اور اپنے خاندان کے لئے کیا چاہتے ہیں تو سب کا جواب یہی ہوگا کہ ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم کے لئے اچھے سکولوں کی ضرورت ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی بیمار ہوجاتا ہے تو اس کے لئے بہترین طبی سہولتوں کی ضرورت ہے۔ ہمیں ایک پُرامن اور پُرسکون معاشرہ کی ضرورت ہے جہاں ہم آزادانہ طور پر اپنی روایات، ثقافت اور مذہب پر عمل پیرا ہوسکیں اور ہمیں ایک مضبوط مالی نظام چاہئے جو ہمارے لئے نوکریوں کے مواقع پیدا کرے تاہم اپنے خاندانوں کی دیکھ بھال کرسکیں۔

میرے دوستو! یہ ضروریات ہر جگہ ایک سی ہیں اور ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم امن اور سکون سے اونٹاریو میں رہ رہے ہیں جہاں ہم ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرتے ہیں، ایک دوسرے کے جذبات کا خیال رکھتے ہیں۔ ہم اونٹاریو میں ہر زبان بولتے ہیں اور ہر کلچر کو سمجھتے ہیں اور ہمارا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ ان سب باتوں سے صرف ہمارا صوبہ ہی ترقی نہیں کررہا بلکہ وہ جذبات جو کہ دائرہ انسانیت میں قدرے مشترک ہیں ان پر غور کرکے ہم اپنے ملک کے علاوہ باقی دنیا سے بھی اچھے تعلقات بنارہے ہیں۔

ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمارے پاس احمدیہ مسلم کمیونٹی موجود ہے جو کہ حضور کی قیادت میں انسانیت کی خاطر امن، انصاف، برابری، عزت واحترام اور ہم آہنگی جیسی اقدار کو فروغ دینے کے لئے کام کررہی ہے۔

ہم مستقبل قریب میں احمدیہ انٹرنیشنل پیس کانفرنس کا انعقاد کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ نیز مَیں حضور سے یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اونٹاریو میں جماعت کا انٹرنیشنل جلسہ سالانہ کا انعقاد کروائیں اور ہماری طرف سے پورا تعاون حاصل ہوگا۔ مجھے امید ہے کہ ہم اونٹاریو میں قیام امن کے لئے اور اپنے بچوں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے روشن مستقبل کے لئے مل جل کر کام کرسکتے ہیں۔

حضور! اونٹاریو صوبہ کے 13.2 ملین لوگوں کے دلوں میں آپ کے لئے عزت واحترام ہے۔ اب مَیں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ ہمیں اپنی قیمتی نصائح سے نوازیں۔

حضورانور ایدہ اللہ کا خطاب

معزز وزیراعلیٰ اور دیگر مہمانان خصوصی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

سب سے پہلے تو مَیں محترم وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے اس تقریب کا اہتمام کیا اور مجھے بولنے کا موقع دیا۔

مجھے جب نیشنل امیر صاحب نے بتایا کہ اونٹاریو کے وزیراعلیٰ ایک تقریب منعقد کرنا چاہتے ہیں تو پہلے میرے ذہن میں آیا کہ مَیں ان سے دلی طور پر معذرت کرلوں کیونکہ کینیڈا جماعت نے پہلے سے ہی میرا شیڈول کافی مصروف رکھا تھا۔ لیکن پھر مجھے خیال آیا کہ ہماری جماعت کے مقامی لوگوں اور راہنما طبقہ کے ساتھ اچھے تعلقات ہیں بالخصوص راہنما طبقہ ان تعلقات کا مثبت ردعمل دکھاتا ہے اور اسی وجہ سے مجھے دعوت دی گئی ہے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ جب کسی قوم کے معزز لوگ آپ کی طرف قدم بڑھائیں تو اسے رد نہ کیا جائے۔ درحقیقت اسلام تو یہ تعلیم دیتا ہے کہ دوستی کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ کبھی مت ٹھکرائیں۔ لہٰذا اگر کسی ملک کی نمایاں شخصیات ایسے اقدام اٹھاتی ہیں تو ان کی لازمی قدر کرنی چاہئے۔ پس ان ساری باتوں کی وجہ سے مجھے اپنی سوچ کو تبدیل کرنا پڑا اور اونٹاریو کے معزز ومحترم وزیراعلیٰ کی طرف سے دی گئی پُرخلوص دعوت کو قبول کیا۔ اگر مَیں ایسا نہ کرتا تو میری مثال اس شخص کی سی ہوتی جو کسی کے گھر جاتا ہے اور میزبان کو ملے بغیر اور اس کی اجازت کے بغیر سیدھا باورچی خانہ پہنچ جاتا ہے اور وہاں سے رخصت ہونے سے پہلے خوب فائدہ اٹھاتا ہے۔ یقیناً ایسا رویہ نامناسب اور شرمندگی کا باعث ہے اور جب میزبان آپ کو پوری توجہ دے رہا ہو اور آپ کی پوری تواضع کررہا ہو تو پھر اس وقت اس قسم کی اخلاقی کمیاں مزید واضح ہوجاتی ہیں۔

ان سب باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنی مصروفیات کے باوجود مَیں نے اس تقریب میں شمولیت کو لازمی سمجھا اور دوستی کے ہاتھ کو ٹھکرا نہ سکا۔ ویسے بھی یہ فعل ناشکری اور شرمندگی کا باعث ہے بالخصوص جب گھر کے مالک نے کھلے دل کے ساتھ اپنے گھر کے دروازے کھول دیئے ہوں اور ایسی مہذب اور پُرخلوص دعوت کو ٹھکرانا یقیناً ایک بڑی غلطی ہوتی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایک طرف احمدی دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اعلیٰ اخلاقی اقدار کا مظاہرہ کرنے والے ہیں تو دوسری طرف پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ دوستی کا جواب دوستی سے اور محبت کا جواب محبت سے نہ دیں اور مجھ پر اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرنے کی ذمہ داری دوسروں کی نسبت زیادہ ہے کیونکہ مجھ پر فرض ہے کہ مَیں دوسرے احمدیوں کے لئے نمونہ بنوں۔ اگر میرے اعمال ہی اپنی تعلیمات کے متضاد ہوں گے اور دوسروں کے لئے محض نصیحتیں ہی ہوں گی تو پھر ایسی تعلیمات کی کوئی وقعت نہ رہے گی اور ہم خداتعالیٰ کی برکات حاصل کرنے والے نہ ہوں گے۔

ان تمام باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے مَیں دل کی گہرائی سے وزیراعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے انتہائی شفقت کے ساتھ مجھے اس ملک میں خوش آمدید کہنے کے لئے اس تقریب کا اہتمام کیا۔ یقیناً یہ آپ کی اعلیٰ ظرفی اور خوش خلقی ہے۔ جو میں آپ کا شکریہ ادا کررہا ہوں یہ میرے ایمان کا بھی حصہ ہے کیونکہ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا ہے کہ جو انسان کی ناشکری کرتا ہے وہ گویا خداتعالیٰ کی ناشکری کررہا ہے۔ بطور ایک مذہبی انسان ہونے کے جو یقین رکھتا ہو کہ اس کا ہر فعل خداتعالیٰ کے انعامات اور رضا حاصل کرنے کے لئے ہے اور جو یقین رکھتا ہو کہ خداتعالیٰ کے انعامات کا کوئی متبادل نہیں ہے مجھ پر فرض ہے کہ مَیں خلق اللہ کے اچھے کاموں اور اعلیٰ اخلاقی اقدار کو سراہوں۔

چند دن قبل کینیڈا میں ہی ہونے والی ایک تقریب کے دوران مَیں نے کہا تھا کہ یہ کینیڈین لوگ ہی ہیں جنہوں نے ہمیشہ مجھ سے تعلق بڑھانے میں پہل کی اور یہ چیز ان لوگوں کی اعلیٰ اخلاقی اقدار کی عکاسی کرتی ہے۔ تاہم مَیں یہ بھی کہوں گا کہ **احمدیہ مسلم جماعت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب بھی ہم دوستی کا ہاتھ تھامتے ہیں تو پھر اس دوستی کو نبھانے کے لئے ہر کوشش کرتے ہیں اور اس ہاتھ کو کبھی واپس نہیں جانے دیتے۔** لہٰذا مجھے یقین ہے کہ مستقبل میں ہمارے تعلقات مثبت رنگ میں بڑھتے رہیں گے۔

جیسا کہ مَیں پہلے اعلیٰ اخلاقی اقدار کے حوالہ سے بات کررہا تھا اب مَیں آپ کو ان اعلیٰ اخلاقی اقدار کے متعلق اسلام کی تعلیمات اور اسلام کے بنیادی اصولوں کے بارے میں کچھ بتانا چاہوں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کے دور میں دنیا کو ان اعلیٰ اقدار کی سخت ضرورت ہے۔ ہمارا ماحول، ہمارا معاشرہ، ہمارے شہر، ہمارے صوبے اور ہمارے ملک صرف اسی صورت میں اس سرزمین پر جنت کا نظارہ پیش کرسکتے ہیں جب ہم میں سے ہر ایک دوسرے کے حقوق ادا کررہا ہو۔

قرآن کریم بیان فرماتا ہے کہ حقیقی مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کو اچھائی کی تعلیم دے اور گناہ اور برائی سے روکے۔ اور اچھے کاموں کی بنیاد کے بارے میں بھی ہمیں سکھایا گیا ہے اور وہ بنیاد یہ ہے کہ انسان ہر وقت

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اپنے ہر فعل میں سچائی اور ایمانداری کا مظاہرہ کرے۔ جو شخص ایمانداری کو ترک کرے اس کا ایمان مکمل نہیں ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتا بلکہ اس کا ایمان دوسری چیزوں پر ہے۔ **سچائی کا جو معیار اسلام بیان کرتا ہے اس کے مطابق آپ کا ہر لفظ سچا اور سیدھا ہو اور سچائی کے ذریعہ سے ہی ایک دوسرے پر اعتماد اور بھروسہ پیدا ہوتا ہے اور امن کے قیام کے لئے اعتماد کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اگر ہر سطح پر اس سنہری اصول کی پیروی کی جائے تو سارے معاشرے میں گھر سے لے کر باہر کی دنیا تک امن اور ہم آہنگی کی فضا پیدا ہو جائے گی۔**

مختلف اقوام کے آپس کے تعلقات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم اندازہ کر سکتے ہیں کہ **دنیا کے حالات اس وقت انتہائی سنجیدہ ہو چکے ہیں۔ ہر جگہ فساد اور بدامنی ہے۔ اس ساری صورتحال کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ ایمانداری اور سچائی میں کمی کی وجہ سے ایک دوسرے پر اعتماد نہیں رہا۔ حکومتیں بہت سے معاہدات کرتی ہیں یا ایسے قوانین بناتی ہیں جو کہ ظاہراً کچھ کہہ رہے ہوتے ہیں جبکہ اندر کھاتے کچھ اور سوچ ہوتی ہے جو کہ سچائی کی روح کے خلاف ہے۔** تاہم اسلام تعلیم دیتا ہے کہ تمام معاہدات واضح ہونے چاہئیں اور ان میں کسی قسم کا کوئی ابہام نہ ہو۔ ایسے معاہدات کرتے وقت آپ کی یہ سوچ نہ ہو کہ آپ کا ہاتھ دوسری پارٹی سے اوپر رہے اور آپ کو زیادہ فائدہ ہو جائے بلکہ آپ کا ارادہ اور نظر دونوں پارٹیوں کے یکساں فائدہ پر ہونی چاہئے۔

بسا اوقات ممالک کے مابین موجود عدم اعتماد اور ایمانداری کا فقدان دیکھ کر مجھے فکر لاحق ہو جاتی ہے کہ ایسی صورتحال ہمیں ایک سنگین اور تباہ کن جنگ کی طرف لے جائے گی۔ جب لوگ دوسروں کے حقوق ادا کرنے کے بجائے انہیں غصب کر رہے ہوں تو خدائی تقدیر کا ظاہر ہونا طبعی امر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں بخوبی علم ہے کہ **گزشتہ سالوں میں عالمی بحران دیکھنے میں آیا ہے جس کی وجہ سے دکھ اور تکلیف میں بے انتہا اضافہ ہوا ہے۔ اس کے علاوہ بعض ممالک میں اندرونی سطح پر فساد آن پڑا ہے جس کے نتیجہ میں ان ممالک کی حکومتیں اور عوام ایک دوسرے کے ساتھ ہی لڑ رہی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض ممالک ایک دوسرے کے لئے عداوت اور کینہ ظاہر کر رہے ہیں۔ میرے نزدیک یہ افسوسناک صورتحال عدم اعتماد اور سچائی کی کمی کے باعث پیدا ہوئی ہے جو کہ پھر بے انصافی کی طرف لے جاتی ہے۔** اگر ہم گزشتہ سالوں میں پیدا ہونے والے مالی بحران کا جائزہ لیں تو دیکھتے ہیں کہ ایک طرف تو لاکھوں کی تعداد میں لوگ نوکریوں سے فارغ کئے گئے ہیں یا پھر دیوالیہ ہو گئے ہیں اور بینک کے قرض ادا نہ کرنے کی وجہ سے اپنے املاک سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں جبکہ دوسری طرف پتہ چلتا ہے کہ اعلیٰ سطح کے بینکاروں کی خطیر تنخواہوں اور مراعات میں یا پھر اعلیٰ کاروباری لوگوں کے کثیر منافعوں میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں پڑا۔ ان میں سے بہت سے لوگ بغیر کسی پوچھ گچھ اور احتساب کے لاکھوں ڈالرز ہتھیانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ اس طرح کے واقعات میڈیا میں بھی سامنے آئے ہیں اور عوام الناس میں بداعتمادی پھیلانے کا موجب بنے ہیں اور پھر اس کی وجہ سے اضطراب پیدا ہوا ہے۔

اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ **بہت سے کاروباروں کی بنیاد ہی جھوٹ اور بے انصافی پر ہے۔** اس قسم کی کمپنیاں اس طرز پر چلائی جاتی ہیں کہ وہ معاشرہ کے کمزور طبقہ کو طرح طرح کی لالچیں دے کر جال میں پھنساتی ہیں اور انہیں احمق اور بیوقوف بنا کر ان سے فائدے حاصل کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر آج اگر کوئی کمپنی کوئی چیز بیچنا چاہتی ہے تو وہ لوگوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے لئے گلی کوچوں میں بڑے بڑے بورڈز پر اشتہارات آویزاں کر دیتے ہیں جبکہ لوگ ان چیزوں کو خریدنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اسی طرح ٹیلیویژن اور میڈیا کے دیگر ذرائع سے چیزوں کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ کر کے معصوم لوگوں کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ **اگر ہم غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ پیسہ کمانے کی ان کوششوں کے پیچھے سچائی کا فقدان ہے جس کے ذریعہ لوگوں سے ناجائز طور پر فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور ان کے جذبات اور خواہشات کا استحصال کیا جاتا ہے۔**

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **تجارت کی بابت اسلام کی تعلیمات بالکل واضح ہیں۔ اسلام تو سکھاتا ہے کہ کسی بھی حالت میں کسی شخص سے چیز کی اصل قیمت سے ایک فیصد بھی زیادہ وصول نہیں کرنا چاہئے۔** اگر ہم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی طرف دیکھیں تو ان کی ایمانداری اور راست بازی کی ان گنت مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً ایک مرتبہ گاؤں سے ایک شخص اپنا گھوڑا بیچنے کے لئے شہر گیا اور اپنے گھوڑے کی قیمت 200 درہم طلب کی جبکہ اصل قیمت 500 درہم یا اس سے بھی زیادہ تھی۔ اس وقت کی کرنسی آجکل بھی بعض عرب ممالک میں چلتی ہے۔ بہرحال خریدار نے کہا کہ چونکہ یہ گھوڑا عمدہ نسل کا ہے لہٰذا اس کی قیمت 500 درہم یا اس سے بھی زیادہ ہونی چاہئے۔ یعنی بیچنے والا کم قیمت طلب کر رہا ہے اور خریدنے والا زیادہ دے رہا ہے۔ ان کے بیچ اپنے حقوق کی خاطر اختلاف نہ تھا بلکہ یہ تو دوسروں کے حقوق کی حفاظت اور انصاف کے قیام کی کوشش تھی۔ حقیقی بھروسہ اور اعتماد کرنے کا یہی طریق ہے جو معاشرہ میں امن اور انصاف کے قیام کا ضامن بنتا ہے۔

ایک اور بات جو اسلام نے سکھائی ہے وہ یہ ہے کہ آپ لازماً ضرورتمندوں اور محروم لوگوں کی مدد کے لئے اپنی ذاتی رقوم خرچ کریں۔ اسلام سکھاتا ہے کہ ہر ایک کو ایسے ضرورتمند لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ **معاشرہ کو پُرامن بنانے کے لئے قربانی کی حقیقی روح کا موجود ہونا ضروری ہے۔** صرف یہی کافی نہیں کہ آپ اپنے پاس موجود اضافی وسائل کے ذریعہ غریب اور محتاج کی مدد کریں بلکہ آپ کو اپنے بہن بھائیوں کی مدد اور ان کے حقوق کی ادائیگی کی خاطر اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کے لئے بھی تیار رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **آپ کو اپنے ذاتی مفادات کے حصول کی خاطر صرف ان ممالک کی مدد نہیں کرنی چاہئے جن کی آپ معاہدات کے نتیجہ میں مدد کرنے کے پابند ہیں بلکہ آپ کو ایسے ممالک تلاش کرنے چاہئیں جو حقیقت میں ضرورتمند ہیں اور جن میں آپ کو اپنا کوئی ذاتی مفاد نظر نہیں آتا۔ پس غریب اور ضرورتمندوں کے حقوق ادا کریں۔ یہی حقیقی بھروسہ اور اعتماد پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں اضطراب اور مایوسی ختم ہوتی ہے اور معاشرہ میں امن پیدا ہوتا ہے۔**

کینیڈا کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے کہ جو کہ دنیا کے غریب اور محروم خطہ کی حقیقتاً کھلے دل اور سخاوت کے ساتھ مدد کرتے ہیں۔ کینیڈا نے اس مقصد کی خاطر انسانیت کے لئے متعدد منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔ میری دعا ہے کہ ان کی یہ امداد ہمیشہ ان تک پہنچے جو اس کے حقیقی حقدار ہیں اور جن کو اس کی حقیقی طور پر ضرورت ہے اور **میری دعا ہے کہ اس صوبہ، ملک بلکہ پوری دنیا میں قیام امن کے لئے کینیڈا ایک مشعل بن جائے اور دوسروں کی نظر میں قابل تقلید مثال ہو۔** میری یہ بھی دعا ہے کہ آپ ساری دنیا میں ایمانداری اور تشخص قائم کرنے کی مثال بن جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدیہ مسلم جماعت نے ساری دنیا میں اور بالخصوص غریب ممالک میں انسانیت کی خدمت کے لئے منصوبہ جات شروع کئے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت ہمارے ذرائع کم اور محدود ہیں۔ لیکن اس کے باوجود ہم دنیا کے دور دراز علاقوں میں سینکڑوں سکول اور ہسپتال کھول چکے ہیں۔ اسی طرح ہم دور دراز کے دیہاتوں میں پانی اور بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ ہم نے ماڈل ویلیجیز (Model Villages) بنانے کے بھی کئی منصوبہ جات شروع کئے ہیں جہاں متعدد سہولیات بشمول شمسی توانائی، بجلی، سڑکوں پر روشنی، پکی سڑکیں اور کمیونٹی سنٹرز میسر ہوں گی۔ اس قسم کے ماڈل ویلیجیز میں ہر گھر میں صاف پینے کا پانی بھی مہیا کیا جاتا ہے جبکہ قبل ازیں بچوں کو میلوں مسافت طے کر کے بالٹی کے اندر پانی لانا پڑتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: **اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کے علاوہ ہم مذہب و نسل سے بالا ہو کر انسانیت کی خدمات بجا لا رہے ہیں۔ اس کے بدلہ میں ہم کوئی انعام یا فائدہ نہیں چاہتے۔ ہم صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے انسانیت کی خدمت کرتے ہیں۔** اللہ تعالیٰ تمام انسانیت کو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے توفیق عطا فرمائے تا کہ دنیا حقیقت میں امن و امان کا گہوارہ بن سکے۔

آخر میں ایک مرتبہ پھر میں محترم وزیراعلیٰ اور مہمانان خصوصی کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا۔

آپ سب کا بہت بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب بارہ بجے تک جاری رہا۔

بعد ازاں Lunch پیش کیا گیا۔ دوپہر کے کھانے کے بعد مختلف مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔ بعض مہمانوں نے باقاعدہ خواہش کا اظہار کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔

اس پروگرام کے اختتام پر قریباً پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجے مسجد بیت الاسلام میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقاتیں

آج 61 خاندانوں کے 275 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ان ملاقات کرنے والوں میں شہداء کے چار خاندانوں کے 18 افراد بھی شامل تھے۔ اسی طرح پاکستان سے آنے والے 13 افراد نے بھی انفرادی طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز کینیڈا کی درج ذیل جماعتوں سے آئی تھیں۔

Islington، Brampton، Heartlake، North Weston، Peace Village، Markham، Malton، Abode of Peace، Vaughan، Edmonton، Woodbridge، Mississauga، New Market، Sudbury،

ان ملاقات کرنے والی سبھی فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کا شرف بھی پایا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے تحائف بھی حاصل کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے بچوں اور بچیوں کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اپنے عزیزوں اور پیاروں کو چھوڑ کر اس دور کے خطہ زمین میں آ بسنے والے شہدائے احمدیت کی جن فیملیز اور عزیزوں نے آج ملاقات کی سعادت پائی۔ اس دور کے دیس میں پیارے آقا سے ملاقات ان سب کے لئے بے انتہا برکتوں اور تسکین قلب اور اطمینان کا موجب بنی۔ ہر ایک نے اپنے پیارے آقا سے دعائیں لیں اور حضور کی بے انتہا شفقتوں کا مورد بنیں۔

آج شیڈیول کے مطابق کینیڈا میں فیملی ملاقاتوں کا یہ آخری پروگرام تھا۔ کینیڈا کے قریباً دو ہفتہ کے دورہ کے دوران مجموعی طور پر 599 فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان میں سے 493 فیملی ایسی تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملیں۔

فیملی ملاقاتوں میں مجموعی طور پر 2689 افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا اور اس کے علاوہ اجتماعی انفرادی ملاقاتوں میں مجموعی طور پر 1813 افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ اس طرح مجموعی طور پر 4502 افراد ملاقات کے شرف سے فیضیاب ہوئے۔

آج ملاقاتوں کا یہ پروگرام آٹھ بجکر پچاس منٹ پر ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد بیت الاسلام تشریف لے گئے۔ جہاں پروگرام کے مطابق نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی سے قبل آمین کی تقریب ہوئی۔

تقریب آمین

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 43 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔ آج درج ذیل خوش نصیب بچوں نے اپنے آقا کو قرآن کریم سنایا۔ عزیزہ فاتحہ نصیر، ادیبہ رحمان، امۃ المصور چیمہ، صبیحہ احمد، بریرہ تنویر، سلیمان دانیال، نائلہ سلام، ہشام احمد، Hafza احمد، ولید احمد سنوری، لبینہ رشید، ماہدہ رشید، آدم رشید، Wasib ایوب، صبیحہ اشرف چوہدری، سیمی کھوکھر، فریحہ بٹر، Awair ناصر، Gharaza اقبال چٹھہ، پیام احمد ڈوگر، عافیہ ایاز، راویل اے ملک، Aania زبیری، عاصفہ خالد کاہلوں، دانش عمر، Atsan احمد، ماہرہ خان، Ihaab شیخ، سلمان عبداللہ، شان ملک طاہر، طاہرہ بیگم، Moha ملک، رضوان اللہ گھمن، مناہل خان، جلیس احمد حارث، طلحہ احمد، سبیل احمد، لبیب خالد، Michal احمد، قرۃ العین، بشریٰ، حسان احمد عزیز، پیام احمد۔

اس طرح کینیڈا کے اس دورہ کے دوران مجموعی طور پر 356 بچوں اور بچیوں کی تقریب آمین ہوئی۔ ہر ایک نے اپنے آقا کو قرآن کریم سنایا اور دعائیں لیں اس دوران تصاویر بھی بنیں جو ان بچوں اور بچیوں کے لئے ہمیشہ یادگار رہیں گی۔

آمین کی اس تقریب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

ایک ہفتہ میں پانچ مساجد اور ایک مشن ہاؤس کا افتتاح

(رپورٹ: فہیم احمد خادم ، گھانا)

انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی عبودیت اختیار کرنا ہے۔اسی لیے اسلام نے دن میں پانچ وقت نماز ادا کرنے پر زور دیا۔نماز باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد کی تعمیر لازمی ہے جہاں خدا کے عاجز بندے سکون کے ساتھ اس کے حضور سجدہ ریز ہوسکیں۔حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کی تعمیر کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا کہ جو شخص اس دنیا میں اللہ کا گھر بنائے گا اللہ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

جماعت احمدیہ گھانا میں ایسے مخلصین کی خاصی تعداد ہے جو اپنے خرچ پر مساجد بناتے ہیں۔ یہاں اکیلے احمدی مرد اور عورت کی طرف سے مساجد کی تعمیر کوئی عجیب اور حیران کن بات نہیں۔گھانا کے بہت سے احمدی افراد اپنے خرچ پر مساجد تعمیر کرا چکے ہیں۔مئی میں ایک ہفتہ کے اندر مولانا عبدالوھاب بن آدم امیر و مشنری انچارج گھانا نے چھ مساجد کا افتتاح کیا۔ ذیل میں ان مساجد کا تعارف کروانا مقصود ہے۔

1۔احمدیہ مسجد ٹیکروم باؤرو اشانٹی ریجن:

اشانٹی ریجن میں ایک جماعت ٹکروم باؤرو کے مقام پر قائم ہے۔ یہاں جماعت کی ایک پرانی مسجد تھی۔اب اللہ کے فضل سے ایک خوبصورت دومنزلہ مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ یہ مسجد ایک احمدی الحاج ابراھیم اپاؤ عطاء نے اپنے خرچ پر بنوائی ہے۔آپ اس جگہ کے رہنے والے ہیں مگر آج کل لندن میں ہیں۔اس میں 400 افراد نماز پڑھ سکتے ہیں۔ اس مسجد کے ساتھ کانفرنس روم اور بعض دفاتر بھی بنائے گئے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس مسجد کا نام مسجد محمود رکھا ہے۔مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج گھانا نے 6 مئی 2012 ءکو اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ اس افتتاحی تقریب میں علاقے کے ممبر آف پارلیمنٹ، چیف صاحبان اور معزز احباب کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ممبر آف پارلیمنٹ نے جماعت کو 100 سی ڈی نقد اور دو بائیسکل بطور تحفہ دئے۔مکرم امیر صاحب نے حاضرین کو اتحاد برقرار رکھنے پر زور دیا۔آپ نے فرمایا کہ اس سال ملک میں انتخابات ہوں گے۔ پس اس موقع پر سارا ملک اتحاد اور یکجہتی کا نمونہ دکھائے۔آپ نے بتایا کہ نماز ہمیں اتحاد اور اتفاق کا سبق دیتی ہے۔نماز میں ہم سب ایک امام کی اطاعت کرتے ہیں اور ہر حرکت وسکون میں اسی کی پیروی کرتے ہیں۔اندازہ کے مطابق 1000 افراد نے اس تقریب میں شرکت کی۔

2۔احمدیہ مسجد حلقہ صدیق وا(Wa) اپرویسٹ ریجن:

اپرویسٹ ریجن کا ریجنل صدر مقام 'وا' (Wa) ہے۔ جس میں جماعت احمدیہ کی بڑی تعداد رہائش پذیر ہے۔ اس کے حلقہ صدیق میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے جس پر 30000 سی ڈی (15780 ڈالر) کا خرچ آیا ہے۔ اس کا سارا خرچ ایک احمدی دوست الحاج ادریس مہاما صاحب سابق وزیر دفاع اور موجودہ ممبر کونسل آف سٹیٹ نے اپنی جیب سے ادا کیا۔اس مسجد میں 300 افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مورخہ 11 مئی 2012ء بروز جمعۃ المبارک صبح 10 بجے مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج گھانا نے اس مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی کی اور اجتماعی طور پر دعا کروائی۔اس کے بعد آپ مسجد کے اندر داخل ہوئے اور اس کا جائزہ لیا۔اس موقع پر ریجن کی عاملہ کے ممبران اور مقامی احباب کی خاصی تعداد ہمراہ تھی۔اندازہ کے مطابق 400 افراد موجود تھے۔

3۔احمدیہ مسجد حلقہ رحمت وا۔اپرویسٹ ریجن:

حلقہ رحمت، 'وا' میں ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی گئی ہے جس کا سارا خرچ ایک مخلص احمدی عورت فاطمہ داؤد نے ادا کیا ہے۔ اس مسجد میں 300 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔اس مسجد کے ساتھ سرکٹ مبلغ اور لجنہ کے دفاتر بھی بنائے گئے ہیں۔

11 مئی 2012 بروز جمعہ، صبح 11 بجے مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج گھانا نے اس مسجد پر نصب تختی کی نقاب کشائی کر کے اس کا افتتاح فرمایا اور اجتماعی طور پر دعا کروائی۔ اس کے بعد مسجد کے اندر داخل ہوئے اور اس کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر ریجن کی عاملہ کے ممبران اور مقامی احباب کی کثیر تعداد حاضر تھی۔

اس مسجد کی تعمیر بڑی ایمان افروز اور دلچسپ ہے۔ اس عورت کی بڑی خواہش تھی کہ ایک مسجد تعمیر کرائے۔اس کا ارادہ تین سال کے اندر مسجد تعمیر کرانے کا تھا۔اپر ایسٹ ریجن کے ریجنل مبلغ مولوی عبدالحمید طاہر صاحب نے اسے بتایا کہ چھ ماہ کے بعد ہمارا ریجنل جلسہ ہو رہا ہے اور اس میں شرکت کے لئے مکرم امیر صاحب تشریف لا رہے ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ اس جلسہ کے موقع پر اس مسجد کا افتتاح بھی ہو جائے۔ وہ عورت اس مسجد کی جلد تعمیر کے لئے اپنے بچوں سے مالی امداد کی طلبگار ہوئی۔ بچے اپنی والدہ کے لئے نئی گاڑی خرید کر بطور تحفہ لائے تو اس عورت نے ان سے کہا: مَیں اس گاڑی میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گی جب تک مسجد نہ بن جائے۔ یا تو مسجد کی جلد تعمیر میں میری مدد کرو یا اس گاڑی کو بیچ کر رقم لاؤ تا کہ یہ مسجد مکمل ہو سکے۔ خدا کے فضل سے مسجد کی جلد تعمیر کا انتظام ہو گیا اور مسجد چھ ماہ میں تعمیر ہو کر افتتاح کے لئے تیار ہو گئی۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ اس عورت اور اس کے بچوں کو اس نیک کام کی جزائے خیر دے اور دین اور دنیا میں ہر طرح کی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

4۔احمدیہ مسجد بوکو۔اپر ایسٹ ریجن:

باکو(Bako) اپرایسٹ ریجن کا ایک ضلع ہے۔ یہ جگہ بورکینا فاسو اور ٹوگو کے بارڈر سے 35 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ یہاں جماعت نے ایک خوبصورت مسجد تعمیر کی ہے۔۔مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج گھانا نے 14 مئی 2012 کو اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔اس کی افتتاحی تقریب میں ریجنل منسٹر، علاقہ کے چیف اگزیکٹو سمیت علاقہ کے معزز لوگوں نے شرکت کی۔ ریجنل منسٹر نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی ملک میں طبی اور تعلیمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور بالخصوص مکرم امیر صاحب کی ملک میں قیام امن کی کوششوں کو سراہا۔مکرم امیر صاحب نے احباب کو اللہ کی عبادت پر بھرپور توجہ دینے کی تلقین کی اور اس سال ہونے والے ملکی انتخابات کے دوران پرامن رہنے پر زور دیا۔ اس مسجد پر 63000 سی ڈی (33200 ڈالر) کا خرچ اٹھا۔

5۔احمدیہ مسجد نمبیری اور مشن ہاؤس۔ناردرن ریجن کا افتتاح:

ناردرن ریجن کے ضلع سبوبہ میں ایک گاؤں نمبیری واقع ہے جو ٹوگو کے بارڈر پر ہے۔ یہاں جماعت کو ایک خوبصورت مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کی توفیق ملی ہے۔

یہ جگہ ٹمالے سے قریباً 200 کلومیٹر دور ہے اور یہاں پہنچنے کے لئے دو تین گاڑیاں بدل کر جانا پڑتا ہے۔اس جگہ تعمیر کا سامان پہنچانا جوئے شیر لانے کے مترادف تھا۔بارش کے موسم میں تو یہاں تک رسائی ناممکن بن جاتی تھی۔اس مسجد کی تعمیر پر زیادہ تر خرچ ایک احمدی دوست جو آج کل لندن میں رہتے ہیں نے برداشت کیا۔ اس مسجد میں 300 افراد بآسانی نماز پڑھ سکتے ہیں۔اس مسجد پر 25000 سیڈی (13200 ڈالر) خرچ ہوئے۔

جماعت نے اس کے ساتھ ایک مشن ہاؤس بھی بنوایا ہے جو دو بیڈ روم، ایک ڈرائنگ روم اور کچن پر مشتمل ہے۔ اس کی تعمیر پر 35000 سیڈی (18500 ڈالر) خرچ ہوئے۔ مؤرخہ 16 مئی 2012 کو اس مسجد اور مشن ہاؤس کے افتتاح کی تقریب ہوئی۔اس تقریب کے ساتھ سرکٹ کانفرنس کا بھی پروگرام تھا۔اس میں تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قصیدہ پڑھا گیا۔اس کے بعد یہاں کے چیف صاحب نے سب احباب کو خوش آمدید کہا۔ اس کے بعد مولوی محمد بن صالح نائب امیر ثانی نے 'احمدیت: اسلام کا احیائے نَو' کے عنوان پر تقریر کی۔مکرم حافظ احمد جبرائیل صاحب نائب امیر ثالث نے مسجد کی تاریخ بتاتے ہوئے اس کے مختلف مراحل پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مشنری انچارج گھانا نے افتتاحی خطاب فرمایا۔آپ نے لوگوں کو اس سال انتخابات کے دوران پرامن رہنے کی تلقین کی۔ آپ نے بتایا کہ مسجد اللہ کا گھر ہے۔ یہاں ہر کوئی آ کر اللہ کی عبادت کرسکتا ہے۔تمام مسائل کا حل اللہ کے ساتھ تعلق جوڑنے میں ہے۔

اس تقریب کے بعد آپ نے مقامی چیف کے ہمراہ مسجد پر لگی تختی کی نقاب کشائی کر کے دعا کرائی اور مسجد کے اندر داخل ہو کر اس کا تفصیلی جائزہ لیا۔اس کے بعد آپ مشن ہاؤس تشریف لے گئے اور اس کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد جملہ حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا جس کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس تقریب میں قریباً پانچ صد افراد نے شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ ان مساجد کی تعمیر بابرکت فرمائے اور مخلص نمازیوں سے یہ مساجد آباد رہیں۔ آمین

بقیہ: متی کی انجیل پر ایک نظر از صفحہ نمبر 4

انسانوں کی لکھی ہوئی اور تحریف اور عمداً تحریف کا شکار ہیں خدا کا کلام قرار دیتا ہے۔

۞......متی کے اس باب (16) کی آخری آیات ایک ایسی پیشگوئی پر مشتمل ہیں جو پوری نہیں ہوئی اور دو ہزار سال گزر جانے کے باوجود بھی پوری نہیں ہوئی۔ لکھا ہے:۔

'کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔اس وقت ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو یہاں کھڑے ہیں ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اس کی بادشاہی میں آتے ہوئے نہ دیکھ لیں گے موت کا مزہ ہرگز نہ چکھیں گے'۔

(متی باب 16 آیت 28-27)

فرمایئے پادری صاحبان کیا یہ پیشگوئی جو ان الفاظ سے شروع ہوتی ہے:۔ 'مَیں تم سے سچ کہتا ہوں'۔ سچی نکلی؟

۞......انٹرپریٹرز بائبل کے ایڈیٹر کا اقرار سنیئے، کہتے ہیں:۔

The perdiction was not fulfilled, and later Christians found it necessary to explain that it was metaphorical and had been fulfilled at Pentecost.

آپ دیانت داری سے اقرار کے بعد کہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی پھر قدیم عیسائیوں کی یہ رائے بیان کر رہے ہیں کہ یہ پیشگوئی Pentecost کے موقع پر metaphorically پوری ہوئ۔ی حالانکہ پیشگوئی یہ تھی کہ یسوع اپنے باپ کے جلال کے ساتھ فرشتوں کی جماعت کے ساتھ بادشاہی میں آئے گا۔ اور ہر ایک کو اس کے کاموں کا بدلہ دے گا۔ یہ پیشگوئی نہ ظاہراً نہ metaphorically ہرگز پوری نہیں ہوئی۔ نہ Pentecost کے موقع پر۔ نہ اس سے پہلے۔ نہ اس کے بعد۔حضرت مسیح نے آپ عیسائیوں کے بارہ میں کہا تھا کہ اگر تم میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہوا تو معجزات تم سے ظاہر ہوں گے۔اور میں صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر کسی میں رائی کے دانہ کے برابر بھی دیانتداری ہے تو اس کو ماننا پڑے گا کہ یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ ہاں چونکہ حضرت مسیح خدا کے ایک سچے نبی تھے اس لئے نیا عہدنامہ جو ہزاروں غلطیاں اور اختلافات اپنے مخطوطات میں رکھتا ہے اس میں یہ بیان جو حضرت مسیح کی طرف منسوب کیا ہے غلط طور پر منسوب کیا گیا ہے اور یہ الفاظ حضرت مسیح کے نہیں ہیں۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کتاب کو چھوڑ کر اس کتاب کی طرف آئیں جو سراسر حق وصداقت پر مشتمل ہے۔

(باقی آئندہ)

عیدالاضحیٰ کے موقع پر قربانی

وہ احباب جو عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکزی انتظام کے تحت قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ حسب ذیل تفصیل کے مطابق رقوم اپنی مقامی جماعت میں بروقت جمع کروا دیں تا کہ افریقہ اور دیگر پسماندہ ممالک میں ان کی طرف سے قربانی کا انتظام کروایا جاسکے۔

قربانی فی بکرا	80 پاؤنڈز
قربانی فی گائے	280 پاؤنڈز

(ایک گائے میں 7 حصے ہوسکتے ہیں۔ 280=£40x7 پاؤنڈز

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

مسجد عزیز ریڈشٹڈ (جرمنی) میں امن کانفرنس کا انعقاد

(رپورٹ: مظفر محمود احمد۔ سیکرٹری تبلیغ ریڈشٹڈ۔ جرمنی)

مورخہ 14 اپریل 2012ء بروز ہفتہ شام تین بجے مسجد عزیز۔ ریڈ شٹڈ Riedstadt جرمنی میں ''امن کانفرنس'' کا انعقاد کیا گیا جس کے مہمانِ خصوصی ریڈشٹڈ کے میئر Mr. (Bürgermeister Riedstadt) Werner Amend تھے۔

اس کانفرنس میں شامل سیاسی اور مذہبی مقررین کی تقاریر کا خلاصہ یہ تھا کہ آج دنیا کا امن ٹوٹ رہا ہے۔ اسے جوڑنے کی ضرورت ہے۔ امن کا آغاز گھر، فیملی اور ہمسایوں سے شروع ہونا چاہئے اور پھر یہ امن معاشرے میں پھیلتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم جرمنی میں اپنے شہر ریڈشٹڈ (Riedstadt) سے امن پھیلانے کا آغاز کریں۔ والدین کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو بچپن سے ہی گھر کے اندر تمام انسانوں کے ساتھ رہنے کی تعلیم اور تربیت دیں۔ جرمنی کا آئین Grundgesetz جرمنی میں بسنے والے تمام مذاہب کو آزادی ضمیر کی ضمانت دیتا ہے۔ بعض لوگ مذہب کا نام استعمال کر کے اپنے دنیوی مقاصد حاصل کرتے ہیں اور جنگ میں مذہب کا نام استعمال کرتے ہیں جب کہ تمام مذاہب امن کی تعلیم دیتے ہیں۔ یہ جمہوریت کی خوبصورتی ہے کہ ایک شہر میں ایک چرچ، ایک مسلمانوں کی مسجد، ایک یہودی عبادت خانہ اور پھر دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے عبادت خانے موجود ہوں۔

جماعت احمدیہ جرمنی کے مرکزی نمائندہ کے طور پر جرمن احمدی مکرم حماد ہیرٹر صاحب نے شرکت کی۔ جماعت احمدیہ کی نمائندگی میں مکرم خرم چوہدری صاحب نے تقریر کی اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب فرمودہ 14 جون 2011ء کا خلاصہ پڑھ کر سنایا (اصل مکمل خطاب کا جرمن ترجمہ سامنے میز پر رکھ دیا گیا تھا اور اعلان کیا گیا تھا کہ حاضرین یہ اصل مکمل خطاب اپنے ساتھ لے کر جا سکتے ہیں) یہ تقریر حضور نے جرمنی کے شہر ہمبرگ میں بلدیہ کے ہال میں گرین سیاسی پارٹی کی طرف سے منعقد کردہ ایک اجلاس میں فرمائی تھی۔ یہ تقریر جرمن زبان میں بعنوان "Welt aus den Fugen" شائع شدہ ہے۔

اس تقریر میں دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے فوری طور پر سب انسانوں کے ساتھ انصاف کرنے کی اپیل کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ دنیا کو بڑی تیسری عالمی جنگ سے بچانے کے لئے سب انسانوں کے ساتھ انصاف کا معاملہ کرنے کی ضرورت ہے۔

اس امن کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا تمام مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ ''اِس وقت دنیا کو امن کی بڑی ضرورت ہے''۔ اور جماعت احمدیہ ریڈشٹڈ کی اس امن کانفرنس کو سراہا۔ اور اقرار کیا کہ آج مسلم جماعت احمدیہ کے ماٹو کی دنیا کو ضرورت ہے یعنی ''محبت سب کے لئے، نفرت کسی سے نہیں''۔

جن سات سیاسی پارٹیوں کے نمائندوں نے اِس امن کانفرنس میں تقاریر کیں ان سیاسی پارٹیوں کے نام یہ ہیں۔ GLR. PAU. FDP. Die Linke.SPD. CDU. Gruene۔

عیسائی چرچ کے نمائندوں میں کیتھولک اور پروٹیسٹنٹ چرچ کے پادری صاحبان کے علاوہ عیسائی رجسٹرڈ فلاحی تنظیم Laurentius Bruderschaft کے نمائندے شامل تھے۔ اس فلاحی تنظیم کے مقرر مسٹر فِشر نے مسلم جماعت احمدیہ کی امن کی تعلیم دینے کے حوالے سے بہت تعریف کی۔ سیاستدانوں میں جرمن گرین پارٹی سے تعلق رکھنے والے ضلع گروس گیراؤ کے نائب کمشنر Mr. Astheimer شامل تھے۔ مذکور نائب کمشنر صاحب اور شہر ریڈشٹڈ کے میئر صاحب نے اس امن کانفرنس کے انعقاد پر مسلم جماعت احمدیہ ریڈشٹڈ کا شکریہ ادا کیا۔

اس ریڈشٹڈ نامی شہر میں ایک سیاسی پارٹی جو کہ اسلام کی مخالف تھی اس کے مقرر نے بھی اقرار کیا کہ پہلے ہمیں مسلم جماعت احمدیہ کی امن کی تعلیم کا پتہ نہیں تھا آج ہم پر اسلام کی امن کی تعلیم واضح ہوئی ہے۔

اس امن کانفرنس میں کل 15 مقررین نے مختصر تقاریر کیں جن میں 9 سیاستدان، تین عیسائی پادری صاحبان، دو احمدی مقررین اور ایک مہمانِ خصوصی ریڈشٹڈ شہر کے میئر Mr.Werner Amend شامل ہیں۔ مدعو حاضرین کی تعداد کل 60 تھی جن میں نصف غیر از جماعت جرمن اور نصف احمدی تھے۔

اس امن کانفرنس کے آخر پر لوکل امارت ریڈشٹڈ کے لوکل امیر مکرم ناصر احمد صاحب نے امن کانفرنس کے 13 مقررین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''پیغامِ صلح'' کا جرمن ترجمہ تحفہ دیا اور تین مقرر جو پہلی دفعہ احمدیہ مسجد عزیز میں آئے تھے انہیں جرمن ترجم ترجمہ قرآن شریف تحفہ دیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امن کانفرنس کے مثبت نتائج پیدا کرے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁

جماعت احمدیہ کانگو کنشاسا کے صوبہ باندوندو کے چھٹے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

مختلف علمی و تربیتی موضوعات پر تقاریر۔ ٹی وی، ریڈیو پر جلسہ کی تشہیر

(رپورٹ: منیر احمد بھٹی۔ مبلغ سلسلہ کونگو کنشاسا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ صوبہ باندوندو کو اپنا چھٹا دوروزہ جلسہ سالانہ مورخہ 13 اور 14 جولائی 2012ء کو صوبائی دارالحکومت BANDUNDU میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ باندوندو شہر دارالحکومت کنشاسا سے ارصد کلومیٹر دور شمال مشرق میں واقع ہے۔ اس شہر میں 2005ء میں باقاعدہ جماعت کا آغاز ہوا تھا۔ اس شہر میں صوبہ بھر کی پہلی مسجد جماعت کو 2010ء میں بنانے کی توفیق ملی۔

جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے دور دراز علاقوں کے مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جلسے سے چار روز قبل شروع ہو گیا تھا جبکہ کنشاسا سے مرکزی وفد جو مکرم مولانا نعیم احمد صاحب باجوہ امیر جماعت کونگو، مکرم فرید احمد بھٹی صاحب مبلغ کنشاسا اور دیگر ممبران مجلس عاملہ پر مشتمل تھا کنشاسا سے براستہ سڑک راستے کی جماعتوں کا دورہ کرتے ہوئے جلسہ سے دو روز قبل باندوندو پہنچا۔

تین دن قبل جلسہ کے اعلانات مقامی ریڈیوز کے ذریعہ بار بار ہوتے رہے اس طرح جلسہ کے انعقاد کی خبر دور تک پہنچی۔ اسی طرح ٹیلی فون پر اور زبانی اطلاع بھی بھجوائی گئی۔

اس سال جلسہ مسجد نور کے احاطے میں منعقد کرنے کا پروگرام بنا۔ برلب سڑک یہ ایک وسیع احاطہ ہے جہاں مسجد نور کے علاوہ کافی جگہ خالی بھی ہے۔ مسجد نور سے صرف پچاس میٹر کے فاصلے پر گورنر ہاؤس اور صوبائی اسمبلی کی بلڈنگ واقع ہے۔ اس احاطے میں بڑی مارکی لگا کر جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی۔ جلسہ گاہ کو مختلف بینرز سے سجایا گیا تھا۔ سٹیج پر لگے بڑے بینر پر جماعت کی طرف سے بعض افریقن زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم کو ظاہر کیا گیا تھا۔ مسجد کی بیرونی دیوار کے ساتھ سڑک پر بھی بینرز لگائے گئے تھے جو ہر آنے جانے کی توجہ کا باعث تھے۔

جلسہ سے ایک دن قبل جلسہ کی ڈیوٹیوں کے افتتاح کی تقریب ہوئی۔ مکرم امیر صاحب کونگو نے جلسہ کے انتظامات کا تفصیلی جائزہ لیا اور منتظمین اور کارکنان کو ہدایات دیں۔

جمعۃ المبارک جلسہ کا پہلا دن تھا۔ جلسے کے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ جبکہ نماز فجر کے بعد دروس قرآن و حدیث اور ملفوظات ہوئے۔

نماز جمعہ سے قبل مکرم امیر صاحب کونگو نے لوائے احمدیت لہرایا اسی طرح عوامی جمہوریہ کونگو کا پرچم مکرم شمس SOKI صاحب صدر جماعت باندوندو شہر نے لہرایا۔ باندوندو شہر میں لوائے احمدیت لہرائے جانے کا یہ پہلا موقع تھا۔

مکرم امیر صاحب نے خطبہ جمعہ دیا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں توحید باری تعالیٰ کو موضوع بناتے ہوئے ہر قسم کے شرک سے بچنے کی اسلامی تعلیم بیان کی۔

جلسہ کے پہلے سیشن کا آغاز بعد سہ پہر ساڑھے تین بجے، مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج کونگو کی زیر صدارت، تلاوت قرآن کریم سے ہوا تلاوت و نظم کے بعد ان کا فرنچ ترجمہ بھی احباب کو سنایا گیا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں صحابہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے آپؑ سے عشق و محبت اور وفا کے بعض واقعات پیش کیے۔ اس طرح جلسہ کی اغراض بیان کرتے ہوئے جلسہ کے مقاصد سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی یاددہانی کرائی اور افتتاحی دعا کروائی۔

افتتاحی دعا کے بعد مکرم عثمان ملاجا صاحب نے **نماز کی اہمیت اور برکات** کے موضوع پر تقریر کی۔ اس تقریر کے بعد کینیڈا سے براہ راست سیدنا حضرت امیر المومنین کا خطبہ جمعہ جلسہ گاہ میں سنایا گیا۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ کے بعد نماز مغرب و عشاء پڑھی گئی۔ پھر پروگرام کے مطابق مجلس سوال و جواب کا انعقاد ہوا۔ مکرم امیر صاحب نے احباب جماعت کے سوالوں کے جوابات دیئے۔ یہ دلچسپ مجلس ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ اس طرح جلسے کے پہلے روز کی کارروائی بخریت اپنے اختتام کو پہنچی۔

جلسہ کا دوسرا روز 14 جولائی 2012

جلسے کے دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ جبکہ نماز فجر کے بعد دروس قرآن و حدیث اور ملفوظات ہوئے۔

حسب پروگرام صبح دس بجے جلسے کے دوسرے سیشن کا آغاز ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت خاکسار (طاہر منیر بھٹی) نے کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم پیش کی گئی۔ پہلی تقریر **مالی قربانی اور اس کی اہمیت** کے موضوع پر محمد بولمے BOLEME صاحب لوکل معلم نے کی۔ پھر نوردین MANGETI صاحب لوکل معلم نے **قرآن مجید کا مقام از روئے تحریرات حضرت مسیح موعودؑ** کے حوالے سے تقریر کی۔ بعد ازاں لوکل معلمین نے لنگالا زبان میں ایک ترانہ پیش کیا۔ ایک اور تقریر احمد IWINI صاحب نے کی، موضوع تھا **آنحضرت ﷺ کا مقام از روئے تحریرات حضرت اقدس مسیح موعودؑ**۔ اس اجلاس کی آخری تقریر قرآنی دعاؤں کے موضوع پر مکرم فرید احمد بھٹی صاحب مبلغ سلسلہ نے کی۔

تیسرا و اختتامی سیشن

نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے بعد احباب نے سلیقہ سے جلسہ گاہ میں اپنی جگہ سنبھالی اور جلسہ کے آخری اجلاس کی کارروائی بروقت شروع ہوئی۔ غیر از جماعت مہمانوں کے لیے بھی انتظام کیا گیا۔

اجلاس کی کارروائی زیر صدارت مکرم امیر صاحب کونگو شروع ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد اس سیشن کی پہلی تقریر **قرآنی پیشگوئیوں کے عنوان** پر خاکسار نے کی۔ قرآن مجید کی غیر معمولی حالات میں کی گئی پیشگوئیاں جو من و عن پوری ہوئیں اور آج تک پوری ہو رہی ہیں اس بات کی دلیل ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے۔

پھر مکرم احمد بوبا لوکل معلم نے **آنحضرت ﷺ بطور رحمۃ للعالمین** کے عنوان پر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں مختلف واقعات بیان کیے۔ غیر مسلم مہمانوں نے سیرت النبیؐ کے حوالے سے کی گئی اس تقریر کو بہت پسند کیا۔

امسال جلسہ کے مہمانوں میں نمائندہ گورنر کے علاوہ باندوندو شہر کی میئر، گورنمنٹ کے صوبائی عہدیدار، پادری حضرات، سول سوسائٹی کے عہدیدار، پروفیسرز، یونیورسٹی کے طلبہ اور دیگر معززین نے جلسہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 89 مہمان شامل جلسہ ہوئے۔ تمام مہمانوں نے جماعت احمدیہ کی امن پسندی اور حسن انتظام کو سراہا۔

جلسہ کے آخر پر مکرم مولانا نعیم احمد باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج کونگو نے اختتامی تقریر کی جس میں قرآن مجید کی امتیازی خصوصیات کو بمقابل دیگر کتب مقدسہ بیان کیا۔ آپ نے عمدگی سے اس موضوع پر روشنی ڈالی۔ تمام حاضرین اور مہمانوں نے بہت دلجمعی سے جلسہ کی کارروائی سنی۔ بعد ازاں مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی مہمانوں نے اسلام کی تعلیمات کو سمجھنے کے لیے سوالات کیے ایک گھنٹے سے زائد وقت جاری رہنے والی اس مجلس سوال و جواب میں حاضرین کی دلچسپی ظاہر و باہر تھی۔ شام پانچ بج آخری اجلاس دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

میڈیا کوریج

اس سال جلسہ کے پروگراموں کی کارروائی لوکل ٹی وی چینل اور ریڈیو پر جلسہ کے پیغامات اور اعلانات نشر ہوتے رہے۔ اس موقع پر ان متعلقہ چینلز کے اینکر حضرات بھی اپنے بیانات میں اسلام احمدیت کی تعلیم کو سراہتے رہے اور خوب پسندیدگی کا اظہار کرتے رہے۔

جلسہ سے اگلے روز لوکل ٹی وی NZONDO TV نے مکرم امیر صاحب کا تفصیلی انٹرویو کیا۔ یہ انٹرویو پچاس منٹ کے دورانیہ پر مشتمل تھا جس میں اسلام کی حقانیت، احمدیت اور دنیا میں قیام امن کے حوالے سے پوچھے گئے سوالات کے جواب دیئے گئے۔ کئی دفعہ نشر کیا گیا۔

جلسہ کی حاضری

امسال جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے صوبہ بھر سے ستائیس جماعتوں کی نمائندگی ہوگئی۔ 89 غیر مسلم مہمانوں سمیت جلسہ کی حاضری چار صد انچاس افراد رہی۔

اللہ تعالیٰ جماعت کونگو کو غیر معمولی ترقیات سے نوازے۔ احباب جماعت کے ایمان و یقین میں ترقی دے اللہ تعالیٰ احباب جماعت کو ان جلسوں سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔

❁❁❁❁❁❁❁

MOT
CLASS IV: £48
CLASS VII: £56
Servicing, Tyres & Exhausts.
Mechanical Repairs
All Makes & Models
Rutlish Auto Care Centre
Rutlish Road
Wimbledon - London
Tel: 020 8542 3269

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات ورسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 17اکتوبر 2009ء میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب کے بارہ میں مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب کے قلم سے ایک مضمون شامل اشاعت ہے جنہیں محترم مولانا صاحب کے ساتھ بیس سال سے زیادہ عرصہ کام کرنے کا موقع ملا۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب فرمایا کرتے کہ میں نے جو کچھ بھی حاصل کیا وہ خلافت کی اطاعت سے حاصل کیا۔ امام وقت کے ذکر سے آپ کا دل گداز ہوجاتا تھا۔ لندن سے حضور انور کی طرف سے بذریعہ فیکس کوئی حوالہ طلب کیا جاتا تو اپنے ساتھیوں کو بلاکر اجتماعی دعا کے ساتھ فوراً کام شروع کردیتے۔ نہایت سبک رفتاری سے کام کرتے تھے۔ آپ کی خواہش ہوتی تھی کہ ارشاد کی جلد سے جلد تعمیل ہو۔ کام زیادہ ہوتا تو اپنی طرف سے چائے وغیرہ منگواتے۔ کبھی پھل منگا لیا جاتا اور کھانا دارالضیافت سے منگوایا جاتا تھا۔ آپ کا کام کرنے اور کرانے کا انداز ایسا تھا کہ رونق لگائے رکھتے تھے۔ کبھی کوئی لطیفہ سنا دیا، کبھی تاریخی واقعہ اور ساتھ ساتھ وعظ ونصیحت بھی جاری رہتی۔

خلفاء احمدیت سے عقیدت ومحبت کا اظہار آپ کے خطوط سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے۔ نہایت انکساری اور عاجزی کا انداز اختیار کرتے۔ ایم ٹی اے پر خلفاء کے تمام پروگرام دیکھتے اور اہم باتوں کو نوٹ کرتے رہتے پھر دفتر میں دوسروں کو بھی آگاہ فرماتے۔

☆ آپ کی زندگی کا ایک اہم پہلو وقت کی بہت پابندی کرنا تھا۔ صبح وقت سے پہلے دفتر پہنچتے۔ جب تک صحت ٹھیک رہی دوپہر کے بعد دوبارہ آجاتے اور پھر رات گئے تک کام کرتے رہتے۔ جنوری 2000ء میں سائیکل سے گرنے کے بعد پھر دوپہر کے بعد گھر میں ہی کام کرتے تھے لیکن حتی المقدور صبح کے وقت دفتر میں وقت پر آتے رہے۔ وقت کے ضیاع کا شدّت سے آپ کو احساس ہوتا تھا۔ فرمایا کرتے کہ جو لمحہ گزر گیا وہ لاکھوں پاؤنڈ خرچ کرکے بھی واپس نہیں لایا جاسکتا اس لئے اس کی قدر کرنی چاہئے۔ دفتر میں آپ نے جو ارشادات فریم کرکے رکھوائے اُن میں یہ بھی تھے:

’’تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا‘‘۔ (ترجمہ الہام حضرت مسیح موعودؑ)

’’وقت نہایت قیمتی چیز ہے جو وقت کو استعمال کرے گا وہی جیتے گا اور جو ضائع کرے گا وہ ہار جائے گا‘‘۔

(فرمان مصلح موعود الفضل 23 فروری 1952ء)

کام مشکل ہے بہت منزل مقصود ہے دُور
اے مرے اہل وفا سست کبھی گام نہ ہو
وقت کم ہے بہت ہیں کام چلو
ملگجی ہو رہی ہے شام چلو

☆ کسی پروگرام میں آپ کو بلایا جاتا یا کسی میٹنگ میں آپ نے جانا ہوتا تھا تو ہمیشہ وقت کی پابندی کرتے۔ مجھے یاد نہیں کہ ساڑھے بیس سال کی رفاقت میں ایک دفعہ بھی آپ کہیں بروقت نہ پہنچے ہوں۔

☆ ذمہ داری چھوٹی ہو یا بڑی آپ اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے۔ لیکن مفوضہ فرائض ہمیشہ پیش نظر رکھتے تھے۔ ہمیشہ تاریخ مرتب کرنے کا کام پیش نظر رکھتے۔ اپریل 1990ء میں آپ گوجرانوالہ کی سنٹرل جیل میں تھے۔ آپ نے 13/اپریل 1990ء کے مکتوب بنام خاکسار میں لکھا ’’یہاں میں اخبارات پڑھ کر ضروری خبروں والے صفحات جمع کررہا ہوں امید ہے کہ اگر کوئی معتبر ذریعہ مل گیا تو میں ریکارڈ میں محفوظ رہنے کے لئے بھجوا سکوں گا۔ یہ تراشے مساوات، مشرق، جنگ اور نوائے وقت کے ہیں۔ یقین ہے کہ آپ خبروں کا ضروری خلاصہ خاص اہتمام سے محفوظ کررہے ہوں گے‘‘۔

☆ روزانہ کی بنیاد پر کام کرتے تھے۔ یعنی آج کا کام کل پر ڈالنا ان کو گوارا نہ تھا۔ کسی امر کی تحقیق میں کوئی پہلو تشنہ نہیں رہنے دیتے تھے۔ جتنے ماخذ میسر آتے ان کو بغور ملاحظہ کرنے کے بعد آپ کی تسلی ہوتی تھی۔ بعض اوقات ایک حوالہ کے لئے آپ کو کئی کتب کا مطالعہ کرنا پڑتا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ ایم اے فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بات رہ جائے تو دوبارہ چھپ جائے گی لیکن اگر کوئی غلط بات چھپ جائے تو اس کی تلافی آسان نہیں کیونکہ تصحیح کو تو بہت کم لوگ ہی پڑھیں گے۔

علمی یا قلمی کام کرتے ہوئے محویت کا عجیب عالم ہوتا تھا۔ کہتے تھے کہ جب میں کچھ لکھ رہا ہوتا ہوں تو ایک رَو دماغ میں چل رہی ہوتی ہے۔ دائیں بائیں کا خیال نہیں آتا کہ کیا ہورہا ہے۔ مسائل اور مشکلات کو فرائض کی ادائیگی میں آپ نے رکاوٹ نہیں بننے دیا۔ لوڈ شیڈنگ کی وجہ سے بھی دقت درپیش ہوتی تھی۔ معمولی سی لائٹ سے ہی کام جاری رکھتے تھے۔

کئی دفعہ ہم نے دیکھا کہ کتب کا ڈھیر پڑا ہے اور آپ نے ان کا مطالعہ شروع کردیا۔ جب تک وہ ختم نہ ہوجاتیں آپ چین سے نہ بیٹھتے تھے۔

☆ دفتری مصروفیت اور اہم ذمہ داریوں کے باوجود دعوت الی اللہ کا کوئی موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ کئی دفعہ پورا دفتری ٹائم اس کام پر صرف ہوجاتا تھا۔ دوران سفر بھی کسی نہ کسی رنگ میں دعوت الی اللہ جاری رہتی۔ مخاطب اپنا ساتھی ہوتا، لیکن دوسروں کو بھی آواز بلند رکھ کر سنا دیتے۔ اپنی بات کرنے کا فن اور ڈھنگ بھی آپ کو خوب آتا تھا۔ پھر موقعہ اور محل کے مطابق بات کرنے کا بھی آپ کو کمال حاصل تھا۔

خداتعالیٰ کی تائید ونصرت ہر آن آپ کے شامل حال دیکھی۔ کسی شخص کی حیثیت یا علمیت سے آپ مرعوب نہیں ہوتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ہر مسلک کا گہری نظر سے مطالعہ کیا ہے۔ اسی طرح دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں یا کوئی اور اہم علمی نقطہ آپ کے ذہن میں آتا تو فوراً اپنے ساتھیوں کو بتاتے تھے۔ فرماتے تھے یہ طریق ہمارے بزرگوں کا بھی تھا۔ ایک دن آپ نے بتایا کہ رات کا وقت تھا۔ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے مجھے بلایا۔ جب میں حاضر ہوا تو فرمانے لگے ایک علمی نقطہ میرے ذہن میں آیا تھا۔ سوچا آپ کو بتادوں ایسا نہ ہو کہ صبح تک میں زندہ نہ رہوں اور یہ امانت آگے منتقل ہونے سے رہ جائے۔

سنٹرل جیل گوجرانوالہ میں دورانِ اسیری بھی تبلیغ جاری رکھی۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی خدمت میں آپ نے جو رپورٹ بھجوائی اس کے جواب میں حضورؒ نے اپنے ایک خط میں فرمایا ’’آپ کا خط ملا جیل میں ماشاء اللہ آپ نے تو خوب تبلیغ کی اور زبردست جماعت قائم کی ہے۔......‘‘۔

☆ جس دن کسی کا خط موصول ہوتا اسی دن اس کا جواب لکھ کر حوالہ ڈاک کردیتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت مولانا مختار احمد صاحب شاہجہانپوریؓ کا بھی یہی طریق تھا اور وہ کہا کرتے تھے کہ خط کا جواب میں اپنے اوپر قرض سمجھتا ہوں اگر قاف کا ایک نقطہ حذف ہو تو یہ فرض بن جاتا ہے اگر دوسرا بھی حذف ہوجائے تو مرض بن جاتا ہے اور میں کسی مرض کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

☆ دفتر میں مصروفیت کے باوجود اگر کوئی بچہ ملنے آتا تو ضرور وقت دیتے تھے۔ کسی نوجوان یا بڑے سے معذرت کرلیتے لیکن احمدی بچوں کی دلجوئی کرتے۔

ممبران شعبہ تاریخ احمدیت میں سے کسی کا کوئی بچہ دفتر آتا تو اسے بڑی محبت سے ملتے اور اگر کوئی چیز پاس ہوتی تو اسے دیدیتے۔ کئی دفعہ چیز نہیں ہوتی تھی تو جیب سے کچھ پیسے نکال کردیتے۔ فرماتے یہ بچے ہمارا مستقبل ہیں اور یہ خوش قسمت ہے کہ ان کی زندگی میں احمدیت کو بڑا عروج حاصل ہوچکا ہوگا اور آج کے یہ بچے کل کو بڑی بڑی ذمہ داریاں سنبھالنے والے ہیں۔

لوگوں کے احسانات کو یاد رکھتے تھے اور ان کا اکثر ہمارے سامنے ذکر بھی کرتے رہتے تھے۔ جب کبھی کوئی مہمان آتا تو مشروب پیش کرتے وقت اکثر یہ فقرہ بطور مزاح کہا کرتے تھے: ’’معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو خالص پانی پیش نہیں کرسکا‘‘۔

یہ بات بھی آپ کے ذہن میں مستحضر رہتی کہ کسی دوست کو کہاں اور کب ملا تھا اور اس کا تعارف کیا ہے۔ کسی مہمان کو جب آپ خود بتاتے تو وہ حیران رہ جاتا۔

☆ صبح دفتر آکر اجتماعی دعا سے کام کا آغاز کرتے تھے۔ صفائی اور سلیقہ آپ کی طبیعت کا خاصہ تھا۔

دفتر میں اگر کبھی چائے وغیرہ کا پروگرام ہوتا تو آپ خصوصاً پکوڑے منگواتے اور کہتے کہ بیسن گلے کے لئے مفید ہوتا ہے۔ ہر سال اپنی طرف سے ان سب مربیان کی دعوت دفتر میں کرتے تھے جنہوں نے کسی وقت آپ کے ساتھ کام کیا تھا اور اب وہ دیگر دفاتر میں کام کررہے ہیں۔ آپ ان سے فرماتے کہ میں آپ کو شعبہ تاریخ احمدیت کا سفیر ہی سمجھتا ہوں۔

امام وقت کی خدمت میں جب بھی آپ کوئی رپورٹ بھجواتے تو آخر میں اپنے رفقاء کار کے لئے دعا کی درخواست ضرور کرتے تھے۔ حضور انور کی طرف سے جواب آتا تو وہ جواب سب ممبران کو پڑھاتے۔

کام کرنے کی رفتار حیرت انگیز تھی۔ قلم مشین کی طرح چل رہا ہوتا تھا۔ جس کا اندازہ آپ کے کثیر تعداد میں شائع ہونے والے مضامین سے لگایا جاسکتا ہے۔

جماعتی اشیاء کا بہت خیال رکھتے تھے۔ کوئی پیپر پن یا کلپ نیچے گرا ہوتا تو اسے بھی اٹھا کر رکھ لیتے تھے۔ بتایا کرتے تھے کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے اسی طرح ایک پیپر پِن اٹھائی اور فرمایا یہ سلسلہ کی امانت ہے اس کی بھی حفاظت ضروری ہے۔

حافظہ اور یادداشت آخری عمر میں بھی ٹھیک تھی۔ جب بھی کسی امر سے متعلق معلوم کیا تو بڑی تفصیل سے پہلے کی طرح وضاحت مل جاتی تھی۔ 19جولائی 2009ء کا دن دفتر میں آپ کا آخری دن تھا۔ کمزوری تھی جسے ہم محسوس تو کرتے تھے لیکن یہ وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ آپ کا دفتر میں آخری دن ہے۔

سلسلہ کی آپ کو بڑی غیرت تھی اور بڑے جوش کے ساتھ اظہار نظر آتا۔ ایک اہم خوبی یہ بھی تھی کہ دوسروں سے مخاطب ہوتے تو مؤدبانہ الفاظ استعمال کرتے اور یہ چیز آپ کی تحریرات اور خطوط میں بھی نمایاں نظر آتی تھی۔ بلکہ ہمیں بتایا کرتے تھے کہ مجھے حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوریؓ نے تاکید کی تھی کہ غیروں کا اگر کوئی حوالہ دوں تو ان کے پورے القابات تحریر کروں۔ اس سے ایک تو اس حوالے کی اہمیت واضح ہوگی دوسرا جب کبھی ان کی نسلیں ان چیزوں کو پڑھیں گی تو اچھا اثر لیں گی۔

آپ کی زندہ دلی، جذبہ خیرسگالی، ہمدردی اور دل کی دردمندی نمایاں اوصاف تھے۔ کہا کرتے تھے کہ بچے جب بیمار ہوتے ہیں تو مجھے ان کی تکلیف بہت محسوس ہوتی ہے۔ صدقہ کی آپ بہت تاکید کیا کرتے تھے۔ اگر کوئی خط آتا اور کسی نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا ہوتا تو آپ جواب میں دیگر نصائح اور ہدایات کے علاوہ صدقہ دینے کی تاکید بھی کرتے تھے۔

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 22/اکتوبر 2009ء میں محترم مولانا دوست محمد صاحب کے بارہ میں شائع ہونے والی مکرم مبارک عابد صاحب کی نظم سے انتخاب پیش ہے:

تُو اپنی ذات میں تھا انجمن، ادارہ تھا
اسی لئے تو ہر اک آنکھ کا تُو تارا تھا
بجا ہے یہ کہ حوالوں کا بادشاہ تھا تُو
اور اس حوالے سے تیرا یہاں اجارہ تھا
کوئی بھی جزوِ عبارت بصد عرق ریزی
تیرے قلم سے جو نکلا تو شاہ پارا تھا
بڑے ہی پیار سے جو کل کیا ہے مُرشد نے
بتاؤں ذکر وہ کس کا تھا؟ ہاں تمہارا تھا

روزنامہ ’’الفضل‘‘ ربوہ 28/اکتوبر 2009ء میں محترم مولانا دوست محمد صاحب کے بارہ میں شائع ہونے والی مکرم مبشر احمد محمود صاحب کی نظم سے انتخاب:

ہمراہ مناجات کا ایک شور گیا ہے
جس رہ کا مسافر تھا اسی اَور گیا ہے
تاریخ کتابیں یہ مقالے یہ حوالے
اک علم کا دریا تھا جو رُخ موڑ گیا ہے
پھر ویسا کوئی آئے گا پر دیر لگے گی
مشکل سے بھرے گا جو خلا چھوڑ گیا ہے
کیا جانیے ہو خامہ و قرطاس بھی گریاں
اک یار کہن رشتہ جاں توڑ گیا ہے
افسردہ سی گلیاں ہیں در و بام ہیں خاموش
شاید کہ مرا شہر کوئی چھوڑ گیا ہے

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
19th October 2012 – 25th October 2012

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8877 5529 or +44 20 8877 5530

Friday 19th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Yassarnal Qur'an: An educational programme presented by Qari Muhammad Aashiq.
01:20	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
02:30	Japanese Service
02:50	Tarjamatul Qur'an Class: Session no. 120
04:05	Hajj-e-Baitullah: Part 1 of a programme about the pilgrimage.
04:55	Liqa Ma'al Arab: Session no. 386
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:45	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
07:35	Siraiki Service
08:20	Rah-e-Huda
10:00	Indonesian Service
11:00	Fiq'ahi Masa'il
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V.
13:15	Seerat-un-Nabi (saw)
13:55	Tilawat: Recitation of the Holy Qur'an
14:10	Yassarnal Qur'an [R]
14:30	Bengali Service
15:40	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal: An Urdu discussion programme about Khilafat.
16:20	Friday Sermon
17:35	Yassarnal Qur'an
18:00	MTA World News
18:30	Huzoor's Tours [R]
19:25	Beacon of Truth
20:25	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:00	Friday Sermon [R]
22:10	Rah-e-Huda [R]

Saturday 20th October 2012

00:00	MTA World News
00:20	Tilawat: Recitation of the Holy Qur'an
00:35	Yassarnal Qur'an
00:55	Huzoor's Tours: tour of Ghana
02:00	Friday Sermon: recorded on 19th October 2012
03:15	Rah-e-Huda
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 11th March 1998.
06:00	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30	Al-Tarteel
06:55	Jalsa Salana Germany: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 25th June 2011.
07:55	International Jama'at News
08:30	Story Time: Islamic stories for children
08:50	Question and Answer Session: recorded on 16th February 1997. Part 1.
09:45	Indonesian Service
10:45	Friday Sermon [R]
12:00	Tilawat
12:10	Story Time [R]
12:25	Al-Tarteel [R]
12:55	Live Intikhab-e-Sukhan
13:55	Bangla Shomprochar
14:55	The Importance of Hajj: Part 1 of an English discussion programme about Hajj.
16:00	Live Rah-e-Huda
17:30	Al-Tarteel [R]
18:00	MTA World News
18:00	Jalsa Salana Germany 2011 Address [R]
19:30	Faith Matters
20:30	International Jama'at News
21:00	Rah-e-Huda [R]
22:45	Friday Sermon [R]

Sunday 21st September 2012

00:00	MTA World News
00:25	Tilawat & Dars-e-Malfoozat
00:50	Al-Tarteel
01:30	Jalsa Salana Germany 2011 Address
02:25	Story Time: No. 37
02:40	Friday Sermon: 19th October 2012
03:50	The Importance of Hajj
04:55	Liqa Ma'al Arab: recorded on 12th March 1998
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:25	Yassarnal Qur'an
06:45	Jamia Ahmadiyya UK Class
08:00	Faith Matters
09:05	Question and Answer Session: recorded on 19th June 1996.
10:00	Indonesian Service
11:00	Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon, delivered on 17th February 2012.
12:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:30	Yassarnal Qur'an
13:00	Friday Sermon [R]
14:10	Bengali Service
15:10	Jamia Ahmadiyya UK Class
16:25	The Importance of Hajj [R]
17:35	Kids Time
18:05	Yassarnal Qur'an
18:30	MTA World News
18:50	Jamia Ahmadiyya UK Class [R]
20:00	Beacon of Truth
21:00	Discover Alaska: An English documentary
21:25	Roohani Khazaaein
22:00	Friday Sermon [R]
23:10	Question and Answer Session [R]

Monday 22nd October 2012

00:10	MTA World News
00:30	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:55	Jamia Ahmadiyya UK Class
02:15	Discover Alaska: An English documentary
02:40	Friday Sermon: Recorded on 19th October 2012
03:55	Real Talk
05:00	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 7th April 1998
06:05	Tilawat & Dars Seerat-un-Nabi (saw)
06:40	Al-Tarteel
07:05	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
08:00	International Jama'at News
08:35	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
09:05	Rencontre Avec Les Francophones: French Mulaqat. Recorded on 31st January 1999.
10:10	Indonesian Service: Indonesian translation of Friday sermon delivered on 27th July 2012.
11:15	Sanmargam: An Urdu discussion programme about 'Khatam-un-Nabiyeen'.
11:45	Hajj: An English documentary
12:20	Tilawat & Dars
12:35	Al-Tarteel
13:00	Friday Sermon: recorded on 22nd December 2006
13:55	Bangla Shomprochar
15:00	Sanmargam [R]
15:30	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal [R]
16:00	Rah-e-Huda
17:35	Al-Tarteel
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours [R]
19:15	Hajj [R]
19:45	Real Talk
20:50	Rah-e-Huda [R]
22:25	Friday Sermon [R]
23:20	Sanmargam [R]

Tuesday 23rd October 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Insight
00:45	Al-Tarteel
01:15	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
02:10	Khilafat-e-Ahmadiyya Sal ba Sal
02:40	Kids Time: programme no. 7
03:15	Friday Sermon: recorded on 22nd December 2006
04:20	Sanmargam
04:55	Liqa Ma'al Arab: Recorded on 9th April 1998.
06:00	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30	Yassarnal Qur'an
07:00	Jalsa Salana Germany: address delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V on 25th June 2011.
08:00	Insight: recent news in the field of science
08:15	Australia: A visit to Caboolture , Queensland.
08:55	Question and Answer Session: recorded on 19th June 1996. Part 1.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service: Sindhi translation of Friday sermon, delivered on 30th September 2011.
12:10	Tilawat & Insight
12:35	Yassarnal Qur'an
13:00	Real Talk
14:00	Bangla Shomprochar
15:05	Moshaa'irah: an evening of poetry
16:05	Ahmadiyya Medical Association Convention
16:40	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
17:00	Le Francais C'est Facile
17:25	Yassarnal Qur'an [R]
18:00	MTA World News
18:30	Jalsa Salana Germany 2011 [R]
19:30	Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 19th October 2012.
20:45	Insight: recent news in the field of science
21:00	Ahmadiyya Medical Association Convention [R]
22:00	Australia: Caboolture [R]
22:25	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
23:00	Question and Answer Session [R]

Wednesday 24th October 2012

00:00	MTA World News
00:15	Tilawat & Dars-e-Hadith
00:50	Yassarnal Qur'an
01:20	Jalsa Salana Germany 2011 Address
02:20	Le Francais C'est Facile
03:00	Australia: Caboolture
04:10	Seerat-un-Nabi (saw) [R]
04:40	Liqa Ma'al Arab: recorded on 21st April 1998
06:00	Tilawat & Dars
06:30	Al-Tarteel
07:00	Jalsa Salana Germany 2011: Concluding Address
08:00	Real Talk
09:00	Question and Answer Session
09:45	Indonesian Service
10:45	Swahili Service
11:50	Tilawat & Dars
12:20	Al-Tarteel
12:50	Friday Sermon: Recorded on 12th January 2007
14:00	Bangla Shomprochar
15:00	Fiq'ahi Masa'il
15:30	Kids Time
16:05	Faith Matters
17:05	Hajj-e-Baitullah
17:55	Al-Tarteel
18:20	MTA World News
18:25	Jalsa Salana Germany 2011: Concluding Address [R]
19:40	Real Talk [R]
20:40	Fiq'ahi Masa'il [R]
21:15	Kids Time [R]
21:45	Hajj-e-Baitullah [R]
22:30	Friday Sermon [R]
23:40	Intikhab-e-Sukhan

Thursday 24th October 2012

00:20	MTA World News
00:30	Tilawat: recitation of the Holy Qur'an.
00:45	Al-Tarteel
01:15	Jalsa Salana Germany 2011: Concluding Address
02:15	Fiq'ahi Masa'il
02:35	Hamdiya Majlis
03:55	Faith Matters
05:00	Liqa Ma'al Arab: recorded on 22nd April 1998
06:05	Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35	Yassarnal Qur'an
07:00	Huzoor's Tours: Tour of Ghana
07:55	Beacon of Truth
08:40	Tarjamatul Qur'an class: explanation of Qur'anic verses with Hadhrat Mirza Tahir Ahmadi, Khalifatul Masih IV (ra).
09:45	Indonesian Service
10:45	Pushto Service
11:45	Tilawat & Dars-e-Hadith
12:15	Yassarnal Qur'an
12:40	Beacon of Truth [R]
13:30	Dars-e-Hadith
14:00	Bengali Service: Bengali translation of Friday sermon
15:00	Hajj-e-Baitullah
15:30	Maseer-e-Shahindgan
16:00	Tarjamatul Qur'an class [R]
17:00	Yassarnal Qur'an [R]
17:15	MTA Variety
18:00	MTA World News
18:20	Huzoor's Tours [R]
19:10	Faith Matters
20:15	Hajj-e-Baitullah [R]
21:00	Tarjamatul Qur'an class [R]
22:00	MTA Variety
23:00	Beacon of Truth [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 19 | Friday 12 October , 2012 | Issue No. 41

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں احمدیوں پر ہونے والے دردناک مظالم کی الم انگیز داستان

{ماہ جون 2012ء میں سامنے آنے والے چند تکلیف دہ واقعات}

(طارق حیات۔ مربی سلسلہ احمدیہ)

(دوسری قسط)

حضرت اقدس مسیح موعودعلیہ السلام نے مورخہ 14 مئی 1903ءکونمازعشاء سے قبل فرمایا:

’’اس وقت صدہا فرقے ہیں اگر ایک الٰہی فرقہ بھی ہوگیا تو کیا حرج ہے؟ خدا معلوم کیوں ان لوگوں نے شور مچا رکھا ہے۔ ہمارا خدا بائیس برس سے زیادہ عرصہ سے ہماری امداد کر رہا ہے اور لوگوں کی پیش نہ گئی۔ بددعا کرتے کرتے ان کے ناک بھی گھس گئے اور ہمیں تجربہ ہے کہ ہمارا وہی خدا ہے جس کی کلام ہم پر نازل ہوتی ہے۔ اب اس کے مقابل پر ان کے ظنیات کس کام کے ہیں؟ جس حکم کے وہ منتظر ہیں آخر اس نے بھی آکر ایک ہی فرقہ بنانا ہے، ان کی باتوں کا اکثر حصہ آکر وہ رد کردے گا تو ہی ایک فرقہ بنا سکے گا۔ پھر تقویٰ اجازت نہیں دیتا کہ ان کی باتیں رد کی جاویں؟ کتاب اللہ ہمارے ساتھ ہے، حدیث بھی پکی سے پکی ہمارے ساتھ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد سوم صفحہ:317۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

ذیل میں پاکستان سے موصول ہونے والی ماہانہ Persecution Report بابت ماہ جون سے ماخوذ چند المناک واقعات درج کئے جاتے ہیں۔

اگر سانچ کو آنچ نہیں تو پھر یہ کیوں؟؟

لاہور: ماہنامہ ’نیازمانہ‘ نے اپنے جون 2012ء کے شمارہ میں ممتاز محقق ڈاکٹر پرویز پروازی کا مضمون شائع کیا ہے۔ جس میں فاضل مصنف نے قومی اسمبلی کی 1974ء میں قائم ہونے والی سپیشل کمیٹی کی کارروائی کی رپورٹ کی اشاعت کو موضوع تحقیق بنایا ہے۔ یادرہے کہ یہ وہی کمیٹی ہے جس نے دستور پاکستان میں ترمیم کرکے احمدیوں کو غیر مسلم قرار دیا تھا۔ مضمون نگار نے اپنی بات اس طرح بیان کی ہے:

کتمانِ حق اور بددیانتی کی مثالیں

قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کی کارروائی کا جائزہ

جو کارروائی سپیکر قومی اسمبلی کی جانب سے شائع کی گئی، اکیس جلدوں پر مشتمل ہے جس میں اور سب کچھ ہے لیکن جماعت احمدیہ کا محضر نامہ موجود نہیں۔ یعنی جرح تو موجود ہے لیکن جماعت احمدیہ کا اپنے عقائد کے باب میں بنیادی موقف ہی غائب ہے۔ اس کو شائع نہ کرنے کی وجہ سوائے بدنیتی یا بددیانتی کے اور کیا ہوسکتی ہے؟

کسے وکیل کریں کس سے منصفی چاہیں؟

کیا ہماری قومی اسمبلی کی سپیکر میں اتنی بھی جرأت و حمیت نہیں تھی کہ وہ سچ کو چھاپ دیں؟ سچ کو چھپانا کہاں کی غیر جانبداری ہے؟

16 جولائی 1974ء اسمبلی کے سیکرٹری نے صدر انجمن احمدیہ کوفون کیا کہ جماعت احمدیہ کا وفد امام جماعت احمدیہ کی سربراہی میں اسلام آباد آجائے۔ کل سے قومی اسمبلی کی سپیشل کمیٹی کارروائی کا آغاز کرے گی۔ اس وقت راستے کی امن وامان کی حالت نہایت مخدوش تھی۔

اسمبلی کے ارباب حل وعقد نے عدالت کے حکم کے باوجود سپیشل کمیٹی کی کارروائی 5اگست 1974ء سے شروع کرکے چھاپی ہے اور عوام کوتاثر دیا ہے کہ سپیشل کمیٹی کی مکمل کارروائی چھاپ دی گئی ہے۔ چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ یہ تو عدالت عالیہ کا مقام ہے کہ وہ اس بددیانتی کا نوٹس لے مگر ایک عام قاری حکومت کی اس دھوکہ دہی اور بددیانتی پر سربگریباں ہے۔

جون 1974ء میں وزیراعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو (والد بےنظیر بھٹو) نے جماعت احمدیہ کے حوالہ سے موقف معلوم کرنے کے لئے ساری قومی اسمبلی پر مشتمل سپیشل کمیٹی تشکیل دی جس کا پہلا اجلاس یکم جولائی کو ہوا جس میں رہبر کمیٹی تشکیل دی گئی جس نے جماعت احمدیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے اپنا تحریری بیان داخل کریں اور 250 نسخوں کا مطالبہ کیا گیا۔

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے یہ تحریری بیان جو محضر نامہ سے موسوم ہے، سپیشل کمیٹی کے پہلے سیشن میں مورخہ 22 اور 23 جولائی کو پڑھ کر سنایا۔

ڈاکٹر پرویز پروازی صاحب کا مطالبہ نہایت انصاف پرمبنی ہے کہ یہ شائع شدہ رپورٹ ہزارہا صفحات پر مشتمل ہے اور اس پر پاکستانی عوام کا لاکھوں لاکھ خرچ بھی اٹھا لیکن اس شائع شدہ رپورٹ میں مورخہ 22 اور 23 جولائی 1974ء کی کارروائی سرے سے موجود ہی نہیں ہے یعنی جماعت احمدیہ کا موقف سرے سے درج ہی نہیں کیا گیا ہے۔ کتنی مضحکہ خیز بات اور کتنی بڑی ستم ظریفی ہے کہ جس جماعت کے ایمان اور عقیدہ کے بارہ میں اتنا بڑا تاریخی فیصلہ سنایا گیا اس کا موقف اور بیان ہی موجود نہیں ہے۔ پتہ نہیں اتنا خرچ کرکے حکام نے عوام کو کیا نیا مواد مہیا کیا ہے؟ پاکستان بھر میں جماعت احمدیہ کو اپنا موقف بیان کرنے کی سرے سے اجازت ہی نہیں ہے اور اس جماعت کے خلاف ہرایرے غیرے کو ملک کے کونے کونے میں جلسے جلوس کرنے اور غیر تعلیم یافتہ عوام کے سامنے اول فول بکنے کی مکمل آزادی ہے۔

ڈاکٹر پروازی صاحب نے اپنے تحقیقی مضمون میں بیان کیا ہے کہ حکومت کی طرف سے شائع کردہ رپورٹ کے صفحہ نمبر 1586 سے 2713 پر سپیشل کمیٹی کے ممبران کے تبصرے درج ہیں جن میں ممبران نے قومی اسمبلی کی اس سپیشل کمیٹی کے سامنے ان علماء وقت کے جماعت احمدیہ کے وفد کی طرف سے اٹھائے گئے نکات کا خاطر خواہ جواب نہ دینے پر احتجاج ریکارڈ کروایا تھا۔

اس رپورٹ کو شائع کرنے والے ارباب حل وعقد نے جماعت احمدیہ کا موقف غائب کرکے کتنی زیادہ خام خیالی، طفلانہ سوچ اور عدم دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ کوئی بھی تحقیقی مزاج رکھنے والا جب اس ضخیم حکومتی رپورٹ کو دیکھے گا اور جماعت احمدیہ کا موقف غیر موجود پائے گا تو فوراً جماعت احمدیہ کی مرکزی ویب سائٹ www. alislam.org سے وہ ’’محضر نامہ‘‘ ڈاؤن لوڈ کرکے اردو، انگریزی تراجم وغیرہ کا بھی مطالعہ کرلے گا اور حق دیکھ لے گا۔ لیکن محض بدنیتی اور اپنے جھوٹے ہونے کے خوف سے پاکستان کا لاکھوں لاکھ روپیہ برباد کرنے والوں کو کیا ملا؟؟

ڈاکٹر پروازی صاحب نے ایک اہم نکتہ یہ اٹھایا ہے کہ اس کارروائی کے دوران ایک سرگرم مولوی مفتی محمود احمد (مولوی فضل الرحمٰن کا مرحوم والد) اس شش وپنج میں مبتلا ہوگیا کہ وہ گواہ کی حیثیت سے شامل ہورہا ہے یا بعد کارروائی فیصلہ کرنے والوں کا حصہ ہے۔ کہا ’’......اگر ہم گواہ کے طور پر پیش ہوتے ہیں تو مَیں سمجھتا ہوں کہ ہم جج نہیں رہ سکتے۔ اور ہم اس میں فیصلہ نہیں کرسکتے۔ جناب چیئرمین نے ایزاد کیا ’’کیونکہ وہ گواہ کی حیثیت سے پیش ہوگئے تو پھر وہ ووٹ نہیں دے سکتے‘‘ (صفحہ:1963) مگر سب کچھ علی الاعلان ہوا۔ مفتی محمود صاحب نے حلف اٹھائے بغیر، جماعت احمدیہ کے خلاف الزامات پر مشتمل کوئی ڈھائی سوصفحات کی کتاب بطور گواہ پڑھی اور اسے کارروائی کا حصہ بنایا۔ مدعی گواہ بھی بنے اور جج بھی بنے اور ووٹ بھی دیا۔ بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است۔

ڈاکٹر پروازی صاحب نے اگلا نکتہ یہ اٹھایا کہ ’’درحقیقت یہ سارا ڈرامہ محض عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کھیلا جارہا تھا۔ اٹارنی جنرل صاحب نے اپنی جرح کے طریق سے ہی یہ بتادیا تھا کہ پیپلز پارٹی کے کرتے دھرتے فیصلہ کرچکے ہیں اب محض اس فیصلہ کی توثیق اور اعلان باقی ہے۔ 5اگست 1974ء کی جرح میں یہ بات مکمل طور پر واضح ہوگئی۔

اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار نے جماعت احمدیہ کے وفد کو کہا کہ اگر آپ لوگ خود کو اقلیت تسلیم کرلیں تو آپ کے حقوق محفوظ ہوجائیں گے (صفحہ:130) لیکن یہ فیصلہ نہ قبول کرنے کی صورت میں مَیں کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں۔ دراصل یہ کہہ کر اٹارنی جنرل نے اپنی تمام حکومتی مشینری کی طرف سے درپردہ دھمکی آمیز پیغام پہنچا دیا تھا۔ لیکن اس یاددہانی کے باوجود اس دن سے پورے ملک میں احمدیوں کے حقوق کی پامالی کا ایسا سیلاب آیا ہے جو تھمنے کا نام ہی نہیں لے رہا۔ دراصل ساری قوم گزشتہ اڑتیس سال سے احمدیوں کی حقوق تلفی کا نظارہ دیکھ رہی ہے اور اٹارنی جنرل صاحب کے ارشاد Your rights are Protected کی داد دے رہی ہے۔

اور اٹارنی جنرل کے اس دھوکہ دہی اور منافقت پر مبنی پیغام کے جواب میں امام جماعت احمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کا فوری جواب کتنا دوراندیشی اور حقیقت پر مبنی جواب تھا۔ فرمایا:

"Then we don't want our
rights to be protected."

احمدی طلباء پر تعلیم کے دروازے بند کرنے کی کوششیں

کامرہ، ضلع اٹک: ذیل میں مندرج واقعہ پاکستان بھر میں جاری مہم کی ہلکی سی تصویرکشی کرتا ہے کہ کس طرح روشن دماغ محنتی احمدی طلباء پر اسلام کے قلعہ میں تعلیم کی راہیں تنگ کی جارہی ہیں۔ تعلیمی اداروں میں نہ صرف ان طلباء کو حقدار ہونے کے باوجود درست نتائج مہیا نہیں کیے جاتے ہیں بلکہ ان کو ذہنی اور روحانی اذیتیں دینے کا سلسلہ جاری ہے۔ مسلمان کہلانے والوں کا یہ مکروہ رویہ اور شرمناک طرزعمل اتنا عام ہوچکا ہے کہ الامان والحفیظ! پورے ملک میں محض چندایک طالب علم ہی اس انوکھے ظلم کی جاری داستان اپنے گھر والوں کو بتاتے ہیں اور ان والدین میں سے بھی معدودے چند ایسی خبریں مرکز کے علم میں لاتے ہیں۔ آفرین ہے ان پر جو اس قدر ظلم کی چکّی میں پس کر بھی اپنے مولا کریم کی رضا پر راضی ہیں۔

مکرم زاہد احمد صاحب کی بیٹیاں مکرمہ دانیہ نازش اور مکرمہ تزئین نازش فیڈرل گورنمنٹ سکول کامرہ کینٹ میں زیرتعلیم تھیں۔ یہاں استانیوں اور پرنسپل کو ان بچیوں کے احمدی ہونے کی اطلاع ہوئی تو یہ معلمات ایسی بےسروپا باتیں کرنے اور بےجا اعتراضات کرنے پر اتر آئیں جس سے شہ پاکر ساتھی طالبات نے بھی مخالفت کی روش اپنالی اور معصوم بچیوں کو کافر کافر کہہ کر پکارنا شروع کردیا۔

مکرمہ دانیہ نازش نے ساتویں کلاس میں اعلیٰ کارکردگی دکھائی اور پہلی پوزیشن ملنے پر تعلیمی بورڈ کی طرف سے 3000 روپے وظیفہ کی حقدار ٹھہریں لیکن اگلے ہی سال اس بچی کی کلاس میں چھٹی پوزیشن آئی۔ جس پر والدین اور اس طالبہ کی حیرانی واقعی تھی۔ والدین نے سکول رابطہ کرکے پرچوں کی ری چیکنگ کی درخواست دی جس پر کلاس ٹیچر نے مضحکہ خیز عذر تراشا کہ ریاضی کے پرچہ میں نمبروں میں غلطی لگنے سے بچی کی پوزیشن خراب ہوئی ہے لہٰذا اس کو اب چوتھی پوزیشن کی حقدار قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن پُرلطف حصہ ابھی باقی ہے۔ سالانہ امتحان میں مکرمہ دانیہ صاحبہ سارے بورڈ میں اوّل قرار پائیں۔ یقیناً یہاں ممتحن حضرات اس بات سے بےخبر تھے کہ اس بچی نے وقت کے امام علیہ السلام کو سچا تسلیم کرکے بیعت کی ہے یا نہیں۔ ورنہ یہاں بھی سکول انتظامیہ کی طرح نمبروں کی غلطی لگ جاتی تھی۔ اس قدر واضح امتیازی سلوک کا مشاہدہ کرنے کے بعد والدین نے اپنی بچی کا داخلہ ایک اور سکول میں کروادیا۔ اس پر سکول والوں نے دانیہ کی دوسری بہن تزئین کو سکول سے نکال دیا۔ انتظامیہ کی ڈھٹائی ملاحظہ ہو کہ اب یہ پرنسپل بچیوں کی والدہ سے ملاقات کرنے سے ہی گریز کررہی ہیں۔ اس وقت یہ دونوں بچیاں نئے سکول میں زیرتعلیم ہیں۔

(باقی آئندہ)